اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت کے مشہور زمانہ "سلامِ رضا" کی 428 صفحات پر مشتمل مختصر اور آسان شرح بنام

شرح

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام



ماہنامہ خواتین

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت کے مشہور زمانہ "سلامِ رضا" کی

مختصر اور آسان شرح

شرح

مصطفےٰ جانِ رحمت

پہ لاکھوں سلام

پیش کش

شعبہ ماہنامہ خواتین

مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجیے

ان شاءاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا:



اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، 1/40، دار الفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجیے)

نام کتاب: شرح سلامِ رضا

مؤلفہ: بنتِ اشرف عطاریہ مدنیہ (ڈبل ایم اے: اردو، مطالعہ پاکستان)

صفحات: 428

اشاعتِ اول: 10 شوال المکرم 1446ھ

شعبہ ماہنامہ خواتین

مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
پیش لفظ	23	شرح	34
ماہنامہ خواتین کا مختصر تعارف	27	جنت کے مالک	34
1: مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	30	نوبہارِ شفاعت	35
مشکل الفاظ کے معانی	30	4: شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود	36
مفہومِ شعر	30	مشکل الفاظ کے معانی	36
شرح	30	مفہومِ شعر	36
(1) مصطفٰے	31	شرح	36
(2) جانِ رحمت	31	شبِ اسریٰ کے دولہا	37
(3) شمعِ بزمِ ہدایت	31	نوشہ بزمِ جنت	37
2: مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن دُرود	32	5: عرش کی زیب وزینت پہ عرشی درود	38
مشکل الفاظ کے معانی	32	مشکل الفاظ کے معانی	38
مفہومِ شعر	32	مفہومِ شعر	38
شرح	32	شرح	38
مہرِ چرخِ نبوت	32	6: نورِ عین لطافت پہ الطف دُرود	40
گُلِ باغِ رسالت	33	مشکل الفاظ کے معانی	40
3: شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم	34	مفہومِ شعر	40
مشکل الفاظ کے معانی	34	شرح	40
مفہومِ شعر	34	نور عین	40

لطافتِ جسمِ نبوی	41	نائب دست قدرت	47
زیب وزین نظافت	41	10: جس کے زیر لوا آدم و من سوا	48
7: سرونازقدم مغزراز حکم	42	مشکل الفاظ کے معانی	48
مشکل الفاظ کے معانی	42	مفہومِ شعر	48
مفہومِ شعر	42	شرح	48
شرح	42	زیر لوا آدم و من سوا	48
سرونازقدم	42	11: عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں	50
مغزراز حکم	43	مشکل الفاظ کے معانی	50
یکہ تاز فضیلت	43	مفہومِ شعر	50
8: نقطہ سر وحدت پہ یکتا دُرود	44	شرح	50
مشکل الفاظ کے معانی	44	عرش تا فرش جس کے زیر نگیں	50
مفہومِ شعر	44	قاہر ریاست	51
شرح	44	12: اصل ہر بود و بہبود و تخم وجود	52
نقطہ سرّ وحدت	44	مشکل الفاظ کے معانی	52
مرکز دور کثرت	45	مفہومِ شعر	52
9: صاحبِ رجعت شمس و شقّ القمر	46	شرح	52
مشکل الفاظ کے معانی	46	اصل ہر بود و بہبود و تخم وجود	52
مفہومِ شعر	46	قاسم کنز نعمت	53
شرح	46	13: فتح باب نبوت پہ بے حد دُرود	54
صاحب رجعت شمس	46	مشکل الفاظ کے معانی	54
صاحب شق القمر	47	مفہومِ شعر	54

شرح	54	17:ماہِ لاہُوتِ خَلْوَت پہ لاکھوں دُرود	63
فتحِ بابِ نبوت	54	مشکل الفاظ کے معانی	63
ختمِ دَورِ رسالت	55	مفہومِ شعر	63
14:شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری دُرود	56	شرح	63
مشکل الفاظ کے معانی	56	ماہِ لاہوتِ خلوت	63
مفہومِ شعر	56	شاہِ ناسوت جلوت	64
شرح	56	18:کَنزِ ہر بے کَس و بے نَوا پر دُرود	65
شرقِ انوارِ قدرت	56	مشکل الفاظ کے معانی	65
فتق از ہارِ قربت	57	مفہومِ شعر	65
15:بے سہیم و قسیم وعدیل ومثیل	59	شرح	65
مشکل الفاظ کے معانی	59	19:پَرتَوِ اسمِ ذاتِ اَحَد پر دُرود	67
مفہومِ شعر	59	مشکل الفاظ کے معانی	67
شرح	59	مفہومِ شعر	67
بے سہیم و قسیم وعدیل ومثیل	59	شرح	67
16:سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود	61	20:مطلعِ ہر سعادت پہ اَسْعَد دُرود	69
مشکل الفاظ کے معانی	61	مشکل الفاظ کے معانی	69
مفہومِ شعر	61	مفہومِ شعر	69
شرح	61	شرح	69
سرِ غیبِ ہدایت	61	مطلعِ ہر سعادت	69
عطرِ جیبِ نہایت	62	مقطعِ ہر سیادت	70

21: خلق کے دادرس سب کے فریادرس	71	شرح	79
مشکل الفاظ کے معانی	71	26: ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود	81
مفہومِ شعر	71	مشکل الفاظ کے معانی	81
شرح	71	مفہومِ شعر	81
خلق کے دادرس سب کے فریادرس	71	شرح	81
کہفِ روزِ مصیبت	72	27: ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود	83
22: مجھ سے بے کس کی دولت پہ...	74	مشکل الفاظ کے معانی	83
مشکل الفاظ کے معانی	74	مفہومِ شعر	83
مفہومِ شعر	74	شرح	83
شرح	74	28: فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود	85
23: شمعِ بزمِ دَنیٰ ھُو میں گم کُن اَنَا	75	مشکل الفاظ کے معانی	85
مشکل الفاظ کے معانی	75	مفہومِ شعر	85
مفہومِ شعر	75	شرح	85
شرح	75	فرحتِ جانِ مومن	85
24: انتہائے دوئی اِبتدائے یکی	77	غیظِ قلبِ ضلالت	87
مشکل الفاظ کے معانی	77	29: سببِ ہر سبب منتہائے طلب	88
مفہومِ شعر	77	مشکل الفاظ کے معانی	88
شرح	77	مفہومِ شعر	88
25: کثرتِ بعدِ قلّت پہ اکثر درود	79	شرح	88
مشکل الفاظ کے معانی	79	سببِ ہر سبب / علتِ جملہ علت	88
مفہومِ شعر	79	منتہائے طلب	89

30:مصدرِ مظہریّت پہ اظہر درود	90	سہی سرو قامت	97
مشکل الفاظ کے معانی	90	34:وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما	99
مفہومِ شعر	90	مشکل الفاظ کے معانی	99
شرح	90	مفہومِ شعر	99
31:جس کے جلوے سے مُرجھائی...	92	شرح	99
مشکل الفاظ کے معانی	92	خدا ساز طلعت	100
مفہومِ شعر	92	35:جس کے آگے سر سَرورَاں خَم رہے	101
شرح	92	مشکل الفاظ کے معانی	101
32:قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت	94	مفہومِ شعر	101
مشکل الفاظ کے معانی	94	شرح	101
مفہومِ شعر	94	سر تاجِ رفعت	101
شرح	94	36:وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا	102
قدِ بے سایہ	94	مشکل الفاظ کے معانی	102
سایۂ مرحمت	95	مفہومِ شعر	102
ظلِ ممدود	95	شرح	102
33:طائرانِ قُدُس جس کی ہیں قمریّاں	96	37:لَیْلَۃُ القَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق	104
مشکل الفاظ کے معانی	96	مشکل الفاظ کے معانی	104
مفہومِ شعر	96	مفہومِ شعر	104
شرح	96	شرح	104
طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں	96	38:لختِ لختِ دلِ ہر جگر چاک سے	106

مشکل الفاظ کے معانی	106	سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی	114
مفہومِ شعر	106	بھوؤں کی لطافت	115
شرح	106	43: ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ	116
39: دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان	108	مشکل الفاظ کے معانی	116
مشکل الفاظ کے معانی	108	مفہومِ شعر	116
مفہومِ شعر	108	شرح	116
شرح	108	44: اشکبارِ مژگاں پہ برسے درود	118
40: چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال	110	مشکل الفاظ کے معانی	118
مشکل الفاظ کے معانی	110	مفہومِ شعر	118
مفہومِ شعر	110	شرح	118
شرح	110	45: معنیٔ قدرأی مقصدِ ماطغی	120
41: جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا	112	مشکل الفاظ کے معانی	120
مشکل الفاظ کے معانی	112	مفہومِ شعر	120
مفہومِ شعر	112	شرح	120
شرح	112	معنیٔ قدرأی	120
شفاعت کا سہرا رہا	112	مقصدِ ماطغی	121
جبینِ سعادت	113	نرگس باغِ قدرت	121
42: جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی	114	46: جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا	122
مشکل الفاظ کے معانی	114	مشکل الفاظ کے معانی	122
مفہومِ شعر	114	مفہومِ شعر	122
شرح	114	شرح	122

47: نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درود	124	چمک والی رنگت	131
مشکل الفاظ کے معانی	124	51: چاند سے مُنہ پہ تاباں دَرَخشاں درود	133
مفہومِ شعر	124	مشکل الفاظ کے معانی	133
شرح	124	مفہومِ شعر	133
نیچی آنکھوں کی شرم وحیا	124	شرح	133
اونچی بنی کی رفعت	125	چاند سے منہ پہ	133
48: جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے	126	نمک آگیں صباحت	134
مشکل الفاظ کے معانی	126	52: شبنم باغِ حق یعنی رُخ کا عَرَق	135
مفہومِ شعر	126	مشکل الفاظ کے معانی	135
شرح	126	مفہومِ شعر	135
49: اُن کے خَد کی سُہُولت پہ بے حد درود	128	شرح	135
مشکل الفاظ کے معانی	128	53: خط کی گردِ دَہن وہ دل آرا پھبن	137
مفہومِ شعر	128	مشکل الفاظ کے معانی	137
شرح	128	مفہومِ شعر	137
خد کی سہولت	128	شرح	137
قد کی رشاقت	129	54: رِیشِ خوش مُعتَدِل مرہم رَیشِ دل	138
50: جس سے تاریک دل جگمگانے لگے	131	مشکل الفاظ کے معانی	138
مشکل الفاظ کے معانی	131	مفہومِ شعر	138
مفہومِ شعر	131	شرح	138
شرح	131	55: پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں	141

مشکل الفاظ کے معانی	141	شرح	150
مفہومِ شعر	141	61:اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں دُرود	152
شرح	141	مشکل الفاظ کے معانی	152
56:وہ دَہن جس کی ہر بات وَحیِ خدا	143	مفہومِ شعر	152
مشکل الفاظ کے معانی	143	شرح	152
مفہومِ شعر	143	باتوں کی لذت	152
شرح	143	خطبے کی ہیبت	153
57:جس کے پانی سے شاداب جان وجِناں	145	62:وہ دعا جس کا جوبَن بہارِ قبول	156
مشکل الفاظ کے معانی	145	مشکل الفاظ کے معانی	156
مفہومِ شعر	145	مفہومِ شعر	156
شرح	145	شرح	156
58:جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے	147	63:جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے	159
مشکل الفاظ کے معانی	147	مشکل الفاظ کے معانی	159
مفہومِ شعر	147	مفہومِ شعر	159
شرح	147	شرح	159
59:وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں	148	64:جس کی تسکیں سے روتے ہوئے...	161
مشکل الفاظ کے معانی	148	مشکل الفاظ کے معانی	161
مفہومِ شعر	148	مفہومِ شعر	161
شرح	148	شرح	161
60:اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود	150	روتے ہوئے ہنس پڑیں	161
مشکل الفاظ کے معانی	150	تبسم کی عادت	162

65: جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں	164	موجِ بحرِ سماحت	172
مشکل الفاظ کے معانی	164	70: جس کو بارِ دوعالَم کی پروا نہیں	174
مفہومِ شعر	164	مشکل الفاظ کے معانی	174
شرح	164	مفہومِ شعر	174
66: دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف	166	71: کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں	175
مشکل الفاظ کے معانی	166	مشکل الفاظ کے معانی	175
مفہومِ شعر	166	مفہومِ شعر	175
شرح	166	شرح	175
67: حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل	168	72: جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم	178
مشکل الفاظ کے معانی	168	مشکل الفاظ کے معانی	178
مفہومِ شعر	168	مفہومِ شعر	178
شرح	168	شرح	178
68: روئے آئینۂ علم پشتِ حضور	170	73: نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں	180
مشکل الفاظ کے معانی	170	مشکل الفاظ کے معانی	180
مفہومِ شعر	170	مفہومِ شعر	180
شرح	170	شرح	180
69: ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا	172	74: عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال	182
مشکل الفاظ کے معانی	172	مشکل الفاظ کے معانی	182
مفہومِ شعر	172	مفہومِ شعر	182
شرح	172	شرح	182

75:رَفعِ ذِکرِ جلالت پہ ارفع درود	184	مشکل الفاظ کے معانی	193
مشکل الفاظ کے معانی	184	مفہومِ شعر	193
شرح	184	شرح	193
مفہومِ شعر	184	انبیاتہ کریں زانوان کے حضور	193
شرح	184	زانوؤں کی وجاہت	194
76:دل سمجھ سے وراہے مگریوں کہوں	186	80:ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کَرَم	195
مشکل الفاظ کے معانی	186	مشکل الفاظ کے معانی	195
مفہومِ شعر	186	مفہومِ شعر	195
شرح	186	شرح	195
77:کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا	188	ساقِ اصلِ قدم	195
مشکل الفاظ کے معانی	188	شاخِ نخلِ کرم	196
مفہومِ شعر	188	81:کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم	197
شرح	188	مشکل الفاظ کے معانی	197
کُل جہاں ملک	188	مفہومِ شعر	197
شکم کی قناعت	189	شرح	197
78:جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی	191	کفِ پا کی حرمت	198
مشکل الفاظ کے معانی	191	82:جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند	200
مفہومِ شعر	191	مشکل الفاظ کے معانی	200
شرح	191	مفہومِ شعر	200
عزمِ شفاعت	191	شرح	200
79:انبیاتہ کریں زانوان کے حضور	193	83:پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود	202

مشکل الفاظ کے معانی	202	مفہومِ شعر	210
مفہومِ شعر	202	شرح	210
شرح	202	خدا بھاتی صورت	210
84:زرعِ شاداب وہر ضَرعِ پُر شیر سے	204	88:اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود	212
مشکل الفاظ کے معانی	204	مشکل الفاظ کے معانی	212
مفہومِ شعر	204	مفہومِ شعر	212
شرح	204	شرح	212
85:بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں	206	اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما	212
مشکل الفاظ کے معانی	206	کھلتے غنچوں کی نکہت	213
مفہومِ شعر	206	89:فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود	214
شرح	206	مشکل الفاظ کے معانی	214
بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں	206	مفہومِ شعر	214
86:مہدِ والا کی قسمت پہ صد ہا درود	208	شرح	214
مشکل الفاظ کے معانی	208	فضلِ پیدائشی	214
مفہومِ شعر	208	کھیلنے سے کراہت	215
شرح	208	90:اعتلائے جبلّت پہ عالی درود	216
مہدِ والا کی قسمت	208	مشکل الفاظ کے معانی	216
بُرجِ ماہِ رسالت	209	مفہومِ شعر	216
87:اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن	210	شرح	216
مشکل الفاظ کے معانی	210	اعتلائے جبلت	216

اعتدالِ طویت	217	مفہومِ شعر	225
91: بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود	218	شرح	225
مشکل الفاظ کے معانی	218	سیدھی سیدھی روِش	225
مفہومِ شعر	218	سادی سادی طبیعت	226
شرح	218	95: روز گرم و شب تیرہ و تار میں	227
بے بناوٹ ادا	218	مشکل الفاظ کے معانی	227
ملاحت	219	مفہومِ شعر	227
92: بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود	220	شرح	227
مشکل الفاظ کے معانی	220	کوہ و صحرا کی خلوت	227
مفہومِ شعر	220	96: جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و ملک	229
شرح	220	مشکل الفاظ کے معانی	229
بھینی بھینی مہک	220	مفہومِ شعر	229
پیاری پیاری نفاست	221	شرح	229
93: میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود	222	جہانگیر بعثت	229
مشکل الفاظ کے معانی	222	97: اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے	231
مفہومِ شعر	222	مشکل الفاظ کے معانی	231
شرح	222	مفہومِ شعر	231
میٹھی میٹھی عبارت	222	شرح	231
اچھی اچھی اشارت	223	98: لُطفِ بیداریِ شب پہ بے حد درود	233
94: سیدھی سیدھی روش پہ کروروں درود	225	مشکل الفاظ کے معانی	233
مشکل الفاظ کے معانی	225	مفہومِ شعر	233

شرح	233	شرح	242
لطف بیداریِ شب	233	103:گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال	244
عالمِ خوابِ راحت	234	مشکل الفاظ کے معانی	244
99:خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود	235	مفہومِ شعر	244
مشکل الفاظ کے معانی	235	شرح	244
مفہومِ شعر	235	104:شورِ تکبیر سے تھرتھرائی زمین	246
شرح	235	مشکل الفاظ کے معانی	246
100:نرمیِ خوئے لینتَ پہ دائم درود	237	مفہومِ شعر	246
مشکل الفاظ کے معانی	237	شرح	246
مفہومِ شعر	237	105:نعرہ ہائے دلیراں سے بَن گونجتے	248
شرح	237	مشکل الفاظ کے معانی	248
نرمیٔ خوئے لینت	237	مفہومِ شعر	248
گرمیٔ شانِ سطوت	238	شرح	248
101:جس کے آگے کھنچی گردنیں...	240	106:وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا	250
مشکل الفاظ کے معانی	240	مشکل الفاظ کے معانی	250
مفہومِ شعر	240	مفہومِ شعر	250
شرح	240	شرح	250
102:کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی	242	وہ چقاچاق خنجر	250
مشکل الفاظ کے معانی	242	107:ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں	252
مفہومِ شعر	242	مشکل الفاظ کے معانی	252

مفہومِ شعر	252	112:آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے	264
شرح	252	مشکل الفاظ کے معانی	264
108:الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود	254	مفہومِ شعر	264
مشکل الفاظ کے معانی	254	شرح	264
مفہومِ شعر	254	113:خونِ خَیْرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر	266
شرح	254	مشکل الفاظ کے معانی	266
ان کی ہر خو و خصلت	256	مفہومِ شعر	266
109:ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود	257	شرح	266
مشکل الفاظ کے معانی	257	114:اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ	268
مفہومِ شعر	257	مشکل الفاظ کے معانی	268
شرح	257	مفہومِ شعر	268
ان کے ہر نام و نسبت	257	شرح	268
110:ان کے مولا کے ان پہ کروروں درود	260	115:جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے	270
مشکل الفاظ کے معانی	260	مشکل الفاظ کے معانی	270
مفہومِ شعر	260	مفہومِ شعر	270
شرح	260	شرح	270
111:پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس	262	116:سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ	272
مشکل الفاظ کے معانی	262	مشکل الفاظ کے معانی	272
مفہومِ شعر	262	مفہومِ شعر	272
شرح	262	شرح	272
پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس	262	117:حَسَن مجتبیٰ سیدُ الاسخیاء	274

مشکل الفاظ کے معانی	274	شرح	282
مفہومِ شعر	274	122: اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق	284
شرح	274	مشکل الفاظ کے معانی	284
شعر نمبر:118	276	مفہومِ شعر	284
مشکل الفاظ کے معانی	276	شرح	284
مفہومِ شعر	276	123: جلوگیانِ بیتُ الشّرف پر درود	286
شرح	276	مشکل الفاظ کے معانی	286
شعر نمبر:119	278	مفہومِ شعر	286
مشکل الفاظ کے معانی	278	شرح	286
مفہومِ شعر	278	جلوگیانِ بیت الشرف	286
شرح	278	پردگیانِ عفت	287
شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی	278	124: سیمیا پہلی ماں کہفِ امن واماں	288
شعر نمبر:120	280	مشکل الفاظ کے معانی	288
مشکل الفاظ کے معانی	280	مفہومِ شعر	288
مفہومِ شعر	280	شرح	288
شرح	280	125: عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی	290
اس شہیدِ بلا	280	مشکل الفاظ کے معانی	290
شعر نمبر:121	282	مفہوم شعر	290
مشکل الفاظ کے معانی	282	126: منزلٌ مِن قصب لا نصب لا صخب	291
مفہومِ شعر	282	مشکل الفاظ کے معانی	291

مفہومِ شعر	291	مشکل الفاظ کے معانی	302
شرح	291	مفہومِ شعر	302
127: بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی	293	شرح	302
مشکل الفاظ کے معانی	293	132: وہ دسوں جن کو جنت کا مُژدہ ملا	304
مفہومِ شعر	293	مشکل الفاظ کے معانی	304
شرح	293	مفہومِ شعر	304
128: یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ	296	شرح	304
مشکل الفاظ کے معانی	296	133: خاص اس سابق سَیر قُربِ خدا	305
مفہومِ شعر	296	مشکل الفاظ کے معانی	305
شرح	296	مفہومِ شعر	305
129: جن میں رُوح القُدُس بے اجازت...	298	شرح	305
مشکل الفاظ کے معانی	298	134: سایہ مصطفےٰ مایۂ اِصطفےٰ	308
مفہومِ شعر	298	مشکل الفاظ کے معانی	308
شرح	298	مفہومِ شعر	308
130: شمعِ تابان کاشانۂ اِجتہاد	300	شرح	308
مشکل الفاظ کے معانی	300	مایۂ اصطفےٰ	309
مفہومِ شعر	300	عز و نازِ خلافت	309
شرح	300	135: یعنی اُس اَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الرُّسُل	311
شمعِ تابان کاشانۂ اجتہاد	300	مشکل الفاظ کے معانی	311
مفتیِ چار ملت	301	مفہومِ شعر	311
131: جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درود	302	شرح	311

ثانیِ اثنینِ ہجرت	312	شرح	320
136:اَصْدَقُ الصَّادِقِیں سَیِّدُ الْمُتَّقِیں	313	ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی	320
مشکل الفاظ کے معانی	313	جانِ شانِ عدالت	321
مفہومِ شعر	313	140:زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود	323
شرح	313	مشکل الفاظ کے معانی	323
اَصْدَقُ الصَّادِقِیں	313	مفہومِ شعر	323
چشم و گوشِ وزارت	314	شرح	323
137:وہ عمر جس کے اعداء پہ شدید استقر	315	زاہدِ مسجدِ احمدی	323
مشکل الفاظ کے معانی	315	دولتِ جیشِ عسرت	324
مفہومِ شعر	315	141:دُرِّ منثورِ قرآں کی سِلکِ بَہی	326
شرح	315	مشکل الفاظ کے معانی	326
138:فارقِ حق و باطل امام الہدیٰ	317	مفہومِ شعر	326
مشکل الفاظ کے معانی	317	شرح	326
مفہومِ شعر	317	دُرِّ منثورِ قرآں کی سِلکِ بَہی	326
شرح	317	زوجِ دو نورِ عفت	327
فارقِ حق و باطل	317	142:یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہُدیٰ	329
تیغِ مسلولِ شدت	318	مشکل الفاظ کے معانی	329
139:ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی	320	مفہومِ شعر	329
مشکل الفاظ کے معانی	320	شرح	329
مفہومِ شعر	320	یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ	329

143:مرتضیٰ شیرِ حق اَشجعِ الاَشجعین	331	مفہومِ شعر	340
مشکل الفاظ کے معانی	331	شرح	340
مفہومِ شعر	331	148:مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب	342
شرح	331	مشکل الفاظ کے معانی	342
144:اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا	333	مفہومِ شعر	342
مشکل الفاظ کے معانی	333	شرح	342
مفہومِ شعر	333	149:جس مسلمان نے دیکھا انھیں...	344
شرح	333	مشکل الفاظ کے معانی	344
145:اوّلیں دافعِ اہلِ رِفض و خروج	335	مفہومِ شعر	344
مشکل الفاظ کے معانی	335	شرح	344
مفہومِ شعر	335	اس نظر کی بصارت	345
شرح	335	150:جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی	346
اوّلیں دافعِ رِفض واہلِ خروج	335	مشکل الفاظ کے معانی	346
چار می رکنِ ملت	337	مفہومِ شعر	346
146:شیر شمشیر زَن شاہِ خَیبر شِکَن	338	شرح	346
مشکل الفاظ کے معانی	338	جن کے دشمن پہ لعنت	346
مفہومِ شعر	338	151:باقی ساقیانِ شرابِ طَہور	350
شرح	338	مشکل الفاظ کے معانی	350
شاہِ خیبر شکن	339	مفہومِ شعر	350
147:ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج	340	شرح	350
مشکل الفاظ کے معانی	340	152:اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے	352

مشکل الفاظ کے معانی	352	مشکل الفاظ کے معانی	363
مفہومِ شعر	352	مفہومِ شعر	363
شرح	352	شرح	363
153:ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود	354	158:مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درود	365
مشکل الفاظ کے معانی	354	مشکل الفاظ کے معانی	365
مفہومِ شعر	354	مفہومِ شعر	365
شرح	354	شرح	365
154:شافعی مالک احمد امامِ حنیف	357	159:جس کی منبر ہوئی گردنِ اَولیا	367
مشکل الفاظ کے معانی	357	مشکل الفاظ کے معانی	367
مفہومِ شعر	357	مفہومِ شعر	367
شرح	357	شرح	367
155:کاملانِ طریقت پہ کامل درود	359	160:شاہِ برکات وبرکاتِ پیشینیاں	369
مشکل الفاظ کے معانی	359	مشکل الفاظ کے معانی	369
مفہومِ شعر	359	مفہومِ شعر	369
شرح	359	شرح	369
156:غوثِ اعظم امامُ التّقیٰ و النّقیٰ	361	161:سیّد آلِ محمد امامُ الرشید	371
مشکل الفاظ کے معانی	361	مشکل الفاظ کے معانی	371
مفہومِ شعر	361	مفہومِ شعر	371
شرح	361	شرح	371
157:قطبِ ابدال وارِ شاد ورُشدُ الرَّشاد	363	162:حضرتِ حمزہ شیرِ خدا اور سول	373

مشکل الفاظ کے معانی	373	تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام	384
مفہومِ شعر	373	167: تیرے ان دوستوں کے طفیل...	385
شرح	373	مشکل الفاظ کے معانی	385
163: نام و کام و تن و جان و حال و مقال	376	مفہومِ شعر	385
مشکل الفاظ کے معانی	376	شرح	385
مفہومِ شعر	376	168: میرے استاد ماں باپ بھائی بہن	387
شرح	376	مشکل الفاظ کے معانی	387
164: نورِ جاں عطرِ مجموعہ آلِ رسول	379	مفہومِ شعر	387
مشکل الفاظ کے معانی	379	شرح	387
مفہومِ شعر	379	169: ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں	389
شرح	379	مشکل الفاظ کے معانی	389
165: زیبِ سجادہ سجّاد نوری نہاد	381	مفہومِ شعر	389
مشکل الفاظ کے معانی	381	شرح	389
مفہومِ شعر	381	170: کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور	391
شرح	381	171: مجھ سے خدمت کے قُدسی...	391
166: بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب	383	مشکل الفاظ کے معانی	391
مشکل الفاظ کے معانی	383	مفہومِ شعر	391
مفہومِ شعر	383	شرح	392
شرح	383	ماخذ و مراجع	393
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب	383	مکمل سلامِ رضا	400



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیشِ لفظ

دینِ اسلام چونکہ سلامتی کا دین ہے، اس لئے اسلام میں سلام کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہ اسلام کا شعار بھی ہے۔ سلام کی اہمیت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے اپنے بعض نیک بندوں کا نام لے کر سلام بھیجا، جیسا کہ پارہ 23 سورۂ صٰفّٰت میں حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ وہارون اور حضرت الیاس علیہم السّلام پر نام لے کر ان الفاظ میں سلام ذکر فرمایا:

1 سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۹﴾ 2 سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾
3 سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ 4 سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

پارہ 19 سورۂ نمل کی آیت نمبر 59 میں اپنے نیک بندوں پر سلام ان الفاظ میں فرمایا: وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى ط لیکن جب بات آئی اپنے محبوب کی یعنی آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تو اہلِ ایمان سے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ط یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ22، الاحزاب:56) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! اس عظیم حکمِ ربانی پر عمل کرتے ہوئے عاشقانِ مصطفےٰ عشق و مستی میں

ڈوب کر ادب و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ سلام کا نذرانہ نظم و نثر کی شکل میں پیش کرنے کی سعادت پاتے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ تمام منظم کلام جنہیں عالَمِ اسلام میں بے انتہا شہرت حاصل ہوئی ان میں سے ایک برِّ صغیر پاک و ہند کے مشہور و معروف مذہبی اسکالر اور نعت گو شاعر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہِ علیہ کا لکھا ہوا سلامِ رضا بنام **"مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"** بھی ہے جو آپ رحمۃ اللہِ علیہ کے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں مذکور ہے۔

سلامِ رضا بلاشبہ اہلسنت کی پہچان ہے، کیونکہ نمازِ جمعہ ہو یا دیگر کوئی مذہبی تقریب، تقریباً ہر ایک کے اختتام پر سلامِ رضا پڑھا جاتا ہے، اگر اسے اُردو زبان کا قصیدہ بُردہ کہا جائے تو ذرہ بھر مبالغہ نہ ہوگا۔ کیونکہ اس سلام میں زبان و بیان، سوز و گداز، معارف و حقائق، قرآن و حدیث، سیرت کے اسرار و رموز اور اندازِ اسلوب میں جو قدرت و ندرت موجود ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ نظر بھی سلامِ رضا کی فصاحت و بلاغت سے حیران ہیں۔ گویا سلامِ رضا میں سمندر کو کوزے میں سمو دیا گیا ہے۔

سلامِ رضا کی چند خصوصیات یہ ہیں:

- سلامِ رضا اُردو زبان میں طویل ترین سلام ہے جس کے اشعار کی تعداد 171 ہے۔
- سلامِ رضا میں پیکرِ حسن و جمال، محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اوصافِ جمیلہ، شمائل حمیدہ، جود و عطا اور عظمت و جلالت وغیرہ کو اس حسین پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے کہ ہر مصرع ایمان کو تازگی بخشتا اور روح کو معطر کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اس کے اکثر اشعار کسی نہ کسی آیتِ قرآنی یا حدیثِ رسول یا کسی خاص واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہیں، تو بے جا نہ ہوگا۔

- محبوب و کریم آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے علاوہ آپ کی آل، آپ کے اصحاب و اولیا اور تمام امتِ مصطفٰے پر سلام بھیجا گیا ہے۔
- سلامِ رضا میں قرآن و حدیث کی تعلیمات اور تاریخِ اسلام کے عظیم واقعات بھی انتہائی دلنشین انداز میں مذکور ہیں۔ سلامِ رضا کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ نے سلامِ رضا کے اشعار میں نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سراپا کا ذکر کرتے ہوئے اکثر مقامات پر اُردو زبان کے انہی الفاظ کا انتخاب فرمایا ہے جو عربی زبان میں بھی استعمال ہوئے ہیں۔
- اس سلام کی چونکہ ایک نمایاں خصوصیت اس کی ترتیب کا حسن بھی ہے۔ لہٰذا سلامِ رضا کی خصوصیات کا تذکرہ اس کے حُسنِ ترتیب کے ذکر کے بغیر مکمل ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ اس کا ایک مختصر خاکہ پیشِ خدمت ہے:

اشعار	مشمولات
1 تا 31	حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خصائص، کمالات اور معجزات کے علاوہ حضور کا اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہونا، نیز آپ کے وجودِ مسعود کا بے مثل اور ہر شے کے وجود کا سبب ہونا
32 تا 81	حضور کے جسمِ اقدس کے ہر ہر عضو اور اس کی اہم خصوصیت، حسن و جمال اور برکات
82 تا 89	حضور کی ولادتِ باسعادت، بچپن، رضاعت، اور رضاعی بھائی کا تذکرہ
89 تا 99	حضور کی طبیعت، فطرت، سادگی، گفتگو اور عادات و اطوار کی پاکیزگی

حضور کی خلوت، ذکر و فکر، بعثت، شان و شوکت، غلبۂ دین، نیند و بیداری، ہنسنا و رونا، جمال و جلال	95 تا 101
حضور کی غزوات میں شرکت اور جرأت و بہادری	102 تا 107
حضور کے خصائل و شمائل، نام و نسب اور شب و روز	108، 109
حضور کے آل و اصحاب، خاندان بالخصوص زہرا و گلشنِ زہرا	110 تا 121
امہات المومنین کے درجات و کمالات اور مکان عالیشان کی عظمت و تقدس	122 تا 130
صحابۂ کرام، خلفائے راشدین اور عشرۂ مبشرہ کی خدمات	131 تا 150
تابعین، تبعِ تابعین، سادات کرام اور تمام بزرگان دین	151 تا 153
ائمۂ اربعہ یعنی امامِ اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہم کا تذکرہ	154، 155
تمام اصحاب طریقت اولیائے کرام بالخصوص غوث پاک	155 تا 159
اپنے سلسلے کے مشائخِ عظام کا تذکرۂ خیر	160 تا 165
تمام اُمّتِ مسلمہ خصوصاً اہلِ سنت، اپنے والدین، دوست و احباب اور اساتذۂ کرام کے لئے دعا	166 تا 169
استغاثہ	170، 171

جس طرح ہر ملک کا اپنا ایک قومی ترانہ (National Anthem) ہوتا ہے اسی طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کا یہ سلام بلاشبہ عالمِ اسلام کا ایک قومی ترانہ بن چکا ہے جو دنیا کے بیشتر ملکوں میں مذہبی و تقدیسی تقریبات کے مواقع پر اور کہیں کہیں صبح کی نماز کے بعد مساجد میں بلاناغہ پڑھا جاتا ہے۔ اس سلام کا منظوم انگریزی ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! ماہنامہ خواتین کے ویب ایڈیشن میں اعلیٰ حضرت کی خدماتِ دینیہ کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے **فیضانِ اعلیٰ حضرت** کے نام سے ایک مستقل سلسلہ ہے، جس میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کے متفرق کلاموں کے علاوہ آپ کے عورتوں سے متعلق بیان کردہ مسائل، فتاویٰ جات اور اصلاح پر مبنی باتیں ذکر کی جاتی ہیں، چنانچہ سلامِ رضا اسی سلسلے کی پہلی کڑی ہے جس کے خوبصورت اشعار مختصر شرح کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔

سلامِ رضا کی یہ شرح حقیقت میں چار چار اشعار کر کے ماہنامہ خواتین (ویب ایڈیشن) کے نومبر 2021 سے لے کر مئی 2025 تک کے شماروں میں شائع ہوئی، جسے افادۂ عام کے لئے اب ضروری ترمیم واضافے کے ساتھ مجموعہ کی شکل میں پیش کیا جارہا ہے۔

یہ شرح ماہنامہ خواتین (ویب ایڈیشن) کی رائٹر بنتِ اشرف عطاریہ مدنیہ (ڈبل ایم اے اردو، مطالعہ پاکستان) نے لکھی تھی جو اگرچہ تحریر کے میدان میں نئی تھیں مگر انہوں نے اپنے تئیں بہترین کوشش فرمائی، پھر ان کی لکھی ہوئی شرح پر شعبہ ماہنامہ خواتین کے تین اسلامی بھائیوں بالخصوص مولانا ابو حنظلہ عطاری مدنی نے تفتیش کا کام کیا، پھر تمام اشعار کی شرح کو ایک خاص انداز میں ضروری ترمیم واضافے کے بعد ماہنامہ خواتین کے چیف ایڈیٹر ابو الابصار قادری نے فائنل کیا۔ جبکہ ماہنامہ خواتین کے تمام مضامین کی شرعی تفتیش دار الافتاء اہلسنت کے مولانا مفتی محمد انس رضا عطاری مدنی فرمائی۔

ماہنامہ خواتین کا مختصر تعارف

نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے بنیادی طور پر دو طریقے ہیں:

❶ زبان و بیان اور ❷ تحریر و قلم۔

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی عالمی مجلس مشاورت کے تحت اسلامی بہنیں بڑے ہی منظم انداز میں ایک طویل عرصے سے زبان وبیان کے ذریعے نیکی کی دعوت کو عام کر رہی ہیں، جس کے خاطر خواہ و حوصلہ افزا نتائج سے انکار ممکن نہیں۔ چنانچہ،

جب نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے دوسرے بنیادی طریقے تحریر و قلم پر عمل کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا پلیٹ فارم ہونا چاہئے جس کے ذریعے اسلامی بہنوں کی تحریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے بنیادی تربیت کا سامان کیا جاسکے تو ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں فروری 2020ء مطابق رجبُ المرجّب 1441ھ میں ایک تحریری مقابلہ بنام "نئے لکھاری" شروع کیا گیا۔

یہ مقابلہ اگرچہ اسلامی بھائیوں کے ساتھ اسلامی بہنوں کی تحریری صلاحیتوں کو بھی نکھارنے کے لئے تھا مگر پھر اپریل 2021ء میں اسلامی بہنوں کا سیشن مکمل طور پر جدا کر کے المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر) میں الگ سے ایک شعبہ بنا کر اسے یہ ذمہ داری دی گئی کہ تحریری مقابلے میں حصہ لینے والی اسلامی بہنوں کو بطورِ رائٹر اچھی تربیت فراہم کی جائے اور ان میں سے جن کی تحریر اچھی ہو، انہیں مضامین لکھنے کے مزید پلیٹ فارمز مہیا کئے جائیں۔ چنانچہ،

اس شعبے نے مضمون نویسی کے مدنی پھول ترتیب دے کر اسلامی بہنوں کی تحریر نویسی پر خصوصی توجہ دی، جس کے نتائج بہت جلد سامنے آنا شروع ہوئے جس کا واضح ثبوت صرف پانچ ماہ کے بعد نومبر 2021ء میں ماہنامہ خواتین ویب ایڈیشن کا اجرا تھا۔

اس ماہنامے کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں تقریباً تمام مضامین اسلامی بہنیں ہی لکھتی ہیں۔ جبکہ اس شعبے کے تحت جاری تحریری مقابلے میں الحمد للہ اپریل 2025 مطابق 9 شوال المکرم 1446ھ تک گزشتہ 43 ماہ میں 7548 یعنی ہر ماہ اوسطاً 836 مضامین موصول ہوئے، جو بلاشبہ اس شعبے کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

الحمدللہ مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور شعبہ اسلامی بہنیں کے نگران رکن شوریٰ مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العَالی کی زیرِ سرپرستی اور خصوصی توجہ سے اس شعبے کا سفر جاری ہے اور یہ شعبہ اپنے بنیادی مقصد دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے آراستہ بہترین لکھاری اسلامی بہنیں تیار کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے اور زیر نظر کتاب **شرح سلام رضا** اسی سلسلے کی ایک حسین کڑی ہے۔ سلام رضا کی یہ مختصر شرح کس قدر مفید ہے، اس کا فیصلہ تو اسے پڑھنے والے اور پڑھنے والیاں ہی کریں گی۔ بہر حال ہماری اپنی کوشش اس شرح کو ہر طرح مفید بنانے کی ہی رہی ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش** کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات و مجالس بشمول مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور اسلامک ریسرچ سینٹر کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

چیف ایڈیٹر ابو الابصار قادری

شعبہ ماہنامہ خواتین (مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ دعوتِ اسلامی)

شعر نمبر:1

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مصطفٰے: منتخب، و برگزیدہ، افضل و اعلیٰ۔ **شمع:** چراغ۔ **بزم:** مجلس۔ **ہدایت:** راہ نمائی۔
بزمِ ہدایت سے مراد انبیائے کرام علیہم السّلام کی جماعت ہے۔

مفہومِ شعر

اے اللہ پاک کے برگزیدہ و چنے ہوئے اور افضل و اعلیٰ رسول اور رَحمت و ایمان کی جان پیارے نبی! آپ پر لاکھوں سلام ہوں اور اے گروہِ انبیا کی محفل کی روشنی و شمع! آپ پہ لاکھوں سلام ہوں۔

شرح

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ نے سلام کے ابتدائی حصّے میں حضور انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ان خصائصِ مبارکہ کا ذکر کیا ہے: جو آپ کے علاوہ کسی میں نہیں پائے جاتے۔ اس پہلے شعر میں آپ کے تین خصائص کا ذکر ہے:

(1) مصطفےٰ

یعنی وہ ذات جو تمام کائنات سے افضل اور برگزیدہ ہے۔

(2) جانِ رحمت

حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس سراپا رحمت ہے۔ اللہ پاک نے آپ کا یہ وَصْفِ کامل یوں بیان فرمایا ہے: وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝۱۰۷ (پ17، الانبیاء:107)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا، مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔

(3) شمعِ بزمِ ہدایت

آپ کو اللہ پاک نے تمام انبیائے کرام علیہم السّلام اور ہادیانِ عالَم کا سربراہ بنایا ہے۔ آپ کے نورِ نبوّت و رسالت سے ہر نبی نے فیض پایا ہے۔ حتی کہ آپ کی نبوّت و رسالت اتنی کاملہ و عامّہ ہے کہ اس کے تحت دیگر مخلوق کے علاوہ تمام انبیائے کرام و ملائکہ علیہم السّلام بھی ہیں۔[1]



[1] شرح سلام رضا، ص59 تا64 ملتقطاً

شعر نمبر:2

مِہرِ چَرخِ نبوت پہ روشن دُرود
گُلِ باغِ رِسالت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مِہر: سورج۔ **چَرخ:** آسمان۔

مفہومِ شعر

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جہاں آسمانِ نبوّت کا چمکتا ہوا آفتاب ہیں، وہیں گلشنِ رسالت کا ایک ایسا مہکتا پھول بھی ہیں کہ آپ کے بعد کسی اور غنچے کے چٹخنے (یعنی نیا نبی آنے) کی گنجائش ہی نہیں۔[1]

شرح

اس شعر میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دو خصائص کا تذکرہ بڑی اہمیت کا حامل ہے:

مِہرِ چَرخِ نبوت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آسمانِ نبوت و رسالت کا آفتاب ہیں، حقیقت میں یہ

1 شرح سلامِ رضا، ص72

اس وصف کی طرف اشارہ ہے جو اللہ کریم نے قرآنِ کریم میں یوں بیان فرمایا ہے: سِرَاجًا مُّنِیْرًا چمکا دینے والے آفتاب۔

گُلِ باغِ رِسالت

جس طرح گلستان کی زینت اور بہار اس کے پھولوں سے ہے، اسی طرح کائنات کی بہار کے پھول انبیائے کرام علیہم السّلام ہیں، ان ہی کے وجودِ اقدس سے حیات و زندگی کی بہاریں ہیں۔ مگر خود باغِ رسالت کی بہار جس سے قائم و دائم ہے وہ اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ مزید ایک مقام پر آپ کی اس عظمت کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں جَا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا[1]



[1] شرحِ سلامِ رضا، ص79، 78 ملخصًا وملتقطا

شعر نمبر:3

شہریارِ اِرَم تاجدارِ حرم
نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

شہریار ارم: جنت کے بادشاہ۔ **نو بہار:** نئی رونق۔ **شفاعت:** گناہ گاروں کی معافی کیلئے سفارش کرنا۔

مفہومِ شعر

جنت کے سلطان، کعبے کے حکمران اور قیامت کے دن تمام اہلِ محشر کیلئے رونقوں اور خوشیوں کا سامان کرنے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پہ لاکھوں سلام۔

شرح

اس شعر میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دو خصائص کا ذکر ہے: جنت کا مالک ہونا اور بارگاہِ خداوندی میں شفاعت کا دروازہ کھولنا۔

جنت کے مالک

اللہ پاک نے دیگر کائنات کی طرح جنت بھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قبضے میں

دے دی ہے۔ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں عنایت فرما دیں۔ جیسا کہ مروی ہے: روزِ قیامت رضوانِ جنت اہلِ محشر سے مخاطب ہو کر کہیں گے: مجھے اللہ کریم نے جنت کی چابیاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سپرد کرنے کا حکم دیا ہے۔[1]

نو بہارِ شفاعت

قیامت کے روز نفسا نفسی کے عالم میں جب ہر کوئی بارگاہِ خداوندی میں اپنا سفارشی ڈھونڈ رہا ہو گا تو ہر ذی جاہ و مرتبہ ہستی اللہ پاک کے جاہ و جلال کو دیکھتے ہوئے شفاعت سے انکار کر دے گی، بالآخر حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شفاعت کا دروازہ کھول کر گویا شفاعت کی بہار کا آغاز فرمائیں گے، اسے ہی شفاعت کبریٰ بھی کہتے ہیں اور اسے ہی قرآنِ کریم میں مقامِ محمود کہا گیا ہے: عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (پ15، بنی اسرائیل:79) ترجمۂ کنز الایمان: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ مقامِ محمود سے مراد مقامِ شفاعتِ عُظمیٰ ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانیوالی ہے



[1] مناھل الشفا، 5/420

شعر نمبر:4

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

شبِ اسریٰ: معراج کی رات۔ **دائم:** ہمیشہ۔ **نوشہ بزمِ جنت:** جنت کی محفل کے سربراہ۔

مفہومِ شعر

معراج کی رات ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے تو فرشتوں کی بارات میں آپ کی سج دھج ایک دولہا کی طرح تھی، پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جنت میں تشریف لائے تو وہاں موجود تمام ملائکہ اور حور و غلمان نے گویا مالک و سردارِ جنت کا بھرپور استقبال کیا۔

شرح

اس شعر میں بھی اللہ پاک کے پیارے و آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دو خصائص کا ذکر ہے:

شبِ اسریٰ کے دولہا

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو معراج کی رات بے مثل عظمت و رفعت عطا فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ کو جن انعامات سے نوازا ان پر خلیل و کلیم (یعنی حضرت ابراہیم و موسیٰ علیہما السّلام) کو بھی رشک آ گیا، کیونکہ سب سے افضل و اعلیٰ انعام یعنی اپنے دیدار کا بھی آپ کو شرف عطا فرمایا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ نے اس واقعے کو کچھ یوں بھی بیان فرمایا ہے:

اٹھے جو قصرِ دنا کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے
وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

نوشۂ بزمِ جنت

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بلاشبہ جنت کے سردار ہیں جس کی گواہ جنت کی ہر شے ہے، کیونکہ جنت کے دروازوں، حور و غلمان کے ماتھوں اور درختوں کے پتوں پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ہی اسمِ گرامی لکھا ہوا ہے۔



شعر نمبر:5

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

زیب وزینت: آرائش و سجاوٹ۔ **عرشی درود:** عرش والا درود۔ **طیب:** خوشبو۔ **نزہت:** پاکیزگی۔

مفہومِ شعر

اُس بابرکت ذات پر عرشی یعنی عرشِ اعظم کی شان کے لائق دُرود، جو معراج کی رات عرش کی زیب و زینت کا سبب بنی اور زمین کی تمام خوشبوئیں، رعنائیاں اور پاکیزگیاں جن کے دم قدم سے ہیں، ان کی ذات پہ لاکھوں سلام۔

شرح

ہمارے پیارے آقا اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معراج کی رات عرشِ معلیٰ کی تمام تر خوبصورتیوں اور آرائش و زیبائش کا سبب بنے اور اس زمین کی تمام تر رونقیں بھی آپ کے دم قدم سے ہیں۔

فرش کی زیب وزینت سے ایک مراد یہ بھی لی جاسکتی ہے کہ روزِ محشر کی ساری دھوم کا باعث حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہی ذات ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب عرش پر جلوہ گر ہوئے تو آپ پر ایسا دُرود وسلام پیش کیا گیا، جو عرشِ اعظم کی شان کے لائق تھا یا عرشی دُرود سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عرش پر مقرر کردہ فرشتوں نے جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود وسلام بھیجے۔



شعر نمبر:6

نورِ عینِ لطافت پہ الطف دُرود
زیب و زینت نظافت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

عین: سراپا، بالکل۔ **لطافت:** نفاست، پاکیزگی۔ **الطف:** انتہائی مقدّس، پاکیزہ۔

مفہومِ شعر

سراپا نور حقیقی پاکیزگی و طہارت کے پیکر، نبی مکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر انتہائی مقدس درود ہو اور سلام ہو اس بابرکت ذات پر جن کی برکت سے پاکیزگی کو بھی حسن عطا ہوا۔

شرح

نورِ عین

نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سراپا نور ہیں۔ سورہ مائدہ کی آیت 15 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔

یہاں نور سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں۔

لطافتِ جسمِ نبوی

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سراپا نور ہونے کے باوجود لوگوں کی رہنمائی و ہدایت کے لئے لباسِ بشریت میں تشریف لائے، لیکن آپ کی بشریت جسمانی کثافتوں سے مبرا تھی، یہی وجہ ہے کہ آپ کا جسمِ اَطہر کائنات کی ہر شے سے بڑھ کر لطیف تھا، اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سایہ بھی نہیں تھا۔

زیب و زین نظافت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسمِ اقدس کی نظافت کا عالم کیا بیان کیا جائے کہ نظافت کو بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پاکیزگی کا صدقہ ملا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی پاکیزگی کو حسن عطا فرمانے والے ہیں۔



شعر نمبر:7

سرو ناز قدم مغز راز حکم
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سرو: صنوبر کا درخت، مراد قدِ محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے۔ **ناز:** ادا۔ **قِدم:** قدیم۔ **مغز:** دماغ واصل۔ **راز:** بھید۔ **حکم:** حکمتیں۔ **یکہ:** بے مثل۔ **تاز:** سبقت لے جانا۔

مفہومِ شعر

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سراپائے اقدس شاہکارِ قدرت ہے اور آپ قدرت کے راز اور حکمتوں کا مخزن ہیں اور آپ تمام مخلوق پر فوقیت لے جانے والے بے مثل و بے مثال ہیں، آپ کی ذات پر لاکھوں سلام ہوں۔

شرح

سرو ناز قدم

اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس قدر حسین بنایا کہ آپ یکتا و بے مثل قرار پائے، آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا، مگر جب آپ صحابہ کرام کے درمیان

کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے دکھائی دیتے، آپ سر تا قدم حُسنِ مجسّم تھے، آپ بے مثل اور تمام عیوب و نقائص سے مبرا تھے، آپ کمال درجہ حسین و متناسب اور دلکشی و رعنائی کے حامل تھے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آپ کے جسمِ اطہر کے اعتدال کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ کا جسمِ اطہر نہایت خوبصورت اور خوش نما تھا۔

مغزِ راز حکم

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کے اَسرار و رموز سے کاملاً آگاہ اور ان کا خزانہ و مرکز ہیں، جو حکمتیں آپ کو عطا کی گئیں، دوسرے ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

غنچے ما اوحی کے جو چٹکے دنی کے باغ میں
بلبلِ سدرہ تک ان کے بوسے بھی محرم نہیں

یکہ تاز فضیلت

آپ تمام فضائل کے جامع اور ہر فضیلت میں دوسروں پر سبقت لے جانے والے ہیں، یعنی کائنات کے تمام افراد میں جو فضیلتیں الگ الگ ظہور پذیر ہوئیں، وہ تمام بلکہ اس سے کئی زیادہ آپ کی ذاتِ اقدس میں جمع کر دی گئیں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام انبیاء سے بھی افضل و اعلیٰ ہیں۔



شعر نمبر:8

نقطہ سر وحدت پہ یکتا دُرود
مرکز دور کثرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

نقطہ: خط کی انتہا۔ **سر:** راز، بھید۔ **وحدت:** اللہ پاک کا ایک ہونا۔ **یکتا:** بے مثل۔
مرکز: دائرہ کا وسط۔ **دور:** عہد۔ **کثرت:** بہتات۔

مفہومِ شعر

توحید کے رازوں کے آخری امین پر بے مثل درود و سلام ہوں اور تمام مخلوق کے مرکز اور نقطہ کمال پر بھی۔

شرح

نقطہ سِرّ وحدت

وہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو اللہ پاک کے سربستہ رازوں کا نقطہ آغاز بھی ہیں اور تخلیقِ کائنات کا نقطہ کمال بھی۔ اسی مفہوم کو کسی نے کیا خوب اس انداز میں بیان کیا ہے:

محمد نقطۂ آغاز ہیں امکان کے خط کا
انہیں کا نور غالب ہے جمالستانِ امکاں پر

مرکز دور کثرت

حضور رحمت عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی نوعِ انسانی کی تخلیق میں اصل مقصود ہیں اور ساری انسانیت کا خلاصہ اور عمدہ حصہ آپ ہی ہیں نیز آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم انسانیت کی لڑی کے وسط میں پرویا جانے والا سب سے بڑا و بیش قیمت موتی ہیں۔[1]

یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس تمام کائنات کا مرکز ہے، ہر شے اپنے اپنے دائرۂ کار میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کے گرد گھومتی ہے، یعنی جس طرح جہاں سے بھی کوئی اپنے سفر کا آغاز کرتا ہے، انجام کار گھوم کر وہیں پہنچتا ہے جہاں سے اس نے آغاز کیا تھا۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَر
ساری کثرت پاتے یہ ہیں



1 لطائف المعارف، ص90

شعر نمبر:9

صاحبِ رجعت شمس و شقّ القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

صاحب: مالک۔ **رجعت:** لوٹانا۔ **شق:** چیرنا۔ **قدرت:** طاقت، خدائی اختیارات۔

مفہومِ شعر

ڈوبے ہوئے سورج کو لوٹانے والے اور چاند کو دو ٹکڑے کر دینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو کہ تمام اختیارات اور طاقتوں میں اللہ پاک کے نائب ہیں، آپ کی ذاتِ پُر انوار پر لاکھوں سلام۔

شرح

صاحبِ رجعت شمس

اس میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مولا علی رضی اللہ عنہ کی گود میں سرِ اقدس رکھ کر آرام فرما رہے تھے کہ سورج ڈوب گیا، حضرت علی نے ابھی عصر کی نماز ادا نہیں کی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعا فرمائی: یا اللہ! علی تیری

اور تیرے نبی کی اطاعت میں تھا، اس لئے سورج واپس لوٹا دے۔ چنانچہ ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا، یہاں تک کہ حضرت علی نے نمازِ عصر ادا کی تو سورج غروب ہوا۔[1]

صاحب شق القمر

اس میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ اہلِ مکہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مَعاذَاللہ جادوگر سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ آسمان پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا، لہٰذا انہوں نے آپ سے یہ مطالبہ کیا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں چاند دو حصّوں میں بٹا ہوا اس طرح دکھایا کہ انہوں نے جبلِ نور کو دونوں حصّوں کے درمیان دیکھا۔[2]

چاند شق ہو پیڑ بولیں، جانور سجدہ کریں
بارك الله مرجعِ عالم، یہی سرکار ہے

نائب دست قدرت

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ کے نائب ہیں، تفسیر روح المعانی میں ہے: وہی تمام مخلوق میں اللہ پاک کے خلیفہ اعظم اور آسمان و زمین میں سب کے پیشوا اور مقتدا ہیں، اگر آپ نہ ہوتے تو آدم بلکہ کسی کو بھی پیدا نہ کیا جاتا۔



1 معجم کبیر، 24/144، حدیث: 382
2 بخاری، 2/511، حدیث: 3637- ایضا، 3/340،339، حدیث: 4864-4865

شعر نمبر:10

جس کے زیر لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

زیر: نیچے۔ **آدم و من سوا:** حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام مخلوق۔
لواء: لوائے حمد؛ وہ جھنڈا جو قیامت کے دن حضور کے ہاتھ میں ہو گا۔
سزائے سیادت: سرداری کے لائق۔

مفہومِ شعر

قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام اور تمام مخلوق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لوائے حمد کے نیچے ہو گی، اتنی عظیم سرداری کے قابل آقا پر لاکھوں سلام۔

شرح

زیر لوا آدم و من سوا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو قیامت کے دن لوائے حمد عطا کیا جائے گا، جس کے نیچے تمام بنی آدم ہوں گے، ایک مرتبہ صحابہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

وسلم! اللہ پاک نے حضرت ابراہیم کو خلیل، حضرت عیسیٰ کو اپنا کلمہ و روح اور حضرت موسیٰ کو کلیم بنایا، مگر آپ کو کون سا درجہ عطا فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: روزِ قیامت تمام اولادِ آدم میرے جھنڈے تلے ہو گی اور میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں گا، جس کی خاطر جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔ (1)



1 مسند ابی یعلیٰ، 5/510، حدیث 6621

شعر نمبر:11

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

زیر نگیں: تابع، سائے تلے۔ **قاہر:** زبردست۔ **ریاست:** حکومت۔

مفہومِ شعر

عرش سے لے کر فرش تک کائنات کی ہر شے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تابع ہے، آپ کی اس زبردست حکومت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

عرش تا فرش جس کے زیر نگیں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت مبارکہ کے بعد ان الفاظ میں اعلان ہوا: تمام دنیا محمد کے قبضہ میں ہے، بلکہ زمین و آسمان کی کوئی ایسی مخلوق نہیں جو ان کے زیر سایہ نہ ہو۔[1] ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ

1 مواہب لدنیہ مع شرح الزرقانی، 1/215

تمام خزائنِ زمین کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔[1]

کنجیاں تمہیں دیں، اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا، مالک و مختار بنایا

قاہر ریاست

حضور کو اللہ پاک نے ایسی زبردست حکومت عطا فرمائی کہ آپ کی حکومت نہ صرف انسانوں پر، بلکہ جانوروں، درختوں اور کائنات کی ہر شے پہ تھی، ڈوبا سورج آپ کے حکم سے پلٹ آنا، چاند کے دو ٹکڑے ہو جانا، شجر و حجر کا آپ کو سلام کرنا، درختوں کا خود چل کر آپ کے پاس آجانا، اونٹنی اور ہرنی کا آپ سے کلام کرنا، یہ سب آپ کی زبردست حکومت کی نشانیاں ہیں۔



1 بخاری، 2/303، حدیث: 2977

شعر نمبر:12

اصل ہر بود و بہبود و تخم و جود
قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

اصل: مادہ و مرکز، بنیاد۔ **بود:** وجودِ ہستی۔ **بہبود:** بھلائی۔ **تخم:** بیج۔ **وجود:** حیات، زندگی۔ **کنز:** خزانہ۔

مفہومِ شعر

کائنات کی ہر شے کا وجود اور اس کی ترقی و بھلائی کا سبب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وجودِ اقدس ہے، اللہ پاک کی نعمتوں کے خزانوں کو بانٹنے والی ذات پر لاکھوں سلام۔

شرح

اصل ہر بود و بہبود و تخم وجود

حضرت جابر رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے یہ بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ نے کسے پیدا کیا؟ ارشاد فرمایا: اے جابر! اللہ تعالی نے ہر شے سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا

فرمایا۔[1] پھر اس نور کو اللہ پاک نے جہاں چاہا رکھا، اس وقت کچھ نہ تھا، پھر جب مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصّے فرمائے، پہلے حصّے سے حاملانِ عرش، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے بقیہ فرشتے پیدا فرمائے، پھر چوتھے کے چار حصّے کئے، پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین اور تیسرے اور چوتھے سے بہشت اور دوزخ بنائے۔

قاسم کنز نعمت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی عطا کردہ نعمتوں کو تقسیم کرنے والے ہیں، ہر شے کو ازل تا اَبد جو کچھ مل رہا ہے وہ حضور ہی کا صدقہ ہے، ایک روایت میں ہے: میں تقسیم کرنے والا اور خازن ہوں اور اللہ عطا کرنے والا ہے۔[2]

ربّ ہے معطی، یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے، کھلاتے یہ ہیں



1 کشف الخفاء، 1/237
2 بخاری، ص798، حدیث:3114

شعر نمبر:13

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد دُرود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

فتح: کھولنا۔ **باب:** دروازہ۔ **دَور:** زمانہ۔

مفہومِ شعر

نبوت کا دروازہ کھولنے والی ذات پر بے حد درود اور رسالت کے سلسلے کو ختم کرنے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر لاکھوں سلام۔

شرح

فتحِ بابِ نبوت

ویسے تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کے بعد دنیا میں تشریف لائے اور آپ پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا، لیکن حقیقت میں نبوت و رسالت کا دروازہ کھولنے والے بھی آپ ہی ہیں۔ جیسا کہ آپ کا فرمان بھی ہے: كُنْتُ نَبِيًّا وَ آدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَد یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے

درمیان تھے۔[1] یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے بھی آپ نبی تھے۔

ختمِ دَورِ رسالت

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا اور اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: لَا نَبِیَّ بَعْدِی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[2]

قرآنِ پاک میں ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ (پ22، الاحزاب:40)

ترجمہ کنزُالعرفان: محمد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔



1 مصنف ابنِ ابی شیبہ، 20/231، حدیث:37708

2 ترمذی، 4/93، حدیث:2226 ملتقطاً

شعر نمبر:14

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری دُرود
فتقِ اَزہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

شرق: چمکنا۔ **فتق:** کھلنا۔ **ازہار:** کلیاں۔

مفہومِ شعر

آپ پر نوری درود کہ آپ کے ذریعے اللہ پاک کے انوار و تجلیات کا فیضان جاری ہوا اور لاکھوں سلام کہ آپ کے وجود سے اللہ پاک کے قرب کی کلیاں کھلیں۔[1]

شرح

شرقِ انوارِ قدرت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سراپا نور ہیں، جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۙ (پ6، المآئدۃ:15) ترجمہ کنز العرفان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب۔

1 شرحِ سلامِ رضا، ص141 مفہوماً

یہاں نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔یعنی حضور اللہ پاک کا نور ہیں، لیکن اللہ پاک نے آپ کو لباسِ بشریت میں دنیا میں بھیجا، مگر پھر بھی آپ کا نور بشریت پہ غالب رہا، یہی وجہ ہے کہ آپ کے جسمِ اقدس کا سایہ نہیں تھا۔[1]

فتقِ از ہارِ قربت

حدیثِ قدسی "میں ایک مخفی خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا"۔[2] کی شرح میں امام عبد الکریم الجیلی رحمۃ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

جب اللہ پاک نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو وہ جانتا تھا کہ مخلوق حادث ہونے کی وجہ سے میری معرفت حاصل نہیں کر سکے گی تو اس نے اس محبت سے اپنے محبوب کو پیدا کیا اور انہیں تجلیاتِ ذات کے ساتھ مخصوص کیا اور اس حبیب سے آگے تمام عالم کو پیدا کیا تا کہ اللہ پاک اور اس کی مخلوق کے درمیان ایک نسبت قائم ہو جائے اور وہ اس حوالے اور نسبت سے اپنے خالق کی معرفت پا سکے۔[3]

الغرض اگر مخلوق کے لئے اللہ پاک کی معرفت کا راستہ کھلا تو اس کا وسیلہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے۔[4]

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ اپنے ایک اور کلام میں فرماتے ہیں:

---

1. شرحِ سلامِ رضا، ص141 مفہوماً
2. مرقاۃ المفاتیح، 9/716 ملتقطاً
3. جواہر البحار 1/294
4. شرحِ سلامِ رضا، ص144 ملخصاً

سب تمہارے در کے رستے
ایک تم راہِ خدا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی
بارگہ تک تم رسا ہو



شعر نمبر:15

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بے سہیم: بے مثال۔ **قسیم:** حصہ دار۔ **عدیل:** برابر، ہم رتبہ۔ **مثیل:** ہم مثل۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں، آپ کا کوئی حصہ دار ہے نہ کوئی ہم رتبہ۔ اس بے مثال آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر لاکھوں سلام ہوں جو عزت و مرتبہ کے اس مقام پر فائز ہیں جو صرف آپ کی ذات کا حصہ ہے۔

شرح

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مثل نہ کوئی ہوا ہے نہ ہو گا، آپ اپنی صفات میں یکتا ہیں، ہر لحاظ سے بے مثل و بے مثال ہیں، چاہے وہ آپ کا حسن و جمال ہو یا آپ کا حسنِ اخلاق، کردار ہو یا گفتار۔ الغرض آپ کے مرتبے میں کوئی آپ کا حصہ دار نہیں۔ یہاں

تک کہ آپ کے بھائی بہن نہیں تھے جو آپ کے برابر ہونے کا دعویٰ کر سکتے۔ بلاشبہ اللہ پاک کے بعد پوری کائنات میں سب سے بڑا رتبہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے: "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

شعر نمبر:16

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سر: راز۔ **جیب:** سینہ و دل۔

مفہومِ شعر

غیب کے راز بتانے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر غیبی درود اور جنت کی خوشبوؤں سے بسے سینے پہ لاکھوں سلام۔

شرح

سرِ غیبِ ہدایت

ہم اللہ پاک کی وحدانیت، جنت دوزخ اور قبر و حشر وغیرہ پر یقین رکھتی ہیں، حالانکہ ہم نے اپنی آنکھوں سے کچھ نہیں دیکھا، بلکہ ان کا علم ہمیں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذریعے ہوا۔ قرآنِ کریم میں ہے: عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پ29، الجن:26،27) ترجمہ کنز الایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے

اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

شیخ المحدثین حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہِ علیہ نبوت کا معنیٰ لکھتے ہیں: غیبی علوم پر مطلع ہونا ہی نبوت ہے۔[1]

بلاشبہ اللہ پاک نے اپنے آخری رسول و ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو غیب کے ان تمام رازوں سے آگاہ فرمادیا جو کوئی اور نہیں جانتا، لہٰذا ان کے بتائے ہوئے حقائق پر ایمان لانا فرض ہے اور اسے ہی ایمان بالغیب بھی کہتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چُھپا تم پہ کروروں درود

عطرِ جیبِ نہایت

معرفتِ باری میں سب سے مقدم بھی آپ کی ذات ہے اور سب سے کامل بھی آپ کی ذات ہے۔

ایمان ملا ان کے صدقے قرآن ملا ان کے صدقے
رحمٰن ملا ان کے صدقے وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں



1 الشفاء، 1/250

شعر نمبر:17

ماہِ لاہُوتِ خَلْوَت پہ لاکھوں دُرود
شاہِ ناسُوتِ جَلْوَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ماہ: چاند۔ **لاہوت:** مقام فنافی اللہ، عالمِ باطن۔ **ناسوت:** دنیا، جہاں، کائنات۔

مفہومِ شعر

مقامِ فنا فی اللہ کی خلوتوں کے ماہِ کامل پہ لاکھوں درود اور اس جہاں کی جلوتوں کے بادشاہ پہ لاکھوں سلام۔

شرح

ماہِ لاہوتِ خلوت

اس سے مُراد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں، یعنی ابھی کائنات کی ہر چیز پوشیدہ تھی اور کسی چیز کو اللہ پاک نے ظاہر نہیں فرمایا تھا، تب اللہ پاک نے حضور کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور پھر جہاں چاہا اس نور کو رکھا۔ یا پھر مقامِ لاہوت سے مراد وہ مقام ہے کہ معراج کی رات جب محبوب و محب کے علاوہ کوئی تیسرا نہ تھا۔ کیونکہ حضور نے معراج کی

رات عرش و کرسی اور جنت و دوزخ کی سیر فرمائی، مگر سدرۃُ المنتہیٰ پر پہنچ کر جب حضرت جبریل علیہ السلام رک گئے تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے استفسار پر انہوں نے عرض کی: اگر میں آگے بڑھا تو نور کی وجہ سے جل جاؤں گا۔[1] بلاشبہ اس مقامِ لاہوت پر حضور کا جلوہ افروز ہونا اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونا یہ صرف آپ ہی کا خاصا ہے۔

شاہِ ناسوت جلوت

اللہ پاک نے حضور کو تمام جہانوں کی بادشاہی عطا فرمائی۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ کے نائبِ مطلق ہیں، تمام جہان، حضور کے تحتِ تصرف (یعنی اختیار) میں کر دیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں انکے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان ان کے حکم کا پابند ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنت سے محروم رہے، تمام زمین ان کی ملک ہے، تمام جنت ان کی جاگیر ہے، آسمان و زمین کی سلطنتیں حضور کے زیرِ فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دیدی گئیں، رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے، شریعت کے احکام حضور کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کیلئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔[2]



1 المواھب اللدنیہ، 2/381

2 بہار شریعت، حصہ: 1، 1/79 تا 85

شعر نمبر:18

کَنزِ ہر بے کَس و بے نَوا پر دُرود
حِرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

حرز: پناہ گاہ۔ **رفتہ طاقت:** طاقت کھو دینے والا۔

مفہومِ شعر

ہر بے بس، مجبور ولاچار اور غریب کو سہارا دینے والے آقا پر درود اور اپنی طاقت کھو دینے والے ہر کمزور کو پناہ دینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر لاکھوں سلام۔

شرح

کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ کسی نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مدد مانگی اور آپ نے مدد نہ کی ہو، بلاشبہ حضور دنیا و آخرت میں بے سہاروں اور گناہ گاروں کا سہارا ہیں۔

قیامت کے ہولناک دن جب اور کوئی سہارا نہ ہو گا، لوگ سخت پریشان ہوں گے اور جس نبی کے پاس مدد کے لئے جائیں گے جواب ملے گا: اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِى کسی اور کے پاس جاؤ! پھر جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں التجا لے کر جائیں گے تو آپ رد نہیں

فرمائیں گے بلکہ اَنَالَھَا! اَنَالَھَا! فرما کر گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔[1]

کہیں گے اور نبی اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِی
مرے حضور کے لب پر اَنَا لَھَا ہو گا



1 مسند ابی داود طیالیسی، ص354، حدیث:2711 ماخوذاً

شعر نمبر:19

پَرتَوِ اِسمِ ذاتِ اَحَد پر دُرود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

پرتو: عکس، سایہ۔ **نسخہ:** کتاب۔

مفہومِ شعر

اس ہستی پہ درود اور لاکھوں سلام جو اللہ پاک کے اسمِ ذات کا عکس اور اللہ پاک کے اوصاف کا کامل مظہر ہے۔

شرح

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذاتی نام اگرچہ محمد اور احمد ہیں، مگر اللہ پاک نے آپ کو دیگر ناموں کے علاوہ کچھ ایسے ناموں سے بھی متصف فرمایا جو اللہ پاک کے نام بھی ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (پ6، المائدۃ:15) ترجمہ: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا۔ ایک مقام پر ہے: قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ (پ11، یونس:108) ترجمہ: تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا۔ پہلی آیت میں

نور[1] اور دوسری میں حق سے مراد حضور ہیں۔[2] جبکہ یہ دونوں اللہ پاک کے نام ہیں۔ اسی طرح حضور اپنی صفات میں بھی صفاتِ الٰہی کا مظہر ہیں، البتہ! ان اسماء و صفات کا وہ حقیقی معنٰی مراد نہیں ہوتا جو اللہ پاک کے شایانِ شان ہے، بلکہ اس سے یہاں وہی مفہوم مراد ہوگا جو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے شایانِ شان ہے۔[3] حدیثِ قدسی میں ہے: میں نے اپنی ذات کے فیض سے بلاواسطہ ایک ایسی ہستی کو بنایا جو میرے تمام اسماوصفات کی اپنی شان کے لائق جامع ہے۔[4]

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا



1 تفسیر خازن، 1/477
2 مدارج النبوۃ، 2/613
3 شرحِ سلامِ رضا، ص164
4 جواھر البحار، 4/239

شعر نمبر:20

مطلعِ ہر سعادت پہ اَسْعَد دُرود
مقطعِ ہر سِیادت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مطلع: آغاز۔ **مقطع:** انتہا۔

مفہومِ شعر

اس ذات پہ ارفع و اعلیٰ درود جو تمام بھلائیوں کی اصل ہے اور اس ہستی پہ لاکھوں سلام جو ہر بزرگی و سرداری کی انتہا ہے۔

شرح

مطلعِ ہر سعادت

حضور تمام بھلائیوں کے منبع ہیں۔ آپ حلم و عفو، رحم و کرم، عدل و انصاف، جود و سخا، ایثار و قربانی، مہمان نوازی، شجاعت و بہادری، ایفائے عہد، حسنِ معاملہ، صبر و قناعت، نرم گوئی، خوش روئی، ملنساری، مساوات، سادگی، عاجزی و انکساری اور حیا داری کے اس بلند منصب پر فائز ہیں کہ جہاں تک کسی اور کی رسائی تک ممکن نہیں۔

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

مقطعِ ہر سیادت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ پاک نے دو جہاں کی سرداری سے نوازا۔ آپ نہ صرف انسانوں کے سردار ہیں، بلکہ نباتات و جمادات اور حیوانات و جنات پہ بھی آپ کی حکومت ہے۔ آپ کے اشارے سے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا، درختوں کا آپ کے حکم پہ چل کر آپ کے پاس آنا اور کنکروں کا گواہی دینا سب آپ کی ارفع و اعلیٰ سیادت کی مثالیں ہیں۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے: میں دنیا و آخرت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ (1)

اِصالتِ کُل اِمامتِ کُل سِیادتِ کُل اِمارتِ کُل
حکومتِ کُل وِلایتِ کُل خدا کے یہاں تمہارے لئے



1 دلائل النبوۃ لابی نعیم اصبہانی، ص32، حدیث:25

شعر نمبر:21

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

داد رس: مدد گار۔ **فریاد رس:** فریاد سننے والے۔ **کہف:** جائے پناہ۔ **روزِ مصیبت:** روز قیامت۔

مفہومِ شعر

مخلوق کے مدگار، سب کی فریاد سننے والے اور روزِ قیامت کی ہولناکیوں میں مخلوق کو پناہ دینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر لاکھوں سلام۔

شرح

خلق کے دادرس سب کے فریادرس

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر دکھیارے و غم کے مارے کی مدد فرماتے اور ہر ایک کی فریاد سنتے ہیں۔ جب بھی کسی نے آپ کی بارگاہ میں فریاد کی تو آپ نے اس کی داد رسی فرمائی۔ آپ کی مشکل کُشائی کا یہ فیضان صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں، بلکہ آپ

مصیبت میں مبتلا جانوروں، پرندوں حتی کہ بے جان چیزوں کی بھی فریادیں سنتے، ان کی بولیاں سمجھ لیتے اور ان کی دستگیری فرماتے ہیں۔ جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حُضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود تو عربی بولتے تھے مگر ساری زبانیں سمجھتے تھے حتی کہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے، اس لئے اُونٹوں، چڑیوں نے حضور کے آستانے پر فریادیں کیں اور دادیں پائیں۔[1]

ایک اور جگہ فرماتے ہیں: (حُضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو) پتھر سلام کرتے تھے، لکڑی کا ستونِ حَنَّانَہ حضور کے فراق (یعنی جُدائی) میں رویا، آپ سے دل کا دکھ درد کہا اور حُضور نے سب کچھ سمجھ لیا۔ آج حضور کے دروازے پر ہر شخص اپنی بولی میں حُضور سے فریادیں کرتا ہے، کوئی ترجمہ کرنے والا درمیان میں نہیں ہوتا، سب کی سنتے سمجھتے ہیں، سب کی فریاد رسی کرتے ہیں، یہ ہے حضور کا سب زبانیں جاننے کا ثبوت۔[2]

مزید فرماتے ہیں: حضرت سلیمان صرف چڑیوں، چیونٹیوں کی بولی سمجھتے تھے، حضور شجر و حجر، خشک و تر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں۔ حضور حاجت روا، مشکل کُشا ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں۔[3]

کہفِ روزِ مصیبت

قیامت کے دن نفسی نفسی کا عالم ہو گا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں ہو گا، اس مشکل وقت میں بھی آپ گنہگاروں کی مدد فرمائیں گے، کہیں آپ گنہگاروں کی شفاعت فرما رہے

---

1. مراٰۃ المناجیح، 8/119 بتغیر قلیل
2. مراٰۃ المناجیح، 8/38
3. مراٰۃ المناجیح، 8/239

ہونگے تو کہیں پل صراط پہ رَبِّ سَلِّمْ کی صدا سے اپنی اُمت کو پل صراط پار کروا رہے ہوں گے۔ کہیں حوضِ کوثر پر جامِ کوثر پلا رہے ہوں گے۔

جب لوگ مختلف انبیائے کرام کے پاس جا کر مدد کی فریاد کریں گے تو ہر نبی فرمائے گا: کسی اور کے پاس جاؤ۔ لیکن جب وہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آئیں گے تو آپ فرمائیں گے: اَنَا لَهَا! اَنَا لَهَا! یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے، میں ہوں شفاعت کے لئے۔ پھر آپ گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ (1)



1 مسند ابی داود طیالیسی، ص354، حدیث:2711 ماخوذاً

شعر نمبر:22

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بے بس: مجبور ولاچار۔

مفہومِ شعر

مجھ سے بے سہارا و مجبور کی دولت و طاقت یعنی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر لاکھوں درود و سلام۔

شرح

حضور ہر بے سہارے کا سہارا ہیں اور ہر مجبور اور لاچار کی مدد فرماتے ہیں۔ جس کو آپ کی محبت کی دولت اور سہارا نصیب ہو جائے اس کو دنیا کی دولت و طاقت کی پروا نہیں ہوتی۔

شعر نمبر:23

شمعِ بزمِ دَنٰی ھُو میں گم کُن اَنَا
شرحِ متنِ ھُوِیَّت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

دنٰی: قرب۔ **ھُو:** اسمِ ذات۔ **کُن:** ہو جا۔ **انا:** میں۔ **ھُوِیَّت:** مرتبہ وحدت۔

مفہومِ شعر

اس ذات پہ لاکھوں سلام جس نے اپنے وجود کو قُربِ خداوندی کی بلندیوں میں یوں فنا کر دیا کہ آپ کی ذات اس کے مرتبہ وحدت کی اصل حقیقت کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے والی بن گئی۔

شرح

اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنی ذات وصفات کا مظہر بنایا اور مقامِ فنافی اللہ پر فائز فرمایا، معراجِ مصطفٰے اس کی عظیم دلیل ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ (پ27، النجم:8-9) ترجمہ: پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا۔ اس صورت میں آیت کا معنیٰ یہ ہو گا کہ اللہ پاک اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی۔[1]

اس قول کی تائید صحیح بخاری کی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے،[2] حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے معراج کی رات اللہ پاک کا دیدار بھی کیا، جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے: مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ (پ27، النجم:17) ترجمہ: آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ اسی واقعے کو گویا اعلیٰ حضرت نے یوں بیان فرمایا ہے:

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصِل خُطوطِ واصِل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے
حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وَصل و فُرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے



1 تفسیر صراط الجنان، 9/550
2 بخاری، 4/581، حدیث:7517

شعر نمبر:24

انتہائے دوئی اِبتدائے یکی
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

انتہائے دوئی: دوہونے کی آخری حد۔ **ابتدائے یکی:** ایک ہونے کا آغاز۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات پہ لاکھوں سلام جن کی ذات اور اللہ پاک کے درمیان دوئی نہیں ہے بلکہ دونوں کی ناراضی، رضا، فرمانبرداری اور نافرمانی ایک ہی ہے۔

شرح

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات اور اللہ پاک کے درمیان دوئی نہیں کیونکہ اللہ پاک نے آپ کی رضا کو اپنی رضا قرار دیا، قرآنِ پاک کی کئی آیات اس کی گواہ ہیں۔ اللہ پاک نے اپنی محبت کیلئے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت کو لازمی قرار دے دیا۔ چنانچہ سورۂ نسآء کی آیت نمبر 80 میں ہے: مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (پ5، النسآء:80) ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔ اس آیتِ مبارکہ میں اللہ پاک نے حضور

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت کو اپنی اِطاعت قرار دیا ہے۔ ایک مقام پر ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

(پ22، الاحزاب:57) ترجمہ: بیشک جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمادی ہے اور اللہ نے ان کے لئے رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یعنی اللہ پاک اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے ایذا دے سکے یا اسے کسی سے ایذا پہنچے، اس لئے یہاں اللہ پاک کو ایذا دینے سے مراد اس کے حکم کی مخالفت کرنا اور گناہوں کا اِرتکاب کرنا ہے یا یہاں اللہ پاک کا ذکر صرف تعظیم کے طور پر ہے جبکہ حقیقت میں اللہ پاک اور اس کے رسول کو ایذا دینے سے مراد خاص حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایذا دینا ہے، جیسے جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت کی تو اس نے اللہ پاک کی اطاعت کی، اسی طرح جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایذا دی اس نے اللہ پاک کو ایذا دی۔[1] الغرض اس طرح کی کثیر آیات ہیں جن میں اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور آپ کی ناراضی کو اپنی ناراضی قرار دیا گویا فرمادیا کہ تم لوگ میری محبت کے اسی وقت حق دار ہوگے جب میرے محبوب سے محبت کروگے۔ جیسا کہ ایک مقام پر ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾

(پ3، اٰل عمرٰن:31) ترجمہ: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔



[1] تفسیر صراط الجنان، 8/87

شعر نمبر:25

کثرتِ بعدِ قِلّت پہ اکثر درود
عزتِ بعدِ ذِلّت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

کثرت: زیادتی۔ **قِلّت:** کمی۔

مفہومِ شعر

بے شمار درود ہوں اس ذات پہ جن پر ایمان لانے والوں کی تعداد شروع میں کم تھی اور پھر کثیر ہو گئی اور اس ذات (یعنی نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر لاکھوں سلام جن کو مکے سے نکلنے پر مجبور کیا گیا اور پھر فتحِ مکہ جیسا اعزاز حاصل ہوا۔

شرح

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب اعلانِ نبوت فرمایا تو آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت کم تھی، پھر آہستہ آہستہ اس تعداد میں اضافہ ہونے لگا حتی کہ دینِ اسلام سر زمینِ مکہ سے نکل کر پوری دنیا میں پھیل گیا۔ آغازِ اسلام میں حضور کو بہت زیادہ آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ کفارِ مکہ آپ پر طرح طرح کے ظلم ڈھاتے، آپ کو کاہن اور جادوگر

کہتے، یہاں تک کہ آپ کو اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم کو ان کے ظلم و ستم کی وجہ سے اپنے بہت ہی پیارے شہر مکے سے ہجرت کرنی پڑی۔ لیکن افسوس! کفارِ مکہ پھر بھی باز نہ آئے اور مسلمانوں کو مدینۂ منورہ میں بھی اذیت دینے کے درپے رہے، ان کی انہی کارستانیوں کے سبب غزوۂ بدر، اُحُد، خندق اور کئی جنگیں ہوئیں۔ چنانچہ 10 رمضان المبارک سن 8 ہجری کو نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دس ہزار کا لشکر لے کر مکے کی طرف روانہ ہوئے۔ مکے شریف پہنچ کر آپ نے یہ رحمت بھرا فرمان جاری کیا کہ جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اس کے لئے امان ہے، جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا اس کیلئے امان ہے، جو مسجدِ حرام میں داخل ہو جائے گا اس کے لئے امان ہے۔ مزید فرمایا: جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کے لئے بھی امان ہے۔[1] پھر آپ نے کعبۂ مقدسہ کو بتوں سے پاک فرما کر اس کے اندر نفل ادا فرمائے اور باہر تشریف لا کر خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد کفارِ قریش سے ارشاد فرمایا: تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟ کفار آپ کی رحمت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بولے: اَخٌ کَرِیْمٌ وَّ ابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے بھائی کے بیٹے ہیں۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رحمت جوش میں آئی اور یوں فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ! تم آزاد ہو۔[2] بالکل غیر متوقع طور پر یہ اعلان سُن کر کفار جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے اور اس طرح اللہ پاک نے آپ کو دونوں جہاں کی عزتوں سے نوازا۔



1 معرفۃ السنن والآثار، 13/294-293، حدیث: 18236-18231
2 مواہب اللدنیۃ مع شرح زرقانی، 3/449

شعر نمبر:26

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی مِنَّت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

نعمت: عطا۔ **مِنَّت:** احسان۔

مفہومِ شعر

اعلیٰ درود ہوں اس ذات پر جو اللہ پاک کی خاص عطا ہے اور اس ذات پہ لاکھوں سلام ہوں جس کو بھیج کر اللہ پاک نے احسانِ عظیم فرمایا۔

شرح

بلاشبہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہیں کہ اللہ پاک نے انسانوں کو بے حساب و بے شمار نعمتوں سے نوازا مگر اپنی کسی نعمت کا بھی احسان ذکر نہیں فرمایا لیکن حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وہ ذات ہے جس کو دنیا میں بھیج کر ربِّ کریم نے احسان فرمایا اور احسان کا ذکر قرآنِ پاک میں یوں ارشاد فرمایا: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (پ4، اٰلِ عمرٰن:164) ترجمۂ کنزُ العِرفان: بیشک

اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ عربی میں مِنَّت عظیم نعمت کو کہتے ہیں۔ مراد یہ کہ اللہ پاک نے عظیم احسان فرمایا کہ انہیں اپنا سب سے عظیم رسول عطا فرمایا۔[1]



1 تفسیر صراط الجنان، 2/87

شعر نمبر:27

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثَروَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ثروت: دولت۔

مفہومِ شعر

ہم غریبوں کے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر بے حساب درود اور ہم فقیروں کی دولت یعنی نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی ہم غریبوں کے سہارا و آسرا ہیں۔ ہم تو نیکیوں سے بالکل خالی، گنہگار و سیاہ کار ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم فقیروں کی دولت ہیں۔ آپ کے صدقے آپ کی امت بہترین بلکہ تمام امتوں میں افضل امت ٹھہری۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کی: یا

رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:

- رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی،
- مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں،
- میرا نام احمد رکھا گیا،
- میرے لئے مٹی کو پاکیزہ کرنے والی بنا دیا گیا
- اور میری امت کو بہترین امت بنا دیا گیا۔[1]

1 مسند امام احمد، 1/210، حدیث:763

شعر نمبر:28

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

غیظ: غصہ۔ **ضلالت:** گمراہی۔

مفہومِ شعر

اس ذات پہ لاکھوں درود جو مومن کی جان کے لئے فرحت و سرور کا سبب ہے اور اس ذات پر لاکھوں سلام جو گمراہ دلوں کے لئے غیظ و غضب ہیں۔

شرح

فرحتِ جانِ مومن

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مومنین کیلئے راحت و سکون کا باعث ہیں، آپ کا دیدار آنکھوں کی ٹھنڈک اور گفتگو دلوں کا سکون ہے، صحابہ کرام کو حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ تھی، دیدارِ مصطفٰے اُنہیں دنیا کی ہر نعمت سے بڑھ کر عزیز تھا، وہ ہر وقت محبوبِ خدا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے تڑپتے رہتے تھے، اس

حسنِ بے مثال کی جدائی کا تصور بھی ان کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ وہ چاہے کتنے ہی رنجیدہ ہوتے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آتے ہی ان کے دل و جاں کو راحت اور سکون کی دولت مل جاتی۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ مجھے میری جان، میرے والدین اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک مجھے چین نہیں آتا جب تک حاضر ہو کر آپ کی زیارت نہ کرلوں، لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصالِ مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیائے کرام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ افروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہو جاؤں! حضور نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ یہ آیت نازل ہو گئی: وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ (پ5، النسآء:69) ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین۔ (1)

حضرت علی رضی اللہُ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ پاک کی قسم! حضور مجھے اپنے مال و اولاد، والدین اور سخت پیاس کے موقع پر ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ (2)

1 معجم اوسط، 1/149، حدیث:477
2 الشفا، الجزء:2، 1/22

غیظِ قلبِ ضلالت

آپ کفار اور گمراہ لوگوں کے لئے غیظ و غضب ہیں، جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (پ26، الفتح:29)

ترجمۂ کنزُالعرفان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ثابت ہوا کہ کافروں پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سختی فرماتے تھے۔[1]



1 ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص171

شعر نمبر:29

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
عِلّتِ جملہ علّت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سبب: وسیلہ۔ **منتہا:** منزل مقصود۔ **طلب:** تلاش۔ **علت:** باعث۔ **جملہ:** تمام۔

مفہومِ شعر

ہر وجود کا سبب اور ہر طلب کی انتہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات ہے۔ اس کائنات کو معرضِ وجود میں لانے کا سبب جو ذات بنی اس پہ لاکھوں سلام۔

شرح

سببِ ہر سبب / علتِ جملہ علت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بلاشبہ ہر شے کے وجود کا سبب ہیں، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے عیسیٰ! محمدِ عربی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر ایمان لاؤ اور اپنی اُمّت میں سے ان کا زمانہ پانے والوں کو بھی ان پر ایمان لانے کا حکم دو۔ اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا اور نہ

جنت و دوزخ بناتا۔[1] ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبریلِ امین علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے: بے شک میں نے دنیا اور دنیا والوں کو اس لئے پیدا فرمایا ہے تاکہ اے محبوب! میرے نزدیک تمہاری جو قدر و منزلت ہے وہ انہیں بتاؤں اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔[2]

منتہائے طلب

اس کائنات کو پیدا کرنے کی وجہ حضور ہیں تو معرفتِ الٰہی کو پانے اور منزلِ مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ بھی آپ ہی ہیں۔ قرآنِ پاک میں ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾ (پ3، اٰلِ عمرٰن:31) ترجمہ: اے حبیب! فرما دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

معلوم ہوا! نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت ہی ایسی چیز ہے جس کے ذریعے اللہ پاک کی محبت کو پایا جا سکتا ہے اور آپ کی محبت گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔



1 مستدرک، 3/516، حدیث:4285
2 خصائص کبریٰ، 2/330 ملتقطاً

شعر نمبر:30

مصدرِ مظہریّت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریّت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مصدر: اصل۔ **مظہریّت:** ظہور ہونا۔ **اَظہر:** روشن۔ **مظہر:** جائے ظہور۔ **مصدریّت:** صادر ہونا۔

مفہومِ شعر

دُرود ہو اس ذات پر جو اللہ پاک کے نور کے ظہور کا سرچشمہ ہے اور لاکھوں سلام اس پر جس کے نور کا ظہور اللہ پاک کی ربوبیت کا ظہور ہے۔

شرح

اللہ پاک فرماتا ہے: لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوبِيَّة اگر محمد نہ ہوتے تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔[1] حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! مجھے بتایئے کہ اللہ پاک نے

1 مکتوباتِ امام ربانی، 2/146، مکتوب:124

سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا؟ تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ پاک نے تمام اشیا سے پہلے تیرے نبی کا نور پیدا فرمایا، پھر یہ نور اللہ پاک کی مشیت کے موافق جہاں چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت لوح تھی نہ قلم، جنت تھی نہ دوزخ، فرشتے تھے نہ آسمان و زمین، سورج تھا نہ چاند، جن تھے نہ انسان۔ [1]



1 المواھب اللدنیہ، 1/37

شعر نمبر:31

جس کے جلوے سے مُرجھائی کلیاں کھلیں
اس گلِ پاک مَنبت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

جلوہ: دیدار، جھلک۔ **مُرجھائی:** سوکھی۔ **گل:** پھول۔ **مَنبت:** اگا ہوا۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دیدار سے دلوں کی مرجھائی کلیاں کھلتی ہیں۔ اس خوبصورت پھول کی تازہ اُٹھان پر لاکھوں سلام۔

شرح

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ پاک نے حسن و جمال کی لازوال دولت عطا فرمائی۔ اس کائنات کا سارا حسن نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن و جمال کا صدقہ ہے۔ جو ایک بار نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کر لیتا وہ آپ کا دیوانہ ہو جاتا، آپ کے چہرے کی زیارت سے غمزدوں کے غم دور ہو جاتے، آپ کے دیدار سے دلوں کی مرجھائی کلیاں کھل اٹھتی ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ٹکٹکی باندھ کر آپ کے مبارک

چہرے کی زیارت کرتے رہتے اور آپ کے جلووں سے لطف اندوز ہوتے کیونکہ اللہ پاک نے آپ کو بے مثال حسن و جمال عطا فرمایا۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی حضور کو یوں دیکھ رہے تھے کہ نظر ہٹاتے ہی نہیں تھے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب ان سے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے عرض کی: بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی اَتَمَتَّعُ مِنَ النَّظَرِ اِلَیْكَ یعنی میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں آپ کے چہرۂ انور کی زیارت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔[1]

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگشتِ زَناں
سَر کٹاتے ہیں تِرے نام پہ مردانِ عرب



1 الشفاء، 2/20

شعر نمبر:32

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِّ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مرحمت: رحمت و کرم۔ **ظل:** سایہ۔ **ممدود:** دائمی۔ **رافت:** مہربانی۔

مفہومِ شعر

لاکھوں درود اور سلام ہوں اس ذات پر کہ جس کے جسم کا سایہ نہ تھا، البتہ! اس کے رحم و کرم کا سایہ ساری دنیا پر پھیلا ہوا ہے۔

شرح

قدِ بے سایہ

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حسن و جمال کی لطافت کا یہ عالم ہے کہ آپ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ جس کی وجہ بیان کرتے ہوئے امام ابنِ سبع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نور تھے، اس لئے جب آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا۔ اس قول کی شاہد وہ حدیث ہے جس میں حضور کی اس دعا کا ذکر ہے جس میں آپ نے

فرمایا: وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا یعنی یا اللہ! مجھ کو سراپا نور بنا دے۔ ظاہر ہے کہ جب آپ سراپا نور تھے تو پھر آپ کا سایہ کہاں سے پڑتا![1]

سایۂ رحمت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ظاہری طور پر سایہ نہ تھا، لیکن حقیقت میں تمام جہانوں کیلئے آپ سایۂ رحمت ہیں۔

ظلِ ممدود

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں سوار سو سال تک دوڑتا رہے تب بھی اسے طے نہ کر سکے گا، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ (پ27، الواقعۃ:30)[2] (ترجمہ: اور دراز سائے میں۔) یہاں حضور صلی کے سایۂ رحمت کو ظلِّ ممدود رافت کہا گیا ہے۔ کیونکہ آپ کا سایۂ رحمت بھی ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اس لئے کہ آپ نے اپنی گنہگار اُمّت کو ہمیشہ یاد رکھا، بوقتِ پیدائش، سفر معراج یہاں تک کہ قیامت کے دن بھی نہ بھولیں گے۔

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا



1 شرح زرقانی، 5/525-524
2 بخاری، 3/345، حدیث: 4881

شعر نمبر:33

طائرانِ قُدس جس کی ہیں قمریّاں
اس سہی سَرو قامت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

قُمریاں: فاختہ کی طرح خوش الحان پرندے۔ **سہی:** سیدھا۔ **سرو:** ایک درخت جو سیدھا اور گاجر کی شکل کا ہوتا ہے۔ **قامت:** قد۔

مفہومِ شعر

معصوم فرشتے قُمریوں کی طرح حضور کی شان بیان کرتے اور درود بھیجتے ہیں اس قدو قامت والے پہ لاکھوں سلام۔

شرح

طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں

قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (پ22، الاحزاب:56) ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

امام سخاوی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: درود شریف کی آیت مدنی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ پاک اپنے بندوں کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وہ قدر و منزلت بتا رہا ہے جو ملاِ اعلیٰ (یعنی فرشتوں) میں اس کے حضور ہے کہ وہ مُقَرّب فرشتوں میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ثنا بیان فرماتا ہے اور یہ کہ فرشتے آپ پر صلاۃ بھیجتے ہیں، پھر عالَمِ سِفلی کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ پر صلاۃ و سلام بھیجیں تاکہ نیچے والی اور اوپر والی ساری مخلوق کی ثنا آپ پر جمع ہو جائے۔[1]

سہی سرو قامت

حضرت انس رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے: حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نہ بہت زیادہ لمبے تھے نہ پستہ قد، بلکہ آپ درمیانی قد والے تھے اور آپ کا مقدس بدن انتہائی خوبصورت تھا، جب آپ چلتے تو کچھ خمیدہ ہو کر چلتے تھے۔[2]

حضرت علی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب چل رہے ہوتے تو ایسے معلوم ہوتا گویا آپ کسی بلندی سے اتر رہے ہیں، میں نے آپ کا مثل نہ آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔[3]

الغرض سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور میانہ قد تھے لیکن یہ آپ کی معجزانہ شان ہے کہ اگر آپ ہزاروں انسانوں کے مجمع میں کھڑے ہوتے تو آپ کا سرِ مبارک سب

---

1. القول البدیع، ص85
2. شمائل محمدیہ، ص16، حدیث:2
3. شمائل محمدیہ، ص19، حدیث:5

سے اونچا نظر آتا تھا۔[1]

اعلیٰ حضرت نے ایک مقام پر قدِ مصطفٰے کی شان و عظمت کو یوں بھی بیان فرمایا ہے:

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِّ ممدودِ رأفت پہ لاکھوں سلام



1 سیرتِ مصطفٰے، ص566

شعر نمبر:34

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

وصف: خوبی۔ **حق نما:** اللہ پاک کی راہ دکھانے والا۔ **خدا ساز:** خدا کی پہچان کرانے والا۔ **طلعت:** چہرہ

مفہومِ شعر

جو چہرہ مبارک حق کو دیکھنے کا آئینہ ہے، خدا کی پہچان کرانے والے اس چہرے کی نورانیت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقّ یعنی جس نے مجھے دیکھا یقیناً اُس نے حق کو دیکھا۔[1] بعض لوگ اس حدیث کے معنی یہ کرتے ہیں کہ یہاں حق سے مراد ربِّ کریم کی ذات ہے اور معنی یہ ہیں کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھ لیا کیونکہ حضور

1 بخاری، 4/407، حدیث: 6996

انور آئینۂ ذاتِ کبریا ہیں جیسے کہا جائے: جس نے قرآنِ مجید پڑھا اس نے ربِّ کریم سے کلام کر لیا یا جس نے بخاری دیکھی اس نے امام محمد بن اسماعیل کو دیکھ لیا۔ اگرچہ بعض لوگ اس معنی کی تردید کرتے ہیں لیکن ہم نے جو توجیہ عرض کی اس توجیہ سے یہ معنی درست ہیں۔ قرآنِ کریم نے حضور کو ذکرُ اللہ فرمایا، کیونکہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔[1] یہی قول شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہِ علیہ کا بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا روئے منور ربِّ کریم کے جمال کا آئینہ ہے اور اللہ پاک کے انوار و تجلیات کا اس قدر مظہر ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں۔[2]

خدا ساز طلعت

حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے، صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم ایامِ وصال میں یارِ باوفا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے، اچانک آقائے کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور اپنے غلاموں کی طرف دیکھا تو ہمیں یوں محسوس ہوا: كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ گویا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرۂ انور قرآن کا ورق ہے۔[3]



1 مراٰۃ المناجیح، 6/286 ملتقطا
2 مدارج النبوۃ، 1/3
3 بخاری، 1/243، حدیث: 680

شعر نمبر:35

جس کے آگے سرِ سَروَراں خَم رہے
اس سرِ تاجِ رِفعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سرِ سَروَراں: بادشاہوں کے سر۔

مفہومِ شعر

اس سرِ مبارک کی بلندی اور مرتبے پہ لاکھوں سلام جس کے آگے بادشاہوں کے سر جھک گئے۔

شرح

سرِ تاجِ رفعت

یعنی حضور کے سرِ اقدس کی یہ شان ہے کہ بڑے بڑے باشاہوں اور تاجوروں کے سر آپ کے آگ جھک گئے اور اللہ پاک نے آپ کے سرِ اقدس پر نعمت و برتری کا ایسا تاج سجایا کہ تمام بلندیاں اور رفعتیں وہاں سے خیرات پا رہی ہیں۔

شعر نمبر:36

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لَکَّۂ ابرِ رَحمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

کرم: رحمت۔ **گیسو:** بال مبارک۔ **مشک سا:** کستوری کی مثل۔ **لکہ:** ٹکڑا۔ **ابر:** بادل۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زلفیں کرم کی گھٹا جیسی ہیں جن سے مشک کی خوشبو مہکتی ہے، ابرِ رحمت کے اس ٹکڑے پہ لاکھوں سلام۔

شرح

صحیح بخاری شریف میں ہے: اُمُّ المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بال مبارک تھا جسے آپ نے چاندی کی ڈبیہ میں رکھا ہوا تھا، مدینہ منورہ میں جب کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ بال مبارک کو پانی میں بھگو دیتیں اور پھر وہ مبارک پانی مریض کو پلایا جاتا تو وہ شفا پا جاتا تھا[1]۔[2]

1 بخاری، 4/76، حدیث: 5896 ماخوذاً
2 عمدۃ القاری، 15/94، تحت الحدیث: 5896 ملخصاً

جب نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حلق کراتے (یعنی بال مبارک اُتر واتے) تو صحابہ کرام علیہم الرضوان بال حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار گھومتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ حضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بال مبارک عذابِ قبر سے حفاظت کا نسخہ ہیں۔ جیسا کہ کاتبِ وحی جلیل القدر صحابیِ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بال مبارک موجود تھے اور آپ نے وصیت فرمائی کہ ان بالوں کو میرے ساتھ میری قبر میں رکھ دیا جائے۔[1]



1 تاریخ ابن عساکر، 59/229 ملخصًا

شعر نمبر:37

لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مطلع: طلوع ہونے کی جگہ۔ **استقامت:** سیدھا ہونا۔ **فجر:** صبح صادق۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زلفوں کے درمیان سے مانگ کا نکلنا ایسا ہے جیسے لیلۃ القدر سے صبحِ صادق طلوع ہوتی ہے، اس سیدھی مانگ پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سرِ انور پر مبارک بال ریشم کے سیاہ گچھے کی طرح نہایت حسین اور جاذب نظر تھے، یہ بالکل سیدھے تھے نہ پوری طرح گھنگھریالے، بلکہ دونوں کے درمیان تھے اور ان میں اعتدال کا حسین امتزاج پایا جاتا تھا۔[1] نیز آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی مبارک زلفوں کے درمیان میں سیدھی مانگ نکالتے تھے۔[2]

---

1 بخاری، 4/76، حدیث:5900

2 بخاری، 2/489، حدیث:3558

لہٰذا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ نے یہاں اس شعر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زلفوں کی سیاہی کو سیاہ رات یعنی لیلۃ القدر سے اور بال مبارک کے درمیان سے نکلنے والی سیدھی مانگ مبارک کو مطلعِ الفجر یعنی صبحِ صادق کی سفیدی کے پھوٹنے سے تشبیہ دی ہے۔ مراد یہ ہے کہ جب آپ زلفوں کے درمیان سے مانگ نکالتے تو یوں لگتا جیسے لیلۃ القدر کے بعد فجر طلوع ہو گئی ہو۔ سبحان اللہ! اوصاف و کمالاتِ مصطفےٰ کو یوں عمدہ طریقے سے بیان کرنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ ہی کا کمال ہے۔



شعر نمبر:38

لخت لختِ دلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

لخت: ٹکڑا۔ **چاک:** پھٹا ہوا۔ **شانہ:** کنگھی۔ **حالت:** کیفیت۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کنگھی فرمانے کی خوبصورت ادا پر دل کا ٹکڑا ٹکڑا سینہ چیر کر باہر آنے کی کوشش کرتا ہے، کنگھی کرنے کی اس مبارک ادا پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اپنی مبارک زلفوں میں کنگھی شریف فرمانے کا نظارہ اس قدر دلنشین ہے کہ اس پر جان و دل سب فدا ہوئے جارہے ہیں، کنگھی کرنے کی اس ادائے دل نواز پر لاکھوں سلام ہوں۔ احیاء العلوم میں ہے کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بال مبارک انتہائی حسین اور بہت خوبصورت تھے۔ نہ تو بالکل سیدھے تھے اور نہ بہت زیادہ گھنگریالے۔ جب آپ ان میں کنگھی فرماتے تو ایسے معلوم

ہوتے جیسے ریت میں لہریں ہوتی ہیں۔[1]

زلفوں کو سنوارنے کے لئے کنگھی کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پسند تھا اور اگر کبھی کنگھی نہ ہوتی تو ہاتھوں سے ہی زلفوں اور داڑھی مبارک کے بال درست فرما لیتے۔ جیسا کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام کے پاس تشریف لے جانا چاہتے تھے تو تشریف لے جانے سے پہلے ایک برتن میں موجود پانی میں ہی دیکھ کر اپنی زلفوں اور داڑھی مبارک کے بالوں کو درست فرمانے لگے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا نے آپ کی اس ادا کو دیکھ کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا آپ بھی ایسا کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں! بندہ جب اپنے دوست احباب کے پاس جائے تو پہلے اپنی حالت سنوار لے، کیونکہ اللہ پاک خود جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔[2]



1 احیاء العلوم مترجم، 2/1322

2 عمل الیوم واللیلۃ، ص78، حدیث:174

شعر نمبر:39

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

کان: معدن (جہاں سے ہیرے جواہرات نکلتے ہیں)۔ **لعل:** قیمتی موتی۔ **کرامت:** بزرگی۔

مفہومِ شعر

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک کان جن کو دور و نزدیک سے سننے کی طاقت عطا فرمائی گئی، یہ مبارک کان گویا حکمت و بزرگی کے موتیوں اور جواہرات کی کان ہیں، ان مبارک کانوں پہ لاکھوں سلام۔

شرح

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوبصورت زلفیں چونکہ نہایت سیاہ تھیں اور کان مبارک نہایت سفید، لہٰذا جب زلفیں مبارک کانوں کو اپنے جھرمٹ میں لیتیں تو ایک عجیب دلکش سماں ہوتا، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر کیف منظر کو یوں بیان کرتی ہیں کہ آپ کی مبارک زلفوں کے درمیان دونوں سفید کان یوں محسوس ہوتے جیسے

تاریکی میں دو چمک دار ستارے طلوع ہوں۔[1]

الغرض اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خوبصورت کانوں سے ہی نہیں نوازا بلکہ قوتِ سماعت بھی کمال کی عطا فرمائی۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

بعطائے الٰہی حضور کی قوتِ سامعہ (یعنی سننے کی طاقت) تمام شرق و غرب کو مُحیط (یعنی گھیرے ہوئے) ہے، سب کی عرضیں آوازیں خود سنتے ہیں، اگرچہ آدابِ دربارِ شاہی کے لئے ملائکہ عرضِ درود و عرضِ اعمال کے لئے مقرر ہیں۔ بلاشبہ عرش و فرش کا ہر ذرہ ان کے پیشِ نظر ہے اور اَرض و سما (یعنی زمین و آسمان) کی ہر آواز ان کے گوش (یعنی کان) مبارک میں ہے۔[2]

ایک روایت میں بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم سے ارشاد فرمایا: میں جو دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھ سکتے اور جو میں سنتا ہوں تم نہیں سن سکتے اور میں اس وقت آسمان کی چرچراہٹ سن رہا ہوں۔[3] معلوم ہوا! اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ معجزہ عطا فرمایا کہ آپ دور و نزدیک سے سن لیا کرتے تھے اور آپ کا دور و نزدیک سے سننا ثابت بھی ہے۔ فی زمانہ ہم بھی سائنسی آلات کے ذریعے دور و نزدیک کی باتیں سن لیا کرتے ہیں۔



1 دلائل النبوۃ للبیہقی، 1/300
2 فتاویٰ رضویہ، 29/546
3 خصائص کبریٰ، 1/113

شعر نمبر:40

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیّت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

چشمۂ مہر: سورج کا چشمہ۔ **موج:** لہر۔ **رگ:** نس۔ **ہاشمیت:** ہاشمی ہونا۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرۂ مبارک سورج کا چشمہ ہے، پیشانی مبارک پر جلال کے وقت دونوں بھنوؤں کے درمیان ابھرنے والی رگِ مبارک پہ لاکھوں سلام کہ جس کے اندر ہاشمی غیرت کا خون گردش کر رہا ہے۔

شرح

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اتنے حسین و جمیل تھے کہ جو دیکھتا، دیکھتا ہی رہ جاتا، یہی وجہ ہے کہ عاشقانِ رسول ہمیشہ سے نرالے انداز میں حضور کے حسن و جمال کو بیان کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ کسی نے چاند سے تو کسی نے سورج سے تشبیہ دی تو کسی نے آپ کے رخِ زیبا کو اس سے بھی حسین قرار دیا۔

یہاں مذکورہ شعر میں بھی حسن مصطفےٰ کی ایک جھلک بیان ہوئی ہے کہ حضور کے چہرہ مبارک پر بھنوؤں کے درمیان جلال کی حالت میں ابھرنے والی رگ کی وجہ سے آپ کے حسن میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔



شعر نمبر:41

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

شفاعت: سفارش۔ **جبین:** پیشانی۔ **سعادت:** نیک بختی۔

مفہومِ شعر

وہ مبارک ماتھا جس پہ شفاعتِ کبریٰ کا تاج سجایا گیا اس مبارک پیشانی پہ لاکھوں سلام۔

شرح

شفاعت کا سہرا رہا

میدانِ محشر میں نفسا نفسی کے عالَم میں کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا، لوگ مارے مارے پھر رہے ہوں گے کہ بارگاہِ خداوندی میں کوئی ان کی سفارش کر دے اور آخر کار شفاعت کا سہرا نبیوں کے تاجور اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سر پہ سجایا جائے گا اور یوں انہیں محشر کی گرمی و سختی اور ہولناکی سے نجات و راحت ملے گی۔ گویا اعلیٰ حضرت نے

یہاں اس مصرعہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ شان بیان فرمائی ہے کہ قیامت کے دن حضور ہی کی شفاعت چلے گی۔

جبینِ سعادت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیشانی مبارک کا حسن بھی کیا حسن تھا، حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کشادہ پیشانی والے تھے۔[1] جبکہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَتٰى يَبْدُ فِي اللَّيْلِ الْبَهِيْمِ جَبِيْنُهٗ يَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجٰى الْمُتَوَقِّدِ یعنی جب اندھیری رات میں آپ کی پیشانی ظاہر ہوتی تو تاریکی کے روشن چراغ کی مانند چمکتی۔[2]



1 شرح زرقانی علی المواہب، 5/278
2 شرح زرقانی علی المواہب، 5/278

شعر نمبر:42

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھَووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بھنویں: ابرو۔ **لطافت:** نزاکت۔

مفہومِ شعر

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شبِ ولادت محرابِ کعبہ نے بھی جھک کر نذرانہ عقیدت پیش کیا، آپ کے حسن وجمال کی پاکیزگی ونزاکت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی

حضرت عبد المطلب سے منقول ہے کہ وہ شب ولادت کعبہ کے پاس تھے، آدھی رات کو دیکھتے ہیں کہ کعبہ مقامِ ابراہیم کی طرف جھکا اور سجدہ کیا اور اس سے آواز آئی: اللہ اکبر، اللہ اکبر! یعنی اللہ بلند و بالا ہے وہ رب ہے محمد مصطفےٰ کا۔ اب مجھے میرا رب بتوں کی

پلیدی اور مشرکوں کی نجاست سے پاک فرمائے گا۔[1] اس مصرعہ میں گویا اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

بَھووں کی لطافت

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محرابی شکل کی بھنویں بہت ہی خوبصورت تھیں۔ سیرتِ حلبیہ میں ہے کہ یہ خم دار، باریک، گھنی اور ایک دوسرے سے جدا تھیں، آپس میں ملی ہوئی نہ تھیں۔ مگر ایک روایت میں ہے کہ یہ آپس میں ملی ہوئی تھیں، ان کے درمیان فاصلہ نہ تھا۔ چنانچہ ان دونوں روایتوں میں تضاد نہیں، کیونکہ ممکن ہے جس نے جیسا دیکھا بیان کیا، اس لئے کہ دونوں بھنوؤں کے درمیان جو فاصلہ تھا وہ بہت معمولی سا تھا اس کو گہری نظر سے دیکھ کر ہی محسوس کیا جا سکتا تھا۔[2]



1 مدارج النبوت مترجم، 2/32
2 سیرت حلبیہ، 4/467

شعر نمبر:43

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظُلَّہ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سایہ افگن: سایہ کیے ہوئے۔ **مژہ:** پلکیں۔ **ظلہ:** چھتری۔ **قصر:** محل۔

مفہومِ شعر

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک آنکھوں پہ چھتری کی طرح سایہ کرنے والی پلکوں پہ لاکھوں سلام گویا آپ کی مبارک پلکیں رحمت کے محل پہ ایک نورانی چھتری ہیں۔

شرح

حضرت علی رضی اللہُ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ کی چشمانِ مقدسہ سیاہ اور پلکیں دراز تھیں۔[1] حضرت اُم معبد رضی اللہُ عنہا بیان کرتی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پلکیں دراز تھیں۔[2]

1 دلائل النبوۃ، 1/213
2 سبل الہدیٰ والرشاد، 2/23

پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

دو ابرو قوس مثال دسن
جیں تو نوک مژہ دے تیر چھٹن

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ابرو مبارک قوس کی مانند دکھائی دیتے ہیں جن میں سے پلکیں یوں نظر آتی ہیں جیسے کمان کے اندر سے تیر نکلتا ہے۔



شعر نمبر:44

اشکباریِ مژگاں پہ برسے درود
سِلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مژگاں: پلکیں۔ **سلک:** لڑی۔ **در:** موتی۔

مفہومِ شعر

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک پلکوں سے نکلنے والے آنسوؤں پر درود وہ آنسو جو شفاعت کے موتیوں کی لڑی ہیں ان پہ لاکھوں سلام۔

شرح

کئی روایات سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خوفِ خدا اور غمِ اُمت میں رونا ثابت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ۝۵۹ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ۝۶۰ (پ27، النجم:59،60) ترجمۂ کنز الایمان: تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ تو اصحابِ صُفّہ رضی اللہ عنہم اس قدر روئے کہ ان کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو گئے، انہیں روتا سن کر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

وسلم بھی ان کے ساتھ رونے لگے اور آپ کے رونے کے باعث ہم بھی رونے لگے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہو گا جو اللہ پاک کے ڈر سے رویا ہو۔[1]

حضرت عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سورہ ابراہیم کی 36 ویں اور سورۂ مائدہ کی 118 ویں آیت مبارکہ تلاوت فرمائیں کہ جن میں سے ایک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے: اے میرے رب بے شک بُتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ جبکہ دوسری میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کچھ یوں ہے: اگر تُو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اُمّتی اُمّتی۔ یہ فرمانا تھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو گیا۔ ربِّ کریم نے حضرتِ جبریل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبریل! میرے محبوب کے پاس جاؤ اور معلوم کرو کہ انہیں کس چیز نے رلایا ہے؟ وہ حاضرِ خدمت ہوئے اور سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں اپنی اُمّت کے غم میں رو رہا ہوں۔ حالانکہ اللہ پاک خوب جانتا ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! میرے محبوب سے عرض کر دو کہ عنقریب ہم آپ کو آپ کی اُمّت کے بارے میں راضی کریں گے اور اس معاملے میں ناراض نہ کریں گے۔[2]



1 شعب الایمان، 1/489، حدیث: 798
2 مسلم، ص109، حدیث: 499

شعر نمبر:45

معنیٔ قد رأی مقصدِ ما طغی
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

قد رأی: تحقیق اس نے دیکھا۔ **ما طغیٰ:** نہ بہکا۔ **نرگس:** پیلے رنگ کا پھول جس کی شکل آنکھ سی ہوتی ہے۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم باغِ قدرت کا نرگسی پھول، آیتِ مبارکہ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰى ﴿۱۷﴾ (پ27، النجم:17)[1] کی غرض وغایت اور حدیثِ پاک مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ[2] کا اصل معنیٰ و مفہوم ہیں، آپ پر لاکھوں سلام۔

شرح

معنیٔ قد رأی

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چونکہ اللہ پاک کی قدرت کاملہ کا بے مثل نمونہ ہیں، لہٰذا

---

1 ترجمۂ کنز الایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔
2 یعنی جس نے مجھے دیکھا بے شک اس نے حق کو دیکھا۔ (بخاری، 4/407، حدیث:6996)

جس نے بھی آپ کو دل کی آنکھوں سے دیکھا وہ اس ہستی پر ایمان لے آیا کہ جس نے آپ کو پیدا فرمایا۔ گویا آپ کی ذات اپنے اس فرمان: جس نے مجھے دیکھا تحقیق اس نے حق کو دیکھا، کا عملی ثبوت ہے۔

مقصد ما طغیٰ

سورۂ نجم کی 17 نمبر آیت مبارکہ میں چونکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قوت کے کمال کا اظہار کیا گیا ہے کہ جب حضور نورِ باری کے دیدار سے بہرہ اندوز ہوئے تو دائیں بائیں کسی طرف توجہ فرمائی نہ مقصود کے دیدار سے آنکھ ہٹائی اور نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح بے ہوش ہوئے، بلکہ ثابت رہے۔[1]

نرگسِ باغِ قدرت

یعنی حضور قدرتِ باری کے باغ کا نرگسی پھول ہیں، نرگس کی شکل چونکہ آنکھ جیسی ہوتی ہے، لہٰذا اعلیٰ حضرت گویا یہاں یہ فرمارہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات مبارک ہی وہ آنکھ ہے جو دیدارِ باری کی تاب رکھتی ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: دنیا کی زندگی میں اللہ پاک کا دیدار نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے خاص ہے۔[2]



1 تفسیر خازن، 4/193 ملتقطاً
2 بہار شریعت، 1/20، 21 ملخصاً

شعر نمبر:46

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

دم میں دم آگیا: جسم میں جان آگئی۔ **عنایت:** مہربانی۔ **نگاہ:** نظر۔

مفہومِ شعر

وہ نظر رحمت کہ جس کے پڑنے سے مردہ جسموں میں جان آجائے اس رحمت بھری نظر پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی نگاہِ رحمت کی بھی کیا شان ہے کہ جس پر پڑ جائے اس کے دل کی سیاہی دور ہو جائے۔ جیسا کہ حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد اور چچا حضرت علی اور حضرت حمزہ (رضی اللہُ عنہما) کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے، چنانچہ جب حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم غزوۂ حُنَین میں شریک ہوئے تو مجھے خیال آیا کہ اپنے چچا و والد کا بدلہ لیتے ہوئے ان کے نبی کو شہید کر دوں، لہٰذا میں حضور کے قریب ہوا اور حملہ

کرنے ہی والا تھا کہ آگ کا ایک شعلہ بجلی کی طرح میری طرف بڑھا، میں ڈر کر بھاگنے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے دیکھ لیا اور اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا، (جس کی برکت سے) اللہ پاک نے شیطان کو میرے دل سے نکال دیا، اس کے بعد میں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف نظر اُٹھائی تو آپ مجھے اپنی سماعت و بصارت سے بھی زیادہ محبوب لگنے لگے۔[1]



1 دلائل النبوۃ لابی نعیم، 1/112، رقم:144

شعر نمبر:47

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بینی: ناک۔ **رفعت:** بلندی۔

مفہومِ شعر

حضور کی شرم وحیا سے جھکی ہوئی مبارک آنکھوں پر درود اور مبارک ناک کی بلندی پہ لاکھوں سلام۔

شرح

نیچی آنکھوں کی شرم وحیا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کنواری، پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔[1] اور اکثر حیا کی وجہ سے اپنی نگاہیں جھکائے رکھتے، بلکہ کسی سے بات کرتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر نگاہیں نہ جماتے۔[2]

1 معجم کبیر، 18/206، حدیث:508
2 جمع الوسائل، 1/52-53

اونچی بینی کی رفعت

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک ناک خوبصورت دراز اور بلند تھی، اس پر ایک نور چمکتا تھا۔ جو بغور نہ دیکھتا وہ یہ سمجھتا کہ آپ کی مبارک ناک بہت اونچی ہے حالانکہ آپ کی ناک بہت زیادہ اونچی نہ تھی بلکہ بلندی اس نور کی وجہ سے محسوس ہوتی تھی جو آپ کی مقدس ناک کے اوپر جلوہ فگن تھا۔[1]



[1] ترمذی، 5/503، رقم:8

شعر نمبر:48

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
ان عزاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

قمر: چاند۔ **عزاروں:** رخساروں۔ **طلعت:** چمک۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک رخساروں کی چمک دمک اور نورانیت کے سامنے چاند کی روشنی بھی ماند پڑ جاتی، ان نورانی رخساروں پہ لاکھوں سلام۔

شرح

نور والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے روشن اور درخشاں چہرے کے سامنے تو چاند بھی محض ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ نظر آتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ چاند کا نور نورِ مصطفٰے کی خیرات ہے، لہٰذا چاند کا رخِ محبوب کی تابانیوں سے کوئی موازنہ ہی نہیں، اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی

طرف دیکھتا اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ اَنور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔[1]

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حقیقت میں چہرۂ مصطفےٰ چاند سے کہیں زیادہ حسین ہے کہ چاند صرف رات میں چمکے یہ چہرہ دن رات چمکے، چاند صرف تین رات چمکے یہ چہرہ ہمیشہ ہر دن رات چمکے، چاند جسموں پر چمکے یہ چہرہ دلوں پر بھی چمکے، چاند نورِ اَبدان (یعنی جسموں کو نُور) دے یہ چہرہ نورِ اِیمان دے، چاند گھٹے بڑھے یہ چہرہ گھٹنے سے محفوظ رہے، چاند کو گرہن لگے یہ کبھی نہ گہے، چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، حضور سے عالَمِ ایمان کا، حضور کا چاند سے زیادہ حسین ہونا صرف ان کی عقیدت میں نہ تھا۔ بلکہ واقعہ یوں ہی ہے، چاند دیکھ کر کسی نے ہاتھ نہ کاٹے، حُسنِ یُوسف دیکھ کر زنانِ مصر (مِصر کی عورتوں) نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور حُسنِ یوسف سے حُسنِ محمد کہیں افضل ہے، لہٰذا حضرت جابر (رضی اللہُ عنہ) کا یہ فرمان بالکل درست ہے۔[2]

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مِصر میں انگشتِ زَناں
سَر کٹاتے ہیں تِرے نام پہ مردانِ عرب



1 ترمذی، 4/370، حدیث: 2820
2 مراٰۃ المناجیح، 8/60

شعر نمبر:49

اُن کے خَد کی سُہُولت پہ بے حد درود
ان کے قَد کی رَشاقَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

خد: رخسار۔ **سہولت:** نرمی۔ **رشاقت:** زیبا قامتی، عمدگی۔

مفہومِ شعر

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رخسار کی نرمی پہ بے حد درود اور قد مبارک کی عمدگی پہ لاکھوں سلام۔

شرح

خد کی سہولت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چمکدار، ہموار اور نرم و دلکش رخسار والے تھے، آپ کے مبارک رخسار کی رنگت سفید سرخی مائل تھی جن میں ابھار نہیں تھا۔

رخسارِ بے داغ کا حسن بیان کرتے ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رخسار مبارک انتہائی چمکدار تھے،[1] جبکہ حضرت علی المرتضی و ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہموار رخسار والے تھے۔[2]

قد کی رشاقت

حضور کے اعضائے مبارکہ کی طرح آپ کا قدِ زیبا بھی معتدل اور درمیانہ تھا، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور بہت زیادہ لمبے تھے نہ پست قد، بلکہ آپ درمیانے قد والے تھے اور آپ کا بدن مبارک بھی انتہائی خوبصورت تھا، جب چلتے تو تیز رفتاری کے ساتھ چلتے تھے۔[3]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ چلتے ہوئے ایسے معلوم ہوتا گویا آپ کسی بلندی سے اتر رہے ہوں، میں نے آپ کی مثل نہ آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔[4]

الغرض اس پر صحابہ کرام علیہم الرّضوان کا اتفاق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میانہ قد تھے، لیکن یہ آپ کی معجزانہ شان ہے کہ میانہ قد ہونے کے باوجود اگر آپ ہزاروں انسانوں کے مجمع میں کھڑے ہوتے تو آپ کا سر مبارک سب سے زیادہ اونچا نظر آتا تھا۔[5]

---

1. سبل الہدیٰ والرشاد، 2/29
2. سبل الہدیٰ والرشاد، 2/29
3. شمائل ترمذی، ص16
4. شمائل ترمذی، ص19
5. انموذج اللبیب، ص87

حضور کے قدِ مبارک کے متعلق یہ شعر اور اس کی وضاحت گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکی ہے:

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظِلِّ ممدود رافت پہ لاکھوں سلام



شعر نمبر:50

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

تاریک: سیاہ۔ **جگمگانا:** روشن ہونا۔

مفہومِ شعر

اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام جس کی برکت سے دلوں سے کفر و ظلمت کی سیاہی دور ہوئی۔

شرح

چمک والی رنگت

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے جسم مبارک کا رنگ سفید تھا، تاہم یہ سفیدی دودھ یا چونے جیسی نہیں، بلکہ سرخی مائل اور چمک دار تھی؛ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ کی دلکش اور چمکیلی رنگت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ کا رنگ سفید اور چمکدار

تھا،[1] جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رنگ مبارک سفید تھا، یوں لگتا تھا گویا آپ کا جسم اطہر چاندی میں ڈھالا گیا ہے۔[2] اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رنگت کے اعتبار سے سب سے زیادہ نورانی تھے۔[3]



1 مسلم، ص978، حدیث:2330
2 شمائل ترمذی، ص25
3 الوفا باحوال المصطفیٰ، ص19

شعر نمبر:51

چاند سے مُنہ پہ تاباں دَرَخشاں درود
نمک آگیں صَباحت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

تاباں: چمکتا ہوا۔ **درخشاں:** روشن۔ **نمک آگیں:** نمک بھری۔ **صباحت:** گوراپن۔

مفہومِ شعر

حضور کے چاند جیسے چہرے پہ چمکتا دمکتا درود اور آپ کی نمکین گوری رنگت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

چاند سے منہ پہ

ایک روایت میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خوش ہوتے تو آپ کا چہرۂ انور اس طرح چمک اٹھتا کہ گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہو اور صحابہ کرام اسی کیفیت سے حضور کی شادمانی و مسرت کو پہچان لیتے تھے۔[1] جبکہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت صدیق اکبر

1 بخاری، 2/488، حدیث:3556

رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جانِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رخِ زیبا چاند کے ہالے کی طرح تھا۔[1] بہرحال حضور کے چہرۂ اقدس کو کسی نے چاند سے تشبیہ دی تو کسی نے سورج سے، کسی نے آئینے سے تو کسی نے گلاب سے، مگر حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا کی حسین سے حسین شی بھی جمالِ مصطفوی کی گردِ راہ کو نہیں پہنچ سکتی، کیونکہ حسنِ مصطفےٰ ہر چیز سے بالا تر ہے۔ علامہ قسطلانی نے فیصلہ کُن بات ارشاد فرمائی کہ یہ سب تشبیہات راویوں کی سمجھ پر واقع ہیں ورنہ در حقیقت چاند، سورج اور آئینے کو اُس جمالِ باکمال سے کچھ نسبت نہیں۔[2]

نمک آگیں صباحت

والدِ اعلیٰ حضرت مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا نے عرض کی: حضور آپ زیادہ خوبصورت ہیں یا یوسف؟ فرمایا: میں ملیح زیادہ ہوں اور وہ خوب گورے تھے۔ نمک کا خاصہ ہے کہ ہر چیز کو اپنے مزے پر لے آتا ہے اور جس کھانے میں ڈالا جاتا ہے اس کو مزے دار کر دیتا ہے اس لئے حکیم مطلق نے اُس ہادیِ برحق (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو ملیح کیا تاکہ ایک عالم کو اپنی کیفیت سے متکیف اور مذاقِ معرفت سے بہرہ مند و مشرف کریں۔[3] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

حُسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم | وہ مَلیح دِل آرا ہمارا نبی
ذِکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو | نمکین حسن والا ہمارا نبی



1 سبل الہدیٰ والرشاد، 2/40
2 انوار جمال مصطفیٰ، ص124
3 انوار جمال مصطفیٰ، ص123

شعر نمبر:52

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرق
اس کی سچی بَراقت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

شبنم: اوس۔ **باغِ حق:** قدرت کا باغ۔ **عرق:** پسینہ مبارک۔ **براقت:** چمک دمک۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک پسینہ گویا باغِ حق کی اوس ہے اس کی چمک دمک پہ لاکھوں سلام۔

شرح

جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چاند سے چہرے پر پسینہ آتا تو اس کے قطرات بقولِ حضرت علی المرتضیٰ یوں محسوس ہوتے جیسے (نور کے) موتی ڈھلک رہے ہوں۔[1] نیز آپ کے پاکیزہ پسینے میں ایسی خوشبو ہوتی جو مشک و عنبر میں بھی نہیں، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت بی بی اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا ایک چمڑے کا بستر حضور صلی اللہ

1 طبقاتِ کبریٰ، 1/314

علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے بچھا دیتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس پر دوپہر کو قیلولہ فرمایا کرتے تو آپ کے جسم اطہر کے پسینے کو وہ ایک شیشی میں جمع فرمالیتیں پھر اس کو اپنی خوشبو میں ملا لیا کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میری وفات کے بعد میرے بدن اور کفن میں وہی خوشبو لگائی جائے جس میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اطہر کا پسینہ ملا ہوا ہے۔[1]



1 بخاری، 4/182، حدیث: 6281

شعر نمبر:53

خط کی گردِ دَہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

خط: داڑھی مبارک۔ گرد: اِرد گرد۔ دل آرا: دل کو لبھانے والی۔ نہرِ رحمت۔ رحمت کا دریا۔

مفہومِ شعر

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کے گرد داڑھی مبارک ایسی لگتی ہے جیسے رحمت کے دریا کے گرد سبزہ ہو۔ اس مبارک داڑھی پہ لاکھوں سلام۔

شرح

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ مبارکہ کا رنگ سُرخ و سفید تھا؛ اس پر سیاہ داڑھی انتہائی خوبصورت اور چاند کے گرد ہالے (دائرہ) کی طرح محسوس ہوتی۔

شعر نمبر:54

رِیشِ خوش مُعتَدِل مرہمِ رَیشِ دل
ہالۂ ماہِ نُدرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

رِیش: داڑھی۔ **رَیش:** را کے زبر کے ساتھ معنیٰ ہے زخم یعنی دل کے زخم کا مرہم۔
ہالہ: چاند کے گرد دائرہ۔ **ماہ:** چاند۔ **نُدرت:** انوکھاپن۔

مفہومِ شعر

وہ مبارک و معتدل داڑھی مبارک جو زخمی دِلوں کا مَرہم ہے چہرۂ مبارک کو ایسے گھیرے ہوئے ہے جیسے چاند کے گرد ہالہ ہوتا ہے، اس رِیشِ مبارک پہ لاکھوں سلام۔

شرح

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی داڑھی مبارک نہایت گھنی تھی۔[1] اور سینۂ مبارک کو ایسے مزین و آراستہ کیے ہوئے تھی[2] کہ دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا، آپ کی ریش مبارک کے بال چونکہ نہایت سیاہ، حسین و خوبصورت اور دونوں اطراف سے برابر

1 مسلم، ص982، حدیث:6084
2 الشفا، 1/60

تھے۔[1] لہٰذا یہ گھنی و سیاہ داڑھی مبارک سرخ و سفید چہرے کی خوبصورتی میں مزید اِضافہ کرتی ہوئی دکھائی دیتی۔ داڑھی مبارک اور سر اقدس کے بال اگرچہ سیاہ تھے، مگر اخیر عمر میں چند بال سفید ہو گئے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق 20 بھی نہ تھے۔[2] بہر حال اس حوالے سے مختلف روایات مروی ہیں کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بال مبارک کتنے سفید تھے، چنانچہ سبل الہدیٰ میں یہ تمام روایات ذکر کرنے کے بعد امام محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہِ علیہ نے جو نتیجہ ذکر کیا ہے، وہ یہ ہے کہ حضور کی داڑھی مبارک کے اوپر 10 بال سفید تھے اور باقی جو چند بال سفید تھے وہ پوری داڑھی مبارک میں تھے۔[3] شاید یہی وجہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تیل لگاتے تو داڑھی مبارک میں بھی جو بال سفید تھے، وہ نظر نہ آتے۔[4]

داڑھی کے بال بے ترتیب ہوں تو حسین چہرے کو بھی داغ دار کر دیتے ہیں، چنانچہ حضور کی داڑھی مبارک کے حسن میں اس کی ترتیب اور تراش کا بھی حد درجہ عمل دخل ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی داڑھی مبارک کو لمبائی اور چوڑائی میں تراشتے اور طول و عرض میں برابر[5] رکھتے تھے۔[6] تراشنے میں حضور کس

---

1. تاریخ ابنِ عساکر، 3/269
2. بخاری، 2/487، حدیث: 3548
3. سبل الہدیٰ والرشاد، 2/38
4. مسلم، ص982، حدیث: 6084
5. شرح زرقانی علی الموطا، 4/453، تحت الحدیث: 1828
6. ترمذی، 4/349، حدیث: 2771

قدر اہتمام فرماتے تھے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) لمبائی میں مٹھی بھر یعنی چار اُنگل سے زیادہ بالوں کو کاٹ دیتے تھے اور چوڑائی میں اس دائرے کے حد میں جو بال آتے باقی رکھے جاتے اس سے بڑھتے ہوئے کاٹ دیئے جاتے۔[1]



1 مراٰۃ المناجیح، 6/158

شعر نمبر:55

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

گلِ قُدس: باغِ جنت کا پھول۔

مفہومِ شعر

باغِ جنت کے پھول کی پتیوں جیسے مبارک ہونٹوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک ہونٹ باغِ جنت کے پھولوں کی پتیوں سے بھی نرم و نازک، خوبصورت اور رسیلے تھے۔ جیسا کہ امام بیہقی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں ذکر فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہونٹ شریف اللہ پاک کے بندوں میں سب سے زیادہ حسین تھے۔[1] نیز آپ کے مقدس منہ کے بارے میں ضلیعُ الفم (کشادہ منہ) کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس سے مراد آپ کے مبارک ہونٹوں کا نرم و نازک، پتلا اور حسین ہونا

1 دلائل النبوۃ، 1/303

ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ حضور کے لبوں کے متعلق ایک اور شعر میں فرماتے ہیں:

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلابِ گلشن میں دیکھے بُلبُل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہِ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

لباں سُرخ آکھاں کہ لعلِ یمن
چٹے دند موتی دیاں ہِن لڑیاں



1 دلائل النبوۃ للبیہقی، 1/294

شعر نمبر:56

وہ دَہن جس کی ہر بات وَحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

دہن: منہ مبارک۔ چشمہ: وہ جگہ جہاں سے پانی پھوٹ کر نکلے۔

مفہومِ شعر

وہ مبارک منہ جس سے نکلی ہوئی ہر ہر بات حکمِ خدا ہے اور گویا آپ کا مبارک منہ ایک روحانی چشمہ ہے جہاں سے علم و حکمت کے نایاب موتی پھوٹ رہے ہیں۔ علم و حکمت کے اس چشمے پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اعضائے جسمانیہ کا بھی کیا کہنا!!! جہاں یہ حسن و زیبائی سے بھرپور تھے، وہیں ان سے سرانجام دیئے جانے والے افعال بھی باکمال تھے، چنانچہ مذکورہ شعر میں اعلیٰ حضرت نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دہن مبارک کے متعلق یہ اظہار فرمایا ہے کہ جب بھی حضور کے دہن مبارک سے کوئی بات نکلتی تو وہ

اللہ پاک کی وحی ہی ہوتی اور اس سے علم و حکمت کے چشمے ہی پھوٹتے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے: وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۙ (پ27، النجم:3-4) ترجمہ کنز العرفان: اور وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ حق و صحیح ہے کہ حُضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر بات وحیِ خدا ہے خواہ یہ ظاہری ہو یا باطنی، اس لئے کہ (ذکر کی گئی) آیتِ کریمہ کا یہی مَفاد ہے کہ حُضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بغیر وحی کے کوئی بات نہیں فرماتے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کسی سے یہ فرمانا بھی کہ "پانی لاؤ" وحیِ خدا سے ہے۔[1] مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفٰے رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہَوا سے پاک جس کی ذاتِ قُدسی وہ جس کی بات بھی وَحیِ خدا ہے
نہیں کہتے ہوائے نفس سے کچھ جو فرمائیں وہی وحیِ خدا ہے

1 فتاویٰ شارحِ بخاری، 1/371 ملخصًا

شعر نمبر:57

جس کے پانی سے شاداب جان و جِناں
اس دَہن کی طَراوَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

جِناں: جنتیں۔ **طراوت:** تازگی۔

مفہومِ شعر

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لعابِ دہن یعنی مبارک منہ کے تھوک کی برکت سے رُوحوں اور جنتوں کو تر و تازگی ملتی ہے، لہٰذا اس مبارک منہ کی تازگی پر لاکھوں سلام۔

شرح

حُضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا لعابِ دہن (تھوک مبارک) خوشبو دار تھا۔ اگر کوئی غمگین اس سے برکت حاصل کرتا تو اس کا غم خوشی میں تبدیل ہو جاتا اور اگر کوئی زخمی و بیمار اسے استعمال کرتا تو شفا پا جاتا۔ یہی نہیں بلکہ کئی روایات میں ہے کہ کسی جنگ وغیرہ میں کسی صحابی کا کوئی عضو زخمی ہو جاتا یا کٹ جاتا تو حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنا لعابِ دہن لگا دیتے جس سے وہ بالکل ٹھیک ہو جاتا گویا وہ تر و تازہ ہو جاتا۔ چنانچہ چند مثالیں

ملاحظہ فرمایئے:

❶غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ آنکھوں کی کسی بیماری میں مبتلا تھے، حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعابِ مبارک لگایا اور دعا فرمائی تو اس کی برکت سے ان کی آنکھیں فوراً ٹھیک ہو گئیں اور ایسی ٹھیک ہوئیں گویا کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔[1]

❷حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ عنہ کا بازو ایک غزوہ میں لٹک گیا تو حضور نے اپنا لعابِ دہن لگا کر بازو کو اس کی جگہ پر جوڑ دیا۔[2]

❸بدر کے دن حضرت رِفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا اور وہ پھوٹ گئی تو حضور نے اس میں اپنا لعابِ مبارک ڈال کر دعا فرمائی جس سے ان کی آنکھ بالکل درست ہو گئی۔[3]

ایسا ہی ایک واقعہ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی پیش آیا کہ جب غزوۂ ذی قرد میں ان کے چہرے پر تیر لگا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس پر لعابِ دہن لگا دیا۔ پھر اس کے بعد کبھی ان کے چہرے پر کوئی تیر و تلوار لگی نہ کبھی خون نکلا۔[4]

❶مسلم، ص1007، حدیث:6223
❷خصائص کبری، 2/116
❸زاد المعاد، الجزء الثالث، 2/144
❹الاصابۃ، 7/272

شعر نمبر:58

جس سے کھاری کنویں شِیرۂ جاں بنے
اس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

کھاری: کڑوا۔ **شیرۂ جاں:** تسکینِ جان دینے والا میٹھا شربت۔ **زُلال:** ٹھنڈا اور میٹھا پانی۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لعاب دہن کی برکت سے کھاری کنویں میٹھے ہو گئے، اس ٹھنڈے و میٹھے پانی یعنی لعابِ دہن پہ لاکھوں سلام۔

شرح

اعلیٰ حضرت اس شعر میں بھی حُضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لُعابِ پاک کی تعریف فرما رہے ہیں کہ اس کی برکت سے کنویں کا کھارا پانی میٹھا ہو جاتا۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک کنواں تھا جس میں حضور نے اپنا لعابِ دہن ڈالا تو اس کا پانی اتنا میٹھا ہو گیا کہ مدینہ منورہ میں اس سے بڑھ کر کوئی کنواں میٹھا نہ تھا۔ [1]

1 شرح زرقانی، 5/298

شعر نمبر:59

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

کُن: ہو جا۔ کُنجی: چابی۔ نافذ: جاری۔

مفہومِ شعر

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک جو کہ کُن کی کُنجی ہے یعنی جو بات حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبان سے نکلتی ہے ہو کر رہتی ہے۔ کائنات کی ہر ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قبضہ واختیار میں ہے۔ آپ کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مقدس زبان کی حکمرانی اور شان کا یہ اعجاز تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے زبان سے جو فرمادیا وہ ایک آن میں معجزہ بن کر عالَمِ وجود میں آگیا۔ جیسا کہ غزوۂ تبوک کے سفر میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سب سے جدا ہو کر چل رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے ابو ذر! تم تنہا چلو گے، تنہا مرو گے اور تنہا ہی

اُٹھائے جاؤ گے۔[1] چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جیسا ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی ہو کر رہا۔ اسی طرح ایک شخص نے حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی موجودگی میں اُلٹے ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ ارشاد فرمایا: تُو کبھی طاقت نہ رکھے۔ (راوی فرماتے ہیں:) اسے (حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حکم ماننے سے) تکبر نے منع کیا تھا۔ پھر وہ کبھی اپنا سیدھا ہاتھ منہ کی طرف نہ اُٹھا سکا۔[2]



1 مغازی للواقدی، 3/1000

2 مسلم، ص861، حدیث:5268

شعر نمبر:60

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

فصاحت: عمدہ کلامی۔ بلاغت: موقع کی مناسبت سے عمدہ ترین گفتگو۔

شرح

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبانِ اقدس کی خوش بیانی حدِّ اعجاز کو پہنچی ہوئی تھی اور بڑے بڑے فصحا و بلغا آپ کے کلام کو سُن کر دنگ رہ جاتے تھے۔

تِرے آگے یوں ہیں دبے لچے فُصَحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

احیاء العلوم میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے زیادہ فصیح تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کلام سب سے زیادہ میٹھا تھا۔[1] خود آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ میں تمام عرب والوں سے زیادہ فصیح ہوں۔[2]

1 احیاء العلوم، 2/450
2 الشفاء، 1/80

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی فصاحت، کلام میں جامع الفاظ، منفرد اظہارِ بیان، حیرت انگیز احکامات اور فیصلے اتنے زیادہ ہیں کہ شاید ہی کوئی غور و فکر کرنے والا شخص ان کا اِحاطہ کر سکے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَوصاف کا بیان اور ان کے بیان کا زبان کے ساتھ اِظہار ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ اللہ پاک نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ فصیح اور شیریں بیان دوسرا پیدا ہی نہیں فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! نہ تو آپ کہیں باہر تشریف لے گئے اور نہ آپ نے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھا، پھر آپ ایسی فصاحت کہاں سے لائے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی لغت جو فنا ہو چکی تھی، اسے حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس لے کر آئے، جسے میں نے یاد کر لیا ہے۔ نیز آپ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھے ادب سکھایا تو میرے ادب کو بہت اچھا کر دیا۔ عربیت کا وہ علم جو عربی زبان اور اس کی فصاحت و بلاغت سے تعلق رکھتا ہے اسے ادب کہتے ہیں۔[1]

قرآن کلامِ باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا



1 مدارج النبوۃ، 1/10

شعر نمبر:61

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں دُرود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

لذّت: سرور، مزہ۔ **ہیبت:** رُعب و دبدبہ۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی میٹھی میٹھی باتوں کی لذّت پہ دُرود اور آپ کے بااثر خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

باتوں کی لذت

حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک گفتگو سب سے زیادہ میٹھی تھی،[1] آپ مختلف علاقوں سے حاضر ہونے والے لوگوں سے انہی کی زبان میں بلا تکلف گفتگو فرماتے۔[2]

1 الشفا، 1/81 ملخصًا
2 الشفا، 1/70

بات تین مرتبہ دہرا دیتے تاکہ سننے والا اچھی طرح سمجھ جائے۔[1] آپ کی گفتگو نہ اس قدر لمبی ہوتی کہ سننے والا اُکتا جائے اور نہ اتنی مختصر ہوتی کہ سمجھ ہی نہ آئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: حضور تمہاری طرح جلدی جلدی بات نہ کرتے تھے۔[2] بلکہ حضور باتیں یوں فرماتے کہ اگر کوئی الفاظ گننا چاہتا تو گن لیتا۔[3] یعنی حضور کی باتیں لگاتار نہ ہوتیں، بلکہ ہر جملے پر رُک جاتے تاکہ سننے والا غور کر کے سمجھ لے اور ہر جملے کے کلمات بھی بہت آہستگی سے ادا ہوتے تھے کہ ہر کلمہ دل میں بیٹھ جاتا، کیونکہ حضور کا ہر کلمہ تبلیغ کیلئے ہوتا تھا۔ اگر حضور جلد یا مسلسل یا بہت زیادہ کلام فرماتے تو لوگ بھول جاتے۔ آپ کا کلام نہایت جامِع مگر مختصر ہوتا تھا کہ صحابہ قرآن کی طرح اسے یاد کر لیتے تھے وہ ہی حدیث کی شکل میں جمع ہو گیا، اسی کلام مبارک سے آج دین قائم ہے۔ اسی کلامِ مبارک سے قرآن سمجھ میں آرہا ہے۔[4]

خطبے کی ہیبت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چونکہ تمام رسولوں کے سردار اور سب نبیوں کے خاتم ہیں۔ اس لئے اللہ پاک نے آپ کو خطابت و تقریر میں ایسا بے مثال کمال عطا فرمایا کہ آپ اَفْصَحُ الْعَرَب (تمام عرب میں سب سے بڑھ کر فصیح) تھے[5] اور آپ کو جَوَامِعُ الْکَلِم کا معجزہ

---

1. الشمائل المحمدیۃ، ص134، رقم:214
2. بخاری، 2/491، حدیث:3568
3. بخاری، 2/491، حدیث:3567
4. مراۃ المناجیح، 8/74
5. الشفا، 1/80

بخشا گیا۔[1] جَوَامِعُ الْکَلِم اس کلام کو کہتے ہیں جس میں الفاظ تھوڑے اور معانی زیادہ ہوں۔ اللہ پاک نے آپ کیلئے ایک یا دو جملوں میں ان مَضامینِ کثیرہ کو جمع فرما دیا جو آپ سے پہلے آسمانی کتابوں میں لکھے ہوئے تھے۔[2] آپ کے ہر ہر لفظ میں معانی و مطالب کا سمندر موجیں مارتا ہوا نظر آتا تھا اور آپ کے جوشِ تکلّم کی تاثیر سے سامعین کے دلوں کی دنیا میں انقلابِ عظیم پیدا ہو جاتا تھا۔ چنانچہ جمعہ و عیدین کے خطبوں کے سوا سینکڑوں مواقع پر آپ نے ایسے فصیح و بلیغ خطبات ارشاد فرمائے کہ فصحائے عرب حیران رہ گئے اور ان خطبوں کی تاثیر سے سخت دل لوگ موم کی طرح پگھل گئے اور ان کے دلوں کی دنیا ہی بدل گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مختلف حیثیتوں کے جامع تھے یعنی آپ دین کے داعی بھی تھے اور مصلحِ قوم بھی، فاتح بھی تھے اور امیرِ لشکر و فرماں روا بھی۔ چنانچہ آپ کی ان حیثیتوں کا اثر آپ کے خطبات کے طرزِ بیان پر بھی ہوتا اور بسا اوقات جوشِ خطابت کا عالم یہ ہوتا کہ آپ کی آنکھیں سرخ اور آواز بلند ہو جاتی تھی۔ (جلالِ نبوت کے جذبات سے) آپ کے چہرۂ انور پر غضب کے آثار نمودار ہو جاتے اور یوں محسوس ہوتا جیسے کسی لشکر کو للکار رہے ہوں۔[3] جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما حضور کے پُر جوش خطبہ کی بہترین منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کو خطبہ دیتے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ خداوند جبار آسمانوں اور زمین کو اپنے دستِ قدرت میں لے لے گا، پھر فرمائے گا

1 بخاری، 2/303، حدیث: 2977
2 عمدۃ القاری، 10/294، تحت الحدیث: 2977
3 مسلم، ص335، حدیث: 2005

کہ میں جبار ہوں، میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں جبار لوگ؟ کدھر ہیں متکبرین؟ یہ فرماتے ہوئے حضور کبھی مٹھی بند کر لیتے، کبھی کھول دیتے اور آپ کبھی دائیں کبھی بائیں جھک جاتے، یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ منبر کا نچلا حصہ بھی اس قدر ہل رہا تھا کہ مجھے یوں لگا کہیں یہ گر نہ پڑے۔[1] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ ایک دن حضور نے ایسا اثر انگیز اور ولولہ خیز خطبہ پڑھا کہ میں نے کبھی ایسا خطبہ نہیں سنا تھا، چنانچہ جب آپ نے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لیتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ تو یہ سنتے ہی لوگ کپڑوں میں منہ چھپا چھپا کر زار و قطار رونے لگے۔[2]



1 ابنِ ماجہ، 4/505، حدیث: 4275 ملخصاً
2 بخاری، 3/217، حدیث: 4621

شعر نمبر:62

وہ دعا جس کا جوبَن بہارِ قبول
اس نسیمِ اِجابت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

جوبن: حسن۔ **نسیم:** خوشبودار ہوا۔ **اِجابت:** قبولیت۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعا کا حسن قبولیت کی بہار ہے، چنانچہ قبولیت کی اس خوشبودار ہوا پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ آپ کی ہر دعا قبول ہوتی۔ کتبِ احادیث میں اس حوالے سے کثیر واقعات موجود ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ کی والدہ ماجدہ نے حضور سے اپنے بیٹے کے حق میں دعائے خیر کے لئے عرض کی تو آپ نے یوں دعا فرمائی: یااللہ! تُو اس کا مال و اولاد زیادہ کر اور جو نعمت تُو نے اسے دی ہے اس میں برکت دے۔[1]

1 مسلم، ص1034، حدیث:6375

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! (اس دعا کی برکت سے) میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد 100 کے قریب ہے۔ (1)

ایک روایت میں ہے کہ حضور نے ان کو برکت کی دعا دی تو ان کے باغ میں درخت ہر سال دو مرتبہ پھل دیتے جن میں مشک کی خوشبو ہوتی۔ (2)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دعا دی: یا اللہ! علی سے گرمی اور سردی دُور فرما دے۔ تو اُس دن سے انہیں گرمی لگی نہ سردی۔ (3)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لئے برکت کی دعا فرمائی تو آپ فرماتے ہیں: (اس دعا کے بعد حال یہ تھا کہ) اگر میں پتھر اُٹھاتا تو مجھے یہ امید ہوتی کہ اس کے نیچے سونا ہو گا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کیلئے مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات ہونے کی دعا کی تو ان کی ہر دعا قبول ہوتی۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو چہرے کی کامیابی اور بال و جسم میں برکت کی دعا دی تو بوقتِ وصال 70 سال کے ہونے کے باوجود 15 سال کے معلوم ہوتے۔ (4)

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں دعا کی کہ یا اللہ! اس کو دین کا فقیہ بنا۔ (5) تو وہ رئیسُ المفسرین اور حِبرُ الاُمَّہ (یعنی اُمَّت کے بہت بڑے عالم) بن گئے۔ (6)

1 مسلم، ص1035، حدیث:6376
2 مشکاۃ، 2/401، حدیث:5952
3 ابن ماجہ، 1/83، حدیث:117
4 الشفا، 1/326 تا 327
5 بخاری، 1/74، حدیث:143
6 سیرتِ رسول عربی، ص487

حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ کو دعا دی کہ اللہ تیرا دانت نہ گرائے، تو سو سال کی عمر میں بھی ان کے تمام دانت سلامت تھے۔[1]

اِجابت نے جھک کر گلے سے لگایا | بڑھی ناز سے جب دعائے محمد
اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا | دلہن بن کے نکلی دعائے محمد



1 الاصابہ، 6/311

شعر نمبر:63

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نُزہت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

لچھا: پیچیدہ تار۔ **نزہت:** چمک دمک۔

مفہومِ شعر

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک دانتوں سے نور کی کرنیں نکلیں، ان کی چمک دمک پہ لاکھوں سلام۔

شرح

آقائے کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دندانِ مبارک انتہائی چمک دار [1] اور حد درجہ خوب صورت [2] تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تبسم فرماتے تو در و دیوار روشن ہو

1 الانوار المحمدیہ، ص129
2 الخصائص الکبریٰ، 1/125

جاتے۔[1] حضرت عبدُ اللہ ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ثَنِیَہ دانتوں میں کھڑکی والے تھے، جب کلام فرماتے تو ان دانتوں (کے گیپ) کے درمیان سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں۔[2]

اِس حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آگے والے اوپر نیچے کے چار دانتوں کو رُباعِیَہ کہتے ہیں، اِن سے مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ایک ایک دانت ثنائی کہلاتا ہے، حضور کے ثنائیہ دانت رُباعِیَہ سے بالکل ملے ہوئے نہ تھے، بلکہ اِن کے درمیان باریک کھڑکیاں تھیں (یعنی باریک باریک گیپ تھے) یہ بھی حُسن کا بہترین مجموعہ ہے، یہ نور دِن میں بھی دیکھا جاتا تھا مگر رات میں تو دانتوں کے اِس نور سے سوئی تلاش کر لی جاتی تھی۔[3]

ہے چمک تیرے دُرِّ دَنْدَاں میں جیسی یا نبی
موتیوں میں کب ہے ایسی آبداری یا رسول



1 الشفا، ص60-61
2 دارمی، 1/44، حدیث:58
3 مراٰۃ المناجیح، 8/62 ملتقطاً

شعر نمبر:64

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

تسکیں: تسلی، سہارا۔ **تبسم:** مسکراہٹ۔

مفہومِ شعر

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک مسکراہٹ پہ لاکھوں سلام جس کو دیکھ کر روتے ہوئے ہنس پڑیں۔

شرح

روتے ہوئے ہنس پڑیں

اس مصرعے میں **پڑیں** کا لفظ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کی سوچ کا عظیم شَہ پارہ ہے، کیونکہ اگر اس کے بجائے **پڑے** لکھتے تو معناً کسی ایک واقعے کی طرف اشارہ مانا جاتا! مگر اعلیٰ حضرت نے **پڑیں** لکھ کر حضور کی عظیم صفت بیان فرمادی۔ چنانچِہ اِس مصرع کا معنیٰ ہے: حیاتِ ظاہری میں تو تسکین دینے سے غمزدہ دلوں کی کلیاں کِھل اٹھتی تھیں مگر آج

بھی سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب کسی دُکھیارے کو خواب میں یا کسی غلام کو قبر میں تسلی دیتے ہیں تو وہ پُر سکون ہو جاتا ہے۔ اِس مصرعے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ محشر میں بھی اپنے گنہگار اُمّتیوں کو ڈھارس بندھا کر چین و قرار بخشیں گے۔[1]

تسلی دینا سنتِ رسول ہے۔[2] اور حضور سے انسان تو انسان درختوں تک کو تسلی دینا ثابت ہے، جیسا کہ ایک روایت میں ہے: جب آپ کے لئے لکڑی کا منبر تیار کیا گیا تو آپ کی جدائی کے سبب کھجور کا وہ خشک تنا رونے لگا کہ جس سے ٹیک لگا کر آپ خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کو تسلی دیتے ہوئے سینے سے لگا لیا، جس سے اس کی سسکیاں بند ہو گئیں۔[3]

تبسم کی عادت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بکثرت مسکرانا ثابت ہے۔[4] حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔[5] حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے زیادہ تبسم فرماتے اور خوش رہتے، جب تک قرآن نازل نہ ہو رہا ہو تا یا قیامت کا تذکرہ نہ ہو تا یا خطبہ وعظ نہ ہو تا۔[6]

---

1. نیکی کی دعوت، ص246
2. مراٰۃ المناجیح، 8/122
3. بخاری، 2/18، حدیث:2095 ملخصاً
4. بخاری، 4/125، حدیث:6092 ملخصاً
5. ترمذی، 5/542، حدیث:226
6. مکارم الاخلاق، ص319، رقم:22

حضرت اُمِّ دَرداء رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: حضرت ابو درداء رضی اللہُ عنہ جب بھی بات کرتے تو مسکراتے۔ میں نے ان سے عرض کی: آپ اس عادت کو چھوڑ دیجئے! ورنہ لوگ آپ کو احمق سمجھنے لگیں گے! انہوں نے فرمایا: میں نے جب بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بات کرتے دیکھا تو آپ مسکراتے تھے۔ (1)



1 مسند امام احمد، 8/171، حدیث: 21791

شعر نمبر:65

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نَضارَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

شیر: دودھ۔ **نضارت:** تازگی۔

مفہومِ شعر

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس مبارک گلے کی تازگی پہ لاکھوں سلام جس میں سے نکلنے والی آواز شکر ملے دودھ سے بھی زیادہ شیریں ہے۔

شرح

اللہ پاک نے اس کائنات میں جتنے بھی انبیا کو بھیجا ان تمام کو چہرے اور آواز کی خوبصورتی کی نعمت سے نوازا، حتی کہ اس نے حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھیجا تو انہیں بھی چہرے اور آواز کی (بے مثال) خوبصورتی عطا فرمائی۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چہرے اور آواز میں تمام

[1] تاریخ ابن عساکر، 4/6

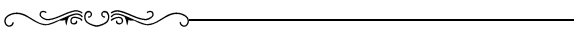
لوگوں سے زیادہ حسین تھے۔[1]

بلاشبہ حضور کے شیریں لب و لہجے سے غم زدہ دل تسکین پاتے، مردہ دلوں میں جان آ جاتی اور پتھر دل نرم ہو جاتے تھے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا لہجہ انتہائی مسحور کن[2] اور آواز میں وقار و دبدبہ تھا۔[3]

حضرت براء بن عازب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور سے زیادہ اچھی آواز کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔[4]

خوش آوازی کے ساتھ ساتھ حضور اس قدر بلند آواز بھی تھے کہ خطبوں میں دور و نزدیک والے سب یکساں اپنی اپنی جگہ پر آپ کا مقدس کلام سن لیا کرتے تھے۔[5] یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو پردہ نشین عورتیں اپنے گھروں میں خطبہ مبارک سُن لیا کرتی تھیں۔[6] بلکہ حجَّۃُ الْوَدَاع کے موقع پر حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا تو (ایک لاکھ سے زائد) صحابہ آپ کے فرامین کو اپنی اپنی جگہ پر سنتے رہے۔[7]





1. وسائل الوصول، ص89
2. سبل الہدی والرشاد، 2/91
3. معجم کبیر، 7/105، رقم:6510
4. بخاری، 4/593، حدیث:7546
5. سیرتِ مصطفیٰ، ص577
6. خصائص کبریٰ، 1/113
7. نسائی، ص488، حدیث:2993

شعر نمبر:66

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

دوش: گزشتہ رات، یہاں مراد سیاہ زلفیں ہیں۔ **بر دوش:** کندھے پر۔

مفہومِ شعر

حضور کے مبارک کندھوں کو چھوتی ہوئی سیاہ زلفوں نے ان کندھوں کی شان و شوکت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ان کندھوں کی عظمت و شوکت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حضور کے مبارک کندھے کشادہ،[1] نہایت مضبوط[2] اور چاندی کی طرح سفید تھے،[3] لہٰذا جب سیاہ زُلفیں ان کندھوں کو چھوتیں تو یوں لگتا جیسے سیاہ رات چودھویں کے چاند کو اپنی لپیٹ میں لینا چاہتی ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر

1 شمائلِ محمدیہ، ص18
2 شمائلِ محمدیہ، ص20
3 تاریخ ابنِ عساکر، 3/270

کبھی حضور کے شانے مبارک ظاہر ہو جاتے تو کندھے سفیدی کی وجہ سے یوں محسوس ہوتے جیسے ہم چاند کو دیکھ رہے ہیں۔[1] اسی طرح حضور جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو آپ کے مبارک کندھے سب سے اونچے دکھائی دیتے۔[2] آپ کے شانے گوشت سے بھرے ہوئے اور شانوں کے جوڑ نہایت مضبوط اور بڑے تھے۔[3] آپ کے شانوں کی عظمت و شان اس روایت سے بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ فتح مکہ کے دن بلند جگہ پر موجود چند بتوں کو توڑنے کے لئے جب حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کندھوں پر کھڑے ہوئے تو آپ فرماتے ہیں: مجھے یوں لگ رہا تھا کہ اگر میں چاہتا تو آسمان کو چھو سکتا تھا۔[4]



1 سبل الہدی، 2/43
2 خصائص کبریٰ، 1/116
3 ابن عساکر، 3/270
4 مستدرک، 3/115، حدیث: 3439

شعر نمبر:67

حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل
یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

حجرِ اسود: وہ سیاہ جنتی پتھر جو کعبے کی دیوار میں نصب ہے۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک پشت پر موجود مہرِ نبوت حجرِ اسود کی طرح ہے۔ کعبہ جان و دل کا مرکز ہے تو حضور اس جان و دل کا کعبہ ہیں۔

شرح

مہرِ نبوت حقیقت میں کیسی تھی، اسے جس نے جیسے دیکھا بیان کیا، مثلاً

- بعض نے کہا کہ یہ کبوتر کے انڈے جتنا سُرخ اُبھرا ہوا ایک غدود تھا۔[1]
- بعض کے نزدیک یہ ایک چمکتا ہوا نور تھا۔[2]
- کسی نے کہا کہ یہ گوشت کا ایک ٹکڑا تھا جس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ لکھا ہوا

---

1 ترمذی، 5/506، حدیث:17

2 مواہب لدنیہ، 1/85

تھا۔[1]

ایک قول کے مطابق کندھوں کے بیچ میں کچھ اُبھرا ہوا گوشت تھا جس پر تِل تھے۔ اگر بغور دیکھا جاتا تو محمد پڑھنے میں آتا۔[2]

ایک قول کے مطابق گردن کے نیچے دو کندھوں کے درمیان ایک پارۂ گوشت پر کچھ تل تھے۔ کبوتری کے انڈے یا مسہری کی گھنڈی کے برابر پارۂ گوشت نہایت چمکیلا تھا، تل سیاہ آس پاس بال، ان کے اجتماع سے یہ جگہ نہایت بھلی ہوتی تھی، نیچے سے دیکھو تو پڑھنے میں آتا تھا: اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، اوپر سے دیکھو تو پڑھا جاتا ہے: تَوَجَّہْ حَیْثُ کُنْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آخری نبی ہونے کی علامت تھی۔ وفات کے وقت یہ مہر شریف غائب ہوگئی تھی۔ بعض نے فرمایا کہ شقِّ صدر کے بعد فرشتوں نے جو ٹانکے لگائے تھے ان سے یہ مہر پیدا ہوگئی تھی۔ صحیح یہ ہے کہ بوقتِ ولادت اصل مہر موجود تھی مگر اس کا ابھار ان ٹانکوں کے بعد ہوا۔[3]



---

1. صحیح ابن حبان، 8/72، رقم: 6269
2. مراٰۃ المناجیح، 8/45
3. مراٰۃ المناجیح، 1/318

شعر نمبر:68

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پُشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

روئے: چہرہ۔ **پشتی:** نگہبانی۔

مفہومِ شعر

حضور کی پشت ایک آئینے کی طرح تھی اور آپ اپنی پشت کے پیچھے والے معاملات بھی جان لیا کرتے تھے۔ دین کی اس انداز میں نگہبانی پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ اعجاز ہے کہ آپ بیک وقت آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے، دن رات، اندھیرے اُجالے میں یکساں دیکھا کرتے تھے۔[1] چنانچہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: خدا کی قسم! میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔[2]

---

1 خصائص کبریٰ، 1/104 ماخوذاً

2 مسلم، ص180، حدیث:957

ایک قول کے مطابق حضور کے دونوں کندھوں کے درمیان سوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں جن سے آپ دیکھتے تھے اور کپڑا وغیرہ دیکھنے میں رکاوٹ نہیں بنتا تھا۔[1] حضور کا یوں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھنا آپ کو عطا کئے گئے معجزات میں سے ہے۔[2] اور آپ کا یہ دیکھنا محسوسات ہی تک محدود نہیں تھا بلکہ آپ غیر مَرئی و غیر محسوس چیزوں کو بھی جو آنکھوں سے دیکھنے کے لائق نہیں دیکھ لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میری توجُّہ صرف قبلے کی طرف ہوتی ہے! اللہ پاک کی قسم! مجھ پر نہ تمہارا رکوع چھپا ہوا ہوتا ہے اور نہ تمہارا خشوع۔[3] یعنی خشوع جو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے حضور اسے بھی ملاحظہ فرماتے تھے۔[4]



---

1. خصائص کبریٰ، 1/104 ماخوذاً
2. مرقاۃ المفاتیح، 2/591، تحت الحدیث: 868
3. بخاری، 1/262، حدیث: 741
4. انوار الحدیث، ص461

شعر نمبر:69

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سَماحَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بحرِ سماحت: جود و سخاوت کا سمندر۔

مفہومِ شعر

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک ہاتھ جس طرف اُٹھ گیا غنی کرتا گیا جود و سخاوت کے اس سمندر کی موجوں پہ لاکھوں سلام۔

شرح

موجِ بحرِ سماحت

اعلیٰ حضرت نے اس شعر میں اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ سخاوت کو بیان فرمایا ہے کہ جب حضور کسی کو نوازتے ہیں تو اتنا عطا فرماتے ہیں کہ اسے محتاجی کا ڈر ہی نہیں رہتا۔ جیسا کہ حضور کے بہت بڑے دشمن اُمَیَّہ بِن خَلَف کافر کا بیٹا صَفوان بن اُمَیَّہ جب مقام جِعْرانہ میں حاضر دربار ہوا تو آپ نے اس کو اتنے زیادہ اونٹ

اور بکریاں عطا فرمائیں کہ دو پہاڑیوں کا درمیانی میدان بھر گیا۔ چنانچہ صفوان مکہ جا کر چِلّا چِلّا کر اپنی قوم سے کہنے لگا: اے لوگو! اسلام لے آؤ۔ محمد اس قدر زیادہ مال عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا کوئی ڈر ہی باقی نہیں رہتا۔ اس کے بعد صفوان خود بھی مسلمان ہو گئے۔[1] یہی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سخاوت کا دریا سب سے زِیادہ اس وقت جوش پر ہوتا، جب رَمَضان میں آپ سے جبرئیلِ امین ملاقات کے لئے حاضِر ہوتے، اس وقت حضور تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے۔[2]

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دَھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا



1 شرح زرقانی علی المواہب، 6/109
2 بخاری، 1/9، حدیث: 6

شعر نمبر:70

جس کو بارِ دو عالَم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قُوّت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بار: بوجھ، وزن۔ **قوت:** طاقت۔

مفہومِ شعر

حضور کے ان مقدس بازوؤں کی طاقت پہ لاکھوں سلام کہ جن کو دونوں جہانوں کے بوجھ کی کوئی پروا نہیں۔

(اس شعر کی شرح اگلے شعر کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے)



شعر نمبر:71

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعِدَینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ساعِدَین: دونوں کلائیاں۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دین و ایمان کے کعبہ کی حیثیت رکھتے ہیں، چنانچہ آپ کے جن مضبوط بازوؤں نے آپ کی رسالت کا بوجھ سنبھالا ان کی عظمت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

اعلیٰ حضرت نے ذکر کئے گئے دونوں اشعار میں حضور کے بازوؤں اور کلائیوں سے عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بازو دراز، گوشت سے بھرے ہوئے [1] اور انتہائی سفید و چمک دار تھے۔ [2] یہ تو ان کی ظاہری خوبصورتی تھی، مگر اللہ پاک نے

---

1 شمائل محمدیہ، ص21، حدیث:7
2 سبل الہدیٰ والرشاد، 2/73

اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بازوؤں کو ایسی قدرت و طاقت عطا فرمائی کہ آپ دونوں جہاں میں تَصَرُّف فرما لیتے اور اس کا اظہار کئی مواقع پر دیکھنے میں بھی آیا، مثلاً بخاری شریف کی روایت کے مطابق ایک مرتبہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نماز کے دوران ہاتھ بڑھا کر جنت کا خوشہ توڑنے لگے مگر پھر ارادہ بدل لیا۔[1] چنانچہ،

اس روایت کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ربّ نے وہ طاقت دی ہے کہ مدینہ میں کھڑے ہو کر جنت میں ہاتھ ڈال سکتے ہیں اور وہاں تصرُّف کر سکتے ہیں، جن کا ہاتھ مدینہ سے جنت میں پہنچ سکتا ہے کیا ان کا ہاتھ ہم جیسے گنہگاروں کی دَستگیری کے واسطے نہیں پہنچ سکتا؟[2]

دنیا میں آپ کے بازو کی طاقت بھی کئی مواقع پر دیکھنے میں آئی، مثلاً مشہور صحابیِ رسول حضرت جابر بن عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ (غزوۂ خندق کے موقع پر) خندق کھودتے وقت اچانک ایک ایسی چٹان ظاہر ہو گئی جو کسی سے نہ ٹوٹتی تھی۔ جب ہم نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق بتایا تو آپ اُٹھے، تین دن کا فاقہ تھا (یعنی 3 دن سے کھانا نہیں کھایا تھا) اور پیٹ مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا، آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بُھربُھرے ٹیلے کی طرح بکھر گئی۔[3]

ایک اور روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ نے اس چٹان پر تین مرتبہ پھاوڑا مارا، ہر چوٹ پر اُس میں سے ایک روشنی نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ نے شام و

---

1 بخاری، 1/265، حدیث: 748

2 مراٰۃ المناجیح، 2/382

3 بخاری، 3/51، حدیث: 4101

ایران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فَتْح ہونے کی صحابہ کو خوش خبری عطا فرمائی۔[1]

اسی طرح مختلف روایات میں آتا ہے کہ مختلف اوقات میں تین مشہور پہلوانوں نے حضور کو کُشتی لڑنے کی دعوت دی تو آپ نے ان سب کو پلک جھپکنے میں زمین پر گرا دیا۔ان تین پہلوانوں کے نام رُکانہ، ان کے بیٹے یزید اور ابُوالاَسْوَد جُمَحِی تھے۔ان تمام پہلوانوں سے کُشتی کے یہ واقعات امام زُرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح زرقانی علی المواہب[2] میں تفصیل سے ذکر کئے ہیں۔



1 شرح زرقانی علی المواہب، 3/31، 32

2 شرح زرقانی علی المواہب، 6/102، 103

شعر نمبر:72

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اس کفِّ بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

خط: لکیر، نقش۔ **موج:** لہر۔ **کف:** ہتھیلی۔ **بحر:** سمندر۔ **ہمت:** طاقت۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک ہتھیلی پہ لاکھوں سلام کہ جس کی ہر ہر لکیر نورِ کرم کی ایک لہر ہے اور جو ہمت و طاقت کا سمندر ہے۔

شرح

حضور کی مقدس ہتھیلیاں ایک قول کے مطابق ریشم سے زیادہ نرم و نازک تھیں۔[1] اور اتنی بابرکت تھیں کہ اگر کبھی حضور کسی گنجے آدمی کے سر پر ہاتھ پھیرتے تو اسی وقت اس کے بال نکل آتے۔ کسی درخت کا بیج بوتے تو وہ اُسی سال پھل دیتا۔[2]

کسی کے سر پر اپنا مبارک ہاتھ رکھتے تو ہاتھ کے نیچے آنے والے بال کالے ہی

1 بخاری، 2/489، حدیث: 3561
2 کشف الغمہ، 2/64

رہتے، کبھی سفید نہ ہوتے۔[1] آپ اپنا مبارک ہاتھ کسی کے زخم پر رکھتے تو وہ فوراً ٹھیک ہو جاتا، ٹوٹی ہوئی ہڈی پر پھیرتے تو وہ فوراً جُڑ جاتی۔ جیسا کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدُ اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ دشمنِ رسول ابو رافع یہودی کو قتل کر کے واپس آرہے تھے کہ اُس کے مکان کی سیڑھی سے گر گئے اور اُن کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ وہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: اپنی ٹانگ کھولو۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا۔ حضور نے اس پر اپنا دستِ شفا پھیرا، آپ کے دستِ کرم پھیرتے ہی میری پنڈلی ایسی درست ہوگئی کہ گویا کبھی وہ ٹوٹی ہی نہ تھی۔[2]



1 خصائص کبریٰ، 2/138

2 مشکاۃ المصابیح، 2/382، حدیث: 5876

شعر نمبر:73

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بہیں: جاری ہوں۔ **کرامت:** عزت۔

مفہومِ شعر

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے، ان کی کرامت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

اللہ کریم نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایسی پیاری پیاری اُنگلیاں عطا فرمائیں کہ ان سے کئی مرتبہ رحمت و کرم کے دریا جاری ہوئے۔ جب حضور پانی کی کمی کی وجہ سے اپنے صحابہ کو پریشان پاتے تو غم خواری کا جذبہ جوش پر آتا، مبارک اُنگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہوتا اور پیاسے سیراب ہو جاتے۔ چنانچہ،

اس شعر میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مقدّس اُنگلیوں سے پانی جاری ہونے کے

معجزے کی طرف اشارہ ہے جو کئی مرتبہ ظاہر ہوا۔ مبارَک اُنگلیوں سے جاری ہونے والے پانی سے کبھی 70 خوش نصیب سیراب ہوئے، کبھی 80، کسی موقَع پر 300 اور کبھی 1500۔[1] جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلحِ حُدَیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے موجود پیالے کے علاوہ وُضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہ تھا۔ چنانچہ حضور نے اپنا مبارَک ہاتھ پیالے میں رکھا تو آپ کی اُنگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح پانی اُبلنے لگا۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا کہ آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ ارشاد فرمایا: ہم 1500 تھے، لیکن اگر ہماری تعداد ایک لاکھ ہوتی تو بھی وہ پانی ہمارے لئے کافی تھا۔[2]



1 بخاری، 2/493، حدیث: 3572، 3574، 3575، 3576

2 بخاری، 2/493، حدیث: 3576

شعر نمبر:74

عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مشکل کشائی: حاجت پوری کرنا۔ **ہلال:** پہلی رات کا چاند۔ **بشارت:** خوشخبری۔

مفہومِ شعر

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ناخن مبارک گویا مشکلات کو دور کرنے والے عید کے چاند ہیں ان مقدس ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

کیا بات ہے اعلیٰ حضرت کی! جب ناخن تراشے جاتے ہیں تو وہ کچھ گول اور باریک ہوتے ہیں، لہٰذا یہاں اعلیٰ حضرت نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ناخن مبارک کو پہلی رات کے چاند سے تشبیہ دی، کیونکہ پہلی رات کا چاند بھی گول اور باریک ہوتا ہے۔

یقیناً اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک ناخنوں میں بھی برکتیں اور شفا رکھی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام حضور کے تراشے ہوئے ناخن بھی برکت کے لئے

اپنے پاس رکھا کرتے، بلکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تو وصیت کی تھی کہ ان کے پاس حضور کے جو ناخن مبارک ہیں وہ مرنے کے بعد ان کی آنکھوں اور منہ پر رکھے جائیں۔ (1)



1 اسد الغابہ، 5/223

شعر نمبر:75

رَفعِ ذِکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

رفع: بلندی۔ **ارفع:** بلند ترین۔

شرح

کھولنا۔ **صدر:** سینہ۔

مفہومِ شعر

اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جو ذِکر بلند فرمایا اس کی بلندی پر بلند ترین درود ہوں اور سارے جہان کی مرکزی مسند پر جلوہ گر ہستی کے شرح صدر پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ پاک کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ پاک نے اذان میں، اقامت میں، نماز میں، تشہد میں، خطبے میں اور کئی مقامات پر اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔ حضرت ابو سعید

خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے جبریل نے کہا: آپ کا رب آپ سے ارشاد فرماتا ہے: میں نے آپ کا ذِکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے۔ جبریل نے کہا: (اللہ پاک فرماتا ہے:) آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔[41]

ارشادِ باری ہے: اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ (پ30، الم نشرح:1) ترجمہ کنز العرفان: کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟ چنانچہ کئی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سینۂ مبارک کو چاک کرکے مبارک دل کو دھویا گیا اور اس میں علم و عرفاں کو بھرا گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے (پہلی بار) مبارک دل کو چاک کرنے کے بعد جب آبِ زَم زَم سے دھویا تو فرمانے لگے: مضبوط مبارک دل ہے، اس میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں جو سنتے ہیں۔[2] امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سب سے پہلا دل جسے اللہ پاک نے اپنے راز کا مرکز بنایا وہ حضور کا مبارک دل ہے کیونکہ حضور کی نورانی ذات کی پیدائش سب سے پہلے ہوئی، مگر بشری صورت تمام انبیائے کرام میں سب کے بعد دنیا میں جلوہ گر ہوئی، چنانچہ حضور سب سے پہلے نبی ہیں اور حضور ہی سب سے آخری نبی ہیں۔[3]



1 مسند ابی یعلیٰ، 1/576، حدیث:1375
2 الشفا، 1/173
3 مواہب لدنیہ، 2/59

شعر نمبر:76

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ورا: بلند و بالا۔ **غنچہ:** کلی۔ **رازِ وحدت:** توحیدِ باری کا راز۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دل مبارک کی شان و عظمت سمجھ میں آ ہی نہیں سکتی، چنانچہ خدائے پاک کے رازوں کے اس خزانے پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دل مبارک اللہ پاک کے خصوصی انوار و تجلیات اور علوم و اسرار کا خزانہ ہے۔ آپ کا دل مبارک انتہائی نرم و رقیق تھا۔ آپ سو جاتے تب بھی آپ کا مبارک دل جاگتا رہتا۔[1]

قرآن کے نزول کا بوجھ پہاڑ برداشت نہ کرسکتے تھے، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

[1] بخاری، 4/580، حدیث: 7517

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ (پ28، الحشر:21)

ترجمہ کنزالایمان: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔ مگر یہی وہ بابرکت دل ہے جس پر قرآن نازل ہوا: فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ1، البقرۃ:97) ترجمہ کنزالایمان: تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا۔ حضور کا مبارک دل ہے جس پر پورا قرآن اتر گیا اور جوں جوں اترتا جاتا آپ کو سکون حاصل ہوتا جاتا۔ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ (پ19، الفرقان:32) ترجمہ کنزالایمان: ہم نے یونہی بتدریج اُسے اُتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں۔

حضور کا پاکیزہ دل اللہ پاک کی ایسی پیدائش ہے جسے کوئی نہ سمجھ سکا، یقیناً یہ اللہ پاک کے رازوں کا خزانہ ہے۔



شعر نمبر:77

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

شکم: پیٹ۔ **مِلک:** قبضہ۔ **قناعت:** تھوڑی چیز میں بھی اللہ کی رضا پر راضی رہنا۔

مفہومِ شعر

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قبضہ و اختیار میں دونوں جہاں ہیں، اس کے باوجود آپ جو کی موٹی روٹی کھا کر گزارہ کر لیتے، آپ کی اس قناعت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

کُل جہاں ملک

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ پاک نے کُل جہاں کی بادشاہت عطا فرمائی اور آسمانوں میں جبرئیل اور میکائیل۔ جبکہ زمین میں حضرت ابو بکر صدیق اور عمرِ فاروق آپ کے وزیر ہیں۔[1] اللہ کی عنایت سے زمین و آسمان ہی نہیں بلکہ سارا عالم ہی حضور کی جاگیر ہے، چاند

1 مستدرک، 2/653، حدیث: 3101

سورج، جنت و دوزخ ہر ایک آپ کے زیرِ تصرف ہے، چنانچہ سورج گہن کی نماز پڑھاتے ہوئے آپ پر دوزخ پیش کی جاتی ہے تو اس کے شعلوں سے بچتے ہوئے پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور جنت کو سامنے پا کر اس کے پھل توڑنے کے لئے اپنا مبارک ہاتھ آگے بڑھا دیتے ہیں۔[1] اور زمین پر آپ کی حکمرانی ایسی کہ خود فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔[2] اور ایک موقع پر اپنی بے مثال سلطنت کی وُسعت و عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے زمینی خزانوں کی چابیاں عطا فرمادی گئیں۔[3]

شکم کی قناعت

سبحان اللہ! اس قدر شان و شوکت اور وسیع بادشاہت کا مالک ہونے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ساری زندگی صبر و قناعت سے کام لیا۔ آپ کی مبارک زندگی میں کہیں بھی آرام، عیش اور راحت کا سامان نظر آتا ہے نہ کبھی ان چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش دکھائی دیتی ہے۔ بڑے بڑے خزانے ملتے تو وہ سب بھی تقسیم فرما دیتے اور خود اختیاری بھوک کو پسند فرماتے بلکہ کئی کئی راتیں مسلسل اسی حالت میں گزر جاتیں۔[4] یہی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گھر والوں نے بھی کبھی تین دن تک پیٹ بھر کر کھانا

---

1. مسلم، ص351، حدیث:904
2. شرح السنہ، 7/40، حدیث:3577
3. بخاری، 1/452، حدیث:1344
4. ترمذی، 4/160، حدیث:2367

نہ کھایا۔[1] اور پورا پورا مہینا گزر جاتا تھا، مکانِ عالی شان میں (چولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزارا ہوتا تھا۔[2]

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی	بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا	صلی اللہُ علیہ وسلم
کون و مکاں کے آقا ہو کر	دونوں جہاں کے داتا ہو کر
فاقے سے ہیں شاہِ دو عالَم	صلی اللہُ علیہ وسلم



1 بخاری، 3/520، حدیث: 5374

2 بخاری، 4/236، حدیث: 6458

شعر نمبر:78

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

عزم: پکا ارادہ۔ **حمایت:** ہمدردی۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے گویا شفاعت کے پکے ارادے پر اپنی مبارک کمر باندھ لی ہے، گنہگاروں کی شفاعت کے بدلے اس مبارک کمر پہ لاکھوں سلام۔

شرح

عزمِ شفاعت

حضور اپنے غلاموں پر نہایت مہربان اور ان کی نجات چاہنے والے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ نے دنیا میں تشریف لانے[1] اور یہاں سے رخصت فرمانے کے وقت بھی اُمّت

1 فتاویٰ رضویہ، 30/717

کی بخشش و نجات طلب کی[1] اور اس مہربانی کا اظہار صرف دنیا میں نہیں بلکہ قیامت کے دن بھی فرمائیں گے کہ کبھی پُل صراط کے کنارے موجود رہ کر گزرنے والوں کے لئے رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ کی صدائیں لگائیں گے[2] تو کبھی میدانِ محشر میں سجدہ کر کے اپنی گنہگار اُمّت کی شفاعت فرمائیں گے۔[3] یقیناً حضور کی شفاعت قیامت کے دن حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہو گا۔[4]

جنہیں مَرقد میں تا حشر اُمَّتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا



1 مدارج النبوۃ، 2/442
2 مسلم، ص106، حدیث:195
3 بخاری، 4/577، حدیث:7510
4 جامع صغیر، ص301، حدیث:4896

شعر نمبر:79

انبیا تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

تہ کرنا: فائدہ حاصل کرنا۔ **حضور:** بارگاہ۔ **وجاہت:** مقام و مرتبہ۔

مفہومِ شعر

حضور کے مبارک زانوؤں پر لاکھوں سلام کہ جن کے سامنے انبیائے کرام بھی ادب سے دوزانو بیٹھتے ہیں۔

شرح

انبیا تہ کریں زانو ان کے حضور

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا در وہ در ہے کہ جہاں انبیائے کرام بھی باادب دوزانو بیٹھتے اور حضور سے فیض پاتے ہیں۔ چونکہ حضور تمام انبیا علیہم السلام کے تاج دار ہیں، لہٰذا جس طرح تمام مخلوق آپ سے فیض پا رہی ہے اسی طرح انبیا و رسل علیہم السلام بھی آپ سے

فیض پا رہے ہیں، کیونکہ اللہ پاک نے آپ کو اولین و آخرین کے علوم کا جامع بنایا ہے۔[1] چنانچہ شیخ مُحیُ الدِّین ابنِ عَرَبی رحمۃ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: مخلوقِ خدا کو دنیا و آخرت میں علم سے جو حصہ ملا ہے وہ حضور کا ہی فیض ہے، چاہے وہ اس دنیا میں تشریف لانے والے پچھلے انبیا و علما یا آئندہ آنے والے علما ہوں۔[2]

زانوؤں کی وجاہت

حضور کے دیگر اعضائے مبارکہ کی طرح آپ کے پہلو مبارک بھی بہت عمدہ تھے، انہی میں دب کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا سست اور سرکش گھوڑا اس قدر تیز رفتار ہو گیا کہ پھر اس کے پاؤں کی گرد کو بھی کوئی گھوڑا نہ پہنچ سکا۔[3]



1 امتاع الاسماع، 3/260
2 حجۃ اللہ علی العلمین، ص38
3 بخاری، 4/108، حدیث:6033

شعر نمبر:80

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کَرَم
شمعِ راہِ اِصابت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ساق: پنڈلی۔ **اصل:** جڑ۔ **شاخِ نخلِ کرم:** نخل کھجور کا درخت ہوتا ہے، مگر مراد اللہ پاک کے کرم کے درخت کی شاخ ہے۔ **شمع:** چراغ۔ **راہِ اصابت:** منزل مقصود تک پہنچانے والا راستہ۔

مفہومِ شعر

حضور کی مبارک پنڈلیاں گویا رحمت کے درخت کی شاخیں ہیں، منزلِ مقصود کے راستے کی اِس شمع پر لاکھوں سلام۔

شرح

ساقِ اصلِ قدم

حضور کی مبارک پنڈلیاں موٹی نہ تھیں بلکہ پتلی[1] اور چمک دار تھیں۔ چنانچہ،

1 مراۃ المناجیح، 8/16

جب حضرت ابو جُحَیْفَہ رضی اللہ عنہ نے حضور کی پنڈلیوں کی زیارت کی تو پھر زندگی بھر ان کی چمک دمک اور خوبصورتی کو نہ بھول پائے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ان کی خوبصورتی آج بھی میرے دماغ میں راسخ ہے گویا میں آج بھی ان کی چمک دیکھ رہا ہوں۔[1]

شاخِ نخلِ کرم

حضور کی پنڈلیوں کو سفیدی اور چمک میں کھجور کی شاخ سے تشبیہ دی گئی، جو اس روایت کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت سُراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہجرت کی رات جب حضور کا پیچھا کرتے ہوئے میں آپ کے قریب پہنچا تو آپ کی پنڈلیوں کی زیارت کی، یوں لگ رہا تھا جیسے کھجور کا خوشہ اپنے پردے سے باہر نکل آیا ہے۔[2]



1 بخاری، 2/49، حدیث: 3566 مفہوماً

2 سبل الھدی والرشاد، 2/78

شعر نمبر:81

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

خاکِ گزر: گزر گاہ(راستے) کی مٹی۔ **کفِ پا:** پاؤں کا تلوا۔ **حُرمت:** عزت۔

مفہومِ شعر

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جن راستوں سے گزرے قرآنِ پاک نے اس شہر کی قسم یاد فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک پاؤں کی حُرمت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

خاکِ گزر کی قسم! یہاں راہ گزر سے مراد وہ سرزمین ہے جس نے حضور کے قدموں کو چھونے کی سعادت پائی۔ جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اللہ پاک کے ہاں آپ کا کتنا عظیم مرتبہ ہے کہ اس نے آپ کے

قدموں کی مٹی کی قسم یاد کرتے ہوئے فرمایا: مجھے اِس شہر کی قسم۔[1]

یہ بات ہر عقلمند جانتا ہے کہ قسم اسی چیز کی کھائی جاتی ہے جو عظمت و شرف میں سب سے بڑھ کر ہو، لہٰذا اس سے اچھی طرح اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مقام و مرتبہ کیا ہے! قرآن کریم میں جہاں حضور سے منسوب دیگر چیزوں مثلاً آپ کی مبارک زلفوں، چہرہ، گفتگو، آپ کی زندگی اور آپ کے زمانے کی قسم کھائی گئی وہیں آپ کی خاکِ گزر کو بھی بطور قسم ذکر کیا گیا اور اللہ پاک نے یہ سب قسمیں اس لئے ذکر فرمائیں تاکہ آپ کی فضیلت و عظمت خوب واضح ہو جائے، جیسا کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کا اپنی ذات و صفات کے علاوہ کسی بات کی قسم کھانا اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ چیز اللہ پاک سے بڑی ہے بلکہ حکمت یہ ہوتی ہے کہ اس چیز کی فضیلت و عظمت کو واضح کیا جائے تاکہ لوگوں کو علم ہو کہ اس چیز کی اللہ کے ہاں بڑی عزت ہے۔[2]

کفِ پا کی حرمت

جن تلووں کے لگنے سے گلیاں اتنی عظمت والی ہو گئیں خود ان مبارک تلووں کی عزت و عظمت کا عالم کیا ہو گا! اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات | ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

حضرت عبدُ اللہ بن بُرَیدہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے

1 نسیم الریاض، 1/317

2 مدارج النبوۃ، 1/65

مبارک پاؤں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔[1] آپ کا تلوا اونچا تھا جو زمین سے نہ لگتا تھا دونوں پنڈلیاں کچھ پتلی اور صاف و شفاف، پاؤں کی نرمی اور نازک پن کا یہ عالَم تھا کہ ان پر پانی ذرا بھی نہیں ٹھہرتا تھا۔[2] حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب پتھر پر چلتے تو پتھر موم کی طرح نرم ہو جاتا اور آپ کے پاؤں کے نشان اس پر نقش ہو جاتے۔[3]



1 خصائص کبریٰ، 1/128
2 شمائل محمدیہ، ص21، حدیث:7
3 مدارج النبوۃ، 1/117

شعر نمبر:82

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سہانی: خوبصورت۔ **گھڑی:** وقت، لمحہ۔ **دل افروز:** دل کو بھانے والا۔ **ساعت:** وقت۔

مفہومِ شعر

جس سہانی گھڑی میں حضور کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی اس مبارک اور بابرکت ساعت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حضور جس وقت اس دنیا میں آئے اس پر تمام جہانوں کی خوشیاں قربان! یقیناً ایسی خوبصورت گھڑی پہلے کبھی آئی نہ آئے گی، کیونکہ اسی کے صدقے جہاں کو نور اور روشنی نصیب ہوئی اور جہالت کا اندھیرا دور ہوا، یقیناً یہ گھڑی شبِ براءت و شبِ قدر سے بھی افضل ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں پیدا ہونے والی ہستی تمام انسانوں میں سب سے افضل اور تمام مخلوق میں سب سے زیادہ عزت والی ہے۔

حضور کی پیدائش چونکہ 12 ربیعُ الاول پیر کے دن صبحِ صادق کے وقت ہوئی تھی، لہٰذا اس خاص وقت میں آپ کی پیدائش کی حکمت یہ بیان کی جاتی ہے کہ اگر آپ رات میں تشریف لاتے تو دن محروم رہ جاتا اور اگر دن میں آپ کی ولادت ہوتی تو رات شکوہ کرتی، لہٰذا آپ کی آمد کے لئے قدرت نے ایسے وقت کا انتخاب کیا جو رات کی انتہا اور دن کی ابتدا ہو، تاکہ دونوں کو ولادتِ مصطفےٰ کی برکت سے حصہ مل جائے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ولادت انتہائی باکمال اور اللہ پاک کی عظیم قدرتوں کا مظہر تھی، حضور جب دنیا میں تشریف لائے تو آپ کی کیفیت دیگر بچوں سے بہت مختلف تھی، آپ ہر قسم کی گندگی سے پاکیزہ، صاف ستھرے، کٹی ہوئی ناف والے، ختنہ کیے ہوئے اور آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے پیدا ہوئے۔[1]



1 سیرتِ حلبیہ، 1/78

شعر نمبر:83

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ اُمّت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

روزِ ازل: تخلیق کائنات سے پہلے۔

مفہومِ شعر

حضور نے پیدا ہوتے ہی سجدے میں سر رکھ کر فرمایا: الٰہی! میری امت میرے حوالے کر دے۔ پیدا ہوتے ہی اپنی اُمّت کو یاد رکھنے والے آقا پہ لاکھوں سلام۔

شرح

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نے دنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا۔[1] اور عرض کی: خدایا! میری اُمّت کو میرے واسطے بخش دے۔ (اللہ پاک کی طرف سے) خطاب ہوا: میں نے تیری اُمّت کو بسبب تیری بلند ہمتی کے بخش دیا، پھر فرشتوں سے ارشاد ہوا: اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میرا حبیب اپنی اُمّت کو پیدا ہونے کے وقت نہ

1 مواہب لدنیہ، 1/66 ملخصاً

بھولا تو اُس کو قِیامت کے دن کس طرح بھولے گا![1]



[1] انوارِ جمالِ مصطفےٰ، ص104

شعر نمبر:84

زرعِ شاداب و ہر ضَرعِ پُر شِیر سے
بَرکاتِ رَضاعَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

زرعِ شاداب: سرسبز کھیتی۔ **ضرعِ پُرشِیر:** دودھ سے بھری چھاتی۔

مفہومِ شعر

جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا حضور کو لینے آئیں تو آپ کی چھاتیاں اور کھیتیاں ہر چیز خشک تھی، مگر حضور کو دودھ پلانے کی جو برکتیں انہیں ملیں، ان پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضور حضرت حلیمہ کی گود میں تشریف لائے تو حلیمہ کی قسمت ہی بدل گئی، رحمت و برکات ان کے دروازے کو کھٹکھٹانے لگیں، جان، مال، زمین اور چوپائے ہر چیز میں برکتوں کا ظہور ہونے لگا، وہ علاقہ جو قحط سالی کی وجہ سے بنجر ہو چکا تھا سرسبز و شاداب ہو گیا۔

سیدہ حلیمہ فرماتی ہیں: اللہ پاک کی کشادہ زمین میں ہماری زمین سے بڑھ کر کوئی زمین سرسبز نہ تھی۔[1]

---

1 سیرتِ حلبیہ، 1/133

حضرت حلیمہ حضور کو لے کر جس راہ سے گزرتیں اگر وہ ویران ہوتی تو شاداب ہو جایا کرتی تھی۔[1] ان کا اپنا خشک سینہ، بلکہ ان کی اونٹنی اور بکریوں کے تھن بھی دودھ سے بھر گئے۔ آپ فرماتی ہیں: میری چھاتی میں دودھ نہ تھا، جس کی وجہ سے بچہ ساری رات بھوک کی وجہ سے روتا رہتا تھا، مگر جب میں نے حضور کو دودھ پیش کیا تو آپ کی برکت سے اس سے دودھ جاری ہو گیا۔[2]



1 تفسیرِ مظہری، 6/528

2 سیرتِ حلبیہ، 1/132 مفہوماً

شعر نمبر:85

بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ترک: چھوڑ دینا۔ **نصفت:** انصاف۔

مفہومِ شعر

دودھ پینے کے زمانے میں نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیشہ سیدھی طرف سے دودھ پیتے اور دوسری طرف اپنے رضاعی بھائی کے لئے چھوڑ دیتے، آپ کی اس انصاف کی عادت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بچپن ہی سے عدل و انصاف کے پیکر اور لوگوں کے حقوق کی رعایت فرمانے والے تھے، چنانچہ جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے قبیلے میں پرورش کے لئے لے گئیں تو آپ کا ایک بیٹا بھی تھا، جب حضرت حلیمہ

سعدیہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دودھ پلاتیں تو آپ دودھ پینے کی عمر میں ہی عدل و انصاف کا مظاہرہ فرماتے ہوئے سیدھی طرف سے دودھ پیا کرتے اور الٹی طرف سے دودھ اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیتے،[1] گویا آپ نے واضح فرمادیا کہ میں کسی کا حق لینے نہیں بلکہ دینے اور دلانے آیا ہوں! سبحانَ اللہ اخلاقی اقدار واعلیٰ کردار کی ایسی مثال کہیں اور نہیں ملتی! بچپن سے ہی رعایت اور عدل وانصاف جیسے پاکیزہ اوصاف کا مالک ہونا یقیناً آپ ہی کا خاصہ ہے۔ آپ اخلاق کے اس قدر بلند درجے پر ہیں کہ پیدا ہوتے ہی انصاف کرنے لگ گئے اور آپ نے کبھی بھی اپنے بھائی کے حصے کا دودھ نوش نہیں فرمایا۔



1 سبل الہدیٰ والرشاد، 1/391

شعر نمبر:86

مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مہد: گود، جھولا۔ **برجِ ماہِ رسالت:** رسالت کے چاند کا بُرج۔

مفہومِ شعر

جس گود یا جھولے میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا بچپن گزارا اس کی قسمت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

مہدِ والا کی قسمت

آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پیارا بچپن معجزات و کمالات کے رنگا رنگ پھولوں سے سجا ہوا ہے، مہد سے جھولا مراد لیں تو مراد اس جھولے کی قسمت پر ناز کرنا ہے جس میں حضور آرام فرمایا کرتے تھے، کیونکہ اس جھولے کے متعلق امام قسطلانی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے

ہیں کہ اسے فرشتے حرکت دیا کرتے تھے۔[1] اور اگر مہد سے مراد گود لیں تو پچھلے کلام کے اعتبار سے یہاں سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہُ عنہا کی گود مراد ہو گی یعنی اعلیٰ حضرت سیدہ حلیمہ کی قسمت پر ناز کر رہے ہیں اور اعلیٰ حضرت کا یہ ناز کرنا ایسے ہی نہیں، کیونکہ امام قسطلانی نے ذکر کیا ہے کہ اللہ پاک نے اپنی حکمت سے پہلے ہی یہ فیصلہ فرما دیا تھا کہ اس کے مبارک نبی کو دودھ پلانے کی سعادت حاصل کرنے والی حلیمہ سعدیہ ہوں گی۔[2]

بُرجِ ماہِ رسالت

پہلے شعر کی طرح یہاں بھی بُرج سے دونوں باتیں مراد ہو سکتی ہیں یعنی رسالت کے چاند جس جھولے یا جس گود میں اپنے انوار و برکات کے جلوے لٹاتے رہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہُ عنہا کی اس گود یا جھولے کے مقدر پر ناز کا تذکرہ فرما رہے ہیں۔



1 مواہب لدنیہ، 1/81
2 مواہب لدنیہ، 1/79

شعر نمبر:87

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

پھبن: خوبصورتی۔ **خدا بھاتی:** خدا کو پسند آنے والی۔

مفہومِ شعر

ہر بچہ پیارا لگتا ہے اور اس کی بھولی بھالی صورت دلوں کو موہ لیتی ہے تو وہ ہستی جس کو کائنات کا حسنِ کل عطا کیا گیا اس کے بچپن کا عالم کیا ہو گا، وہ صورت جو خدا کو بھی پیاری ہے اس پر لاکھوں سلام۔

شرح

خدا بھاتی صورت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بچپن کی رونقوں کا تذکرہ جاری ہے، اسی بات کو مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہِ علیہ نے بھی یوں بیان کیا ہے:

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ

یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری
تیرے انداز یہ کہتے ہیں کہ خالق کو ترے
سب حسینوں میں پسند آئی ہے صورت تیری

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک چہرے سے ہر وقت اَنوار و تجلیات کی بارش ہوتی رہتی یہاں تک کہ اندھیروں میں اُجالا ہو جاتا اور ظلمتوں کے بادل چھٹ جاتے تھے۔ اللہ پاک کو آپ کی صورت سے کتنا پیار تھا کہ قرآن مجید میں آپ کے مبارک چہرے کی قسم یوں یاد فرمائی: وَالضُّحٰى ۙ (پ30، الضحیٰ:1) ترجمہ کنز العرفان: چڑھتے دن کے وقت کی قسم۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں جمالِ مصطفےٰ کے نور کی طرف اشارہ ہے۔[1] اسی چہرے کو دیکھ کر حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے مسلمان ہو گئے کہ اتنا خوبصورت چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا۔[2] اور جب حضرت ابو رِمثہ تمیمی رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو پکار اٹھے کہ یہ تو (واقعی) اللہ کے نبی ہیں۔[3] اسی طرح حج کے موقع پر حضور کی زیارت کرنے والا ہر شخص پکار اٹھتا کہ یہ تو برکت والا چہرہ ہے۔[4]



1 تفسیر روح البیان، 10/453
2 ترمذی، 4/219، حدیث:2493
3 سبل الہدیٰ والرشاد، 9/404
4 ابو داود، 2/201، حدیث:1742

شعر نمبر:88

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

اٹھتے بوٹوں: بڑھتے پودوں۔ **نشو و نما:** بڑھوتری۔ **غنچے:** کلیاں۔ **نکہت:** مہک۔

مفہومِ شعر

حضور کی پودوں کی طرح بڑھتی ہوئی مبارک نشو و نما پہ درود اور کھلتے غنچوں جیسی مہک پہ لاکھوں سلام۔

شرح

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما

یہاں حضور کی نشو و نما کو پودوں کی نشو و نما سے تشبیہ دی گئی ہے، کیونکہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور ایک دن میں اتنا پروان چڑھتے جتنا عام بچے ایک مہینے میں اور مہینے میں اتنا بڑھتے کہ جتنا عام بچے سال میں بڑھتے ہیں۔[1]

---

1 مسندِ ابی یعلیٰ، 6/172، حدیث:7127

کھلتے غنچوں کی نکہت

اس شعر میں بہترین تشبیہات کا استعمال فنِّ شاعری میں کمال کا منہ بولتا ثبوت ہے، چنانچہ اس شعر میں بیان کیا جارہا ہے کہ جس طرح کلیوں کے چٹخنے کے وقت ان سے خوشبو پھیلتی ہے اسی طرح آپ کا مبارک جسم بھی خوشبودار تھا۔ کیونکہ یہ حضور کے جسمِ اطہر کا ایک معجزہ تھا کہ وقتِ پیدائش سے ہی آپ کا جسم خوشبودار تھا۔ جیسا کہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پیدائش کے بعد میں نے آپ کو دیکھا تو آپ کے جسم کو چودھویں کے چاند کی طرح خوبصورت پایا اور اس سے تروتازہ کستوری کی خوشبوئیں پھوٹ رہی تھیں۔[1] آپ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: جب میں آپ کو لے کر اپنے علاقے میں پہنچی تو قبیلہ بنی سعد کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جس سے کستوری کی خوشبو نہ آرہی ہو۔[2]



1 مواہب لدنیہ، 1/66

2 سبل الہدیٰ والرشاد، 1/387

شعر نمبر:89

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

فضل: فضیلت۔ **کراہت:** ناپسندیدگی۔

مفہومِ شعر

حضور کے پیدا ہوتے ہی آپ کا فضل و کمال ظاہر ہونے لگا، آپ کے اس پیدائشی فضل و کمال پر دائمی درود اور بچپن میں کھیل کود سے ناپسندیدگی پہ لاکھوں سلام۔

شرح

فضلِ پیدائشی

یوں تو حضور کی زندگی کا ہر مرحلہ بے مثل و باکمال ہے مگر آپ کی پیدائش کے وقت جو فضل و کمالات ظاہر ہوئے ان کا تذکرہ عاشقوں کی روح و جاں کو ایک عجب تازگی اور خوشی بخشتا ہے، مثلاً ☆ اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ میں آئے تو انہیں آپ کے دنیا میں تشریف لانے تک کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ (1)

1 خصائص کبریٰ، 1/79

☆آپ کی پیدائش کے ساتھ ایک ایسا نُور نکلا جس سے مشرق و مغرب کی ہر چیز روشن ہو گئی۔[1] ☆ستارے اتنے قریب آگئے گویا ابھی گر پڑیں گے۔[2] ☆اسی طرح کسریٰ کے محل کا زلزلہ، 14 کنگرے گرنا، ہزار سال سے روشن آتش کدۂ فارس کا بجھ جانا[3] اور ☆بتوں کا منہ کے بل گر جانا وغیرہ بھی انہی عجائبات میں سے ہے۔[4]

کھیلنے سے کراہت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بچپن عام بچوں سے بہت مختلف تھا، آپ کھیل کود بلکہ ہر اس کام سے جس میں دینی و دنیوی کوئی فائدہ نہ ہو دور رہتے۔[5] البتہ آپ نے تیراکی، تیر اندازی، گھڑ سواری اور نشانہ بازی سیکھنے سکھانے کی اجازت عطا فرمائی بشرطیکہ یہ چیزیں بطورِ فن سیکھی جائیں،[6] وہ بے فائدہ کھیل جو عام بچے کھیلتے تھے ان سے آپ کو طبعی طور پر نفرت تھی، یہاں تک کہ بچے آپ کو کھیلنے کے لئے بلاتے بھی تو آپ انہیں یہ کہہ کر منع فرمادیتے کہ میں کھیلنے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔[7]



1 خصائص کبریٰ، 1/79
2 خصائص کبریٰ، 1/78
3 خصائص کبریٰ، 1/87
4 سیرتِ رسولِ عربی، ص556
5 تفسیر کبیر، 11/196 ملخصًا
6 شعب الایمان، 6/401، حدیث:8665
7 مدارج النبوۃ، 2/21

شعر نمبر:90

اعتلائے جِبِلّت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

اعتلائے جبلت: فطری یعنی پیدائشی عروج وبلندی۔ **اعتدال:** میانہ روی، برابر۔ **طویت:** طبیعت۔

مفہومِ شعر

حضور کے فطری عروج وبلندی پر بلند وبالا درود اور آپ کی اعتدال پسند طبیعت پر لاکھوں سلام۔

شرح

اعتلائے جبلت

جبلت و فطرت دونوں ہم معنٰی لفظ ہیں اور مراد تخلیق و پیدائش یا وہ اوصاف و عادات ہیں جو پیدائشی طور پر کسی انسان میں موجود ہوں۔[1] اس اعتبار سے اگر حضور کی

1 المنجد، ص649، 99

پیدائش کو دیکھا جائے تو یہ بڑی بہترین تھی کہ آپ ناف بریدہ، ختنہ کیے ہوئے، سرمہ لگائے ہوئے اور ہر قسم کی گندگی سے پاک پیدا ہوئے۔[1] اگر حضور کے پیدائشی اوصاف و عادات کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ آپ پیدا ہی ایسے پاکیزہ اوصاف کے ساتھ ہوئے تھے کہ جن کو پاکر ایک انسان حقیقی معنوں میں اشرف المخلوقات کہلانے کا حق دار ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انصاف پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ نے اپنی رضاعی والدہ کا سیدھا پستان قبول فرما کر الٹی طرف والا اپنے رضاعی بھائی کے لئے چھوڑ دیا تھا۔[2]

اعتدالِ طویت

اعتدال یعنی میانہ روی اسلام کی خوبیوں میں سے ہے اور اس سے مراد درمیانی حد سے کمی اور زیادتی کی درمیانی حالت میں رہتے ہوئے کوئی کام کرنا ہے۔ حضور کو میانہ روی پسند تھی، آپ خود بھی میانہ روی اختیار فرماتے اور دوسروں کو بھی زندگی کے ہر ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین فرماتے، مثلاً ایک شخص کو بہت زیادہ عبادت کرتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اللہ پاک (اجر عطا فرمانے سے) نہیں اکتاتا بلکہ تم (عبادت سے) اُکتا جاتے ہو۔[3]



1 سیرت حلبیہ، 1/78
2 سبل الہدیٰ والرشاد، 1/391
3 ابن ماجہ، 4/487، حدیث: 4241

شعر نمبر:91

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بے بناوٹ: بناوٹ سے پاک۔

مفہومِ شعر

بناوٹ اور دکھلاوے سے پاک حضور کے محبوبانہ ناز و انداز پر ہزاروں درود اور آپ کی قدرتی نمکین خوبصورتی پر لاکھوں سلام۔

شرح

بے بناوٹ ادا

حضور کی ہر ادا بناوٹ سے پاک تھی، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾

(پ23، ص:86) ترجمہ کنزالایمان: اور میں بناوٹ والوں میں نہیں۔

سادگی کے باوجود آپ کی ہر ہر ادا اس قدر دلنشین ہوتی کہ دیکھنے والا آپ پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جاتا! اللہ پاک نے قرآن میں بھی بعض مقامات پر اپنے پیارے

محبوب کی چند پیاری پیاری اداؤں کو محفوظ فرمایا ہے۔ مثلاً کبھی سمتِ قبلہ کی تبدیلی کے وقت آسمان کی طرف آپ کے بار بار رخِ انور اٹھانے کی دلکش ادا کو بیان فرمایا[1] تو کبھی آپ کو چادر و بالا پوش اوڑھنے کے وصف کے ساتھ مخاطب فرمایا۔[2]

ملاحت

ملاحت نمکین حسن کو کہتے ہیں۔ حسن دو قسم کا ہوتا ہے: ملیح اور صبیح۔ ملیح جس کا ترجمہ ہے نمکین حسن، اگرچہ صباحت بھی حسن ہے مگر ملاحت حسن کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اس میں فرق بیان سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا چھانٹ عاشق کی نگاہ کرتی ہے اس کے بیان سے زبان عاجز ہے۔ مزید فرماتے ہیں: یوں سمجھو کہ سفید رنگ صبیح ہے اور سفیدی میں سرخی کی جھلک ہو اور اس میں کشش ہو کہ دل اُدھر کھنچے اور دیدہ وَر اس کے دیدار سے سیر نہ ہو وہ ملیح ہے یعنی نمکین حسن ہے حضور ایسے ہی حسین تھے۔[3] میٹھے سے دل بھر جاتا ہے مگر نمک سے جی نہیں اُکتاتا، اسی طرح مصطفےٰ کریم کے حسن ملیح سے بھی جی نہیں بھرتا بلکہ کوئی جتنا بھی دیکھ لے دیدار کی تڑپ میں مزید اضافہ ہی ہوتا ہے۔



---

1. پ2، البقرۃ:144
2. پ29، المزمل:1-المدثر:1
3. مراۃ المناجیح، 8/51

شعر نمبر:92

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بھینی بھینی مہک: ہلکی و عمدہ خوشبو۔

مفہومِ شعر

حضور کے جسم سے آنے والی پاکیزہ خوشبوؤں پر درود اور آپ کی طبیعت کی حد درجہ نفاست پہ لاکھوں سلام۔

شرح

بھینی بھینی مہک

حضور کے جسمِ اقدس سے پیدائشی ہلکی ہلکی دل آویز خوشبو پھوٹتی تھی، جو بچپن تک ہی محدود نہ رہی بلکہ جیسے جیسے آپ جوان ہوئے اس میں بھی اضافہ ہوتا رہا، یہاں تک کہ معراج شریف کے بعد آپ کے جسمِ اطہر سے دُلہن سے بھی زیادہ عمدہ خوشبو آتی تھی۔[1]

---

1 سبل الہدیٰ والرشاد، 2/88

یہ خوشبو اس قدر سحر انگیز ہوتی کہ آپ جس گلی راستے سے گزرتے وہ مہک اٹھتے اور بعد میں گزرنے والا محسوس کر لیتا کہ اس راستے سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا گزر ہوا ہے،[1] اتنا ہی نہیں بلکہ اگر کبھی صحابہ کرام کو حضور کی تلاش ہوتی تو وہ خوشبوئے مصطفےٰ کی پیروی کر کے حضور تک پہنچ جایا کرتے تھے۔

پیاری پیاری نفاست

حضور کا مزاج بہت بہترین تھا، گو کہ آپ کا جسم ہر قسم کی گندگی سے پاک تھا اور قدرت نے اس پاکیزگی کا بھرپور اہتمام بھی فرمایا تھا، مگر اس کے باوجود آپ خود بھی اپنے جسمِ اطہر کی ظاہری پاکیزگی کا خوب اہتمام فرماتے، ہمیشہ صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے، مبارک زلفوں میں تیل لگاتے اور کنگھی کرتے۔ آپ بکھرے بال، پریشان گندہ حال اور میلے لباس کو سخت ناپسند فرماتے۔[2]



1 الشفا، 1/63

2 ابو داود، 4/72، حدیث: 4062

شعر نمبر:93

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

عبارت: مراد گفتگو ہے۔ **شیریں:** میٹھا۔

مفہومِ شعر

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی میٹھی میٹھی گفتگو پہ شیریں درود اور گفتگو کرتے ہوئے ہاتھوں کے پیارے پیارے اشارے پہ لاکھوں سلام۔

شرح

میٹھی میٹھی عبارت

حضور بہت ہی میٹھی، خوبصورت اور دلکش گفتگو فرماتے، آپ کے دیگر اوصاف کی طرح حسنِ بیان اور خوش آوازی میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہیں، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے: اللہ پاک نے تمام نبیوں کو خوش آوازی اور خوبصورتی عطا فرما کر

بھیجا، مگر تمہارے نبی سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش آواز تھے۔[1] آپ کے خوبصورت منہ سے ادا ہونے والے پھول جیسے کلمات کی ترتیب، روانی اور ان کے اثر کو بیان کرتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور تمہاری طرح تیزی سے مسلسل کلام نہیں فرماتے، بلکہ ٹھہر ٹھہر کر اس طرح گفتگو فرماتے ہیں کہ پاس بیٹھا شخص صرف سن کر یاد کر لیتا ہے۔[2] اگر کوئی الفاظ گننا چاہتا تو بآسانی گن سکتا تھا۔[3]

میں تیرے حسنِ بیاں پہ صدقے | میں تیری میٹھی زباں کے صدقے
برنگِ خوشبو دلوں میں اترا | ہے کتنا دلکش خطاب تیرا

حضور کے اندازِ گفتگو کو انتہائی ذوق و محبت سے بیان کرنے کے لئے بڑے بہترین استعارات و کلمات کا سہارا لیا گیا ہے، مگر اس حوالے سے حضرت اُمِ مَعْبَد رضی اللہ عنہا کا اندازِ بیان سب سے جدا ہے۔ آپ فرماتی ہیں: حضور جب خاموشی اختیار فرماتے تو چہرۂ اقدس سے وقار چھلکتا، جب کلام فرماتے تو بیٹھے ہوؤں پر چھا جاتے اور آپ کی شہد سے میٹھی گفتگو لڑی سے جھڑتے موتیوں کی طرح محسوس ہوتی۔[4]

اچھی اچھی اشارت

کسی کو اپنی بات اچھی طرح سمجھانے کے لئے دورانِ گفتگو ہاتھ سے مناسب اشارے

---

1. شرح زرقانی، 5/444
2. ترمذی، 5/366، حدیث: 3659
3. بخاری، 2/491، حدیث: 3567
4. مستدرک، 3/544، حدیث: 4333

کرنا مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کبھی حضور دورانِ گفتگو ایسے اشارے فرماتے تو گویا گفتگو کی خوبصورتی کو چار چاند لگ جاتے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے: جب حضور کسی بات پر تعجب فرماتے تو ہاتھ پلٹ دیتے، جب بات کرتے تو ہاتھ ملا لیتے اور کبھی سیدھی ہتھیلی کو الٹے انگوٹھے کے اندرونی حصے پر مارتے۔[1]



1 شمائل محمدیہ، ص135، رقم:215

شعر نمبر:94

سیدھی سیدھی روش پہ کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

روش: چال۔ **طبیعت:** مزاج۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی غرور و تکبر سے پاک سیدھی سادی مگر باکمال رفتار پہ کروڑوں درود اور آپ کی عاجزانہ سادہ طبیعت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

سیدھی سیدھی روِش

حضور کی مبارک چال سادگی و کمال کا مجموعہ تھی، سادگی اس لئے کہ آپ صحابہ کو اپنے آگے چلنے کا حکم دیتے اور کمال یہ کہ آپ کے پیچھے نوری مخلوق یعنی فرشتے چلا کرتے تھے۔[1] آپ پاؤں زمین پر گھسیٹ کر نہ چلتے بلکہ پوری قوت کے ساتھ قدم مبارک اٹھاتے اور نہایت

1 جمع الوسائل، 1/53

وقار کے ساتھ آہستہ سے زمین پر رکھتے نیز تیز رفتاری سے یوں چلتے گویا بلندی سے اتر رہے ہوں۔[1] آپ کی یہ کیفیت بیان کرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چلنے میں حضور سے بڑھ کر میں نے تیز رفتار کسی کو نہ دیکھا، گویا زمین آپ کے لئے لپیٹ دی جاتی۔ ہم آپ کے ساتھ دوڑا کرتے اور تیز چلنے سے مشقت میں پڑ جاتے مگر آپ انتہائی وقار وسکون کے ساتھ چلتے رہتے، پھر بھی ہم سب سے آپ ہی آگے رہتے تھے۔[2]

سادی سادی طبیعت

اللہ پاک نے حضور کو سب سے بڑا مرتبہ عطا فرمایا، مگر اس کے باوجود آپ کے مزاج شریف میں بے حد سادگی اور طبیعت میں عاجزی وانکساری تھی، کسی قسم کا تکلف نہ فرماتے، کھانا پینا، پہننا اور سونا ہر کام سادہ تھا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ کی سادگی کا عالم یہ تھا کہ آپ نے ایسے کجاوے پر حج فرمایا جو نہایت پرانا تھا جس کی قیمت چار درہم بھی نہ تھی۔[3] یہی نہیں بلکہ آپ اپنے غلاموں کے ساتھ بے حد عاجزی اور نرمی کا برتاؤ فرماتے تھے، چنانچہ ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا تو جلالتِ نبوت کی ہیبت سے ایک دم ڈر کر کانپنے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا: بالکل مت ڈرو! میں بادشاہ ہوں نہ جبار حاکم، میں تو قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کی بوٹیاں کھایا کرتی تھی۔[4]



1 شمائل محمدیہ، ص23، رقم:7
2 شمائل محمدیہ، ص86، رقم:116
3 اخلاق النبی وآدابہ، ص96، حدیث:472
4 شرح زرقانی، 6/71

شعر نمبر:95

روز گرم و شب تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

تیرہ و تار: اندھیرا۔ **کوہ:** پہاڑ۔

مفہومِ شعر

عرب کے سخت ترین گرم دنوں اور تاریک راتوں میں آپ کے اپنے رب کی عبادت کے لئے غاروں اور ریگستانوں میں گوشہ نشینی اختیار کرنے پر لاکھوں سلام۔

شرح

کوہ و صحرا کی خلوت

عرب کی تپتی گرمی ہو یا سخت اندھیری رات، اپنے کریم رب سے تعلقِ بندگی کو مضبوط کرنے کے لئے حضور ہر وقت عبادات میں مصروف رہتے، بالخصوص اعلانِ نبوت سے پہلے آپ تنہائی پسند ہو گئے، آپ یادِ الٰہی کے لئے اپنے ساتھ کھانے پینے کی چیزیں لے کر غارِ حرا تشریف لے جاتے اور بسا اوقات کئی کئی دن ٹھہرتے، وہاں مراقبہ، ذکر و فکر اور

اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہتے، یہاں کہ یہیں آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔[1]



1 بخاری، 1/7، حدیث: 3

شعر نمبر:96

جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و ملک
اس جہاں گیر بعثت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

گھیرے: دائرے۔ **مَلَک:** فرشتہ۔ **جہانگیر:** تمام جہان پر چھا جانے والی۔ **بعثت:** نبوت و رسالت۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام جس کے احاطے میں انبیا و ملائکہ بھی شامل ہیں۔

شرح

جہانگیر بعثت

حضور اگرچہ تمام انبیا کے بعد تشریف لائے، مگر پچھلی تمام اُمتیں اپنے انبیائے کرام کے ساتھ، نیز فرشتے و دیگر تمام مخلوق بھی آپ کے احاطۂ نبوت میں شامل ہیں۔ جیسا کہ مدارجُ النبوۃ میں ہے: حضور کی رسالت فقط انسانوں تک نہیں بلکہ تمام جنوں اور انسانوں کو

شامل ہے، اس پر بھی محدود نہیں بلکہ تمام عالمین کے لئے ہے۔ تو ہر وہ چیز جس کا رب اللہ پاک ہے محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس کے رسول ہیں۔[1] فتاویٰ رضویہ میں ہے: ہمارے حضور سب انبیا کے نبی ہیں اور تمام انبیا و مُرسلین اور ان کی اُمتیں سب حضور کے امتی۔ حضور کی نبوت و رِسالت زمانۂ ابو البشر (آدم) علیہ السلام سے روزِ قیامت تک جمیع خَلْقِ اللہ (یعنی اللہ پاک کی ساری مخلوق) کو شامل ہے اور حضور کا ارشاد کُنْتُ نَبِیّاً وَّ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَد اپنے معنیٔ حقیقی پر ہے۔[2]



1 مدارج النبوۃ، 1/34

2 فتاویٰ رضویہ، 30/138

شعر نمبر:97

اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

جھلا جھل: بہت تیز روشنی۔ **دمکنا:** چمکنا۔ **جلوہ ریزی:** جلوہ دکھانا۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تبلیغ اور دعوتِ اسلام سے کفر و شرک کے اندھے شیشے ایمان کی روشنی سے چمکنے لگے، آپ کی اس دعوت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

اعلانِ نبوت سے پہلے ہر طرف جہالت و گمراہی کا دور دورہ تھا، عقیدے کی خرابیاں، بے عملی اور بُرا سلوک کرنا بہت عام تھا، قابلِ شرم کام کو باعثِ فخر سمجھ کر کیا جاتا تھا، شرک و بت پرستی، شراب پینا، زنا، چوری، لوٹ مار، قتل و قتال وغیرہ ہر طرح کی بُرائی عام تھی! یہاں تک کہ نومولود بچیوں کو زندہ دفن کرنے، عورتوں کو منحوس جاننے، والد کے مرنے کے بعد دیگر جائیداد کی طرح اپنی ماؤں کو بھی آپس میں بانٹ لینے اور انہیں غلام بنا کر بیچ

دینے جیسی شرمناک عادات عرب معاشرے کا حصہ بن چکی تھیں کہ ان حالات میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو آپ کی پُر تاثیر دعوت اور نورانی تعلیمات سے مردہ دل جی اٹھے، کفر و شرک کے اندھے شیشے ایمان کی روشنی سے چمکنے لگے، عورتوں اور مظلوموں کو ان کے حقوق ملنے لگے، لوگوں کی فکر بدلی، نظریہ بدلا، کردار بدلے، اقدار و روایات بدلیں، یہاں تک کہ شراب کے نشے میں دھت رہنے والے حضور کی محبت کا جام پی کر ان کی سنتوں کے شیدائی بن گئے، چور ڈاکو ایک دوسرے کے مال کے محافظ بن گئے، عزتوں کے ڈاکو عزتوں کے رکھوالے بن گئے، بے شرم و بے حیا شرم و حیا کے پیکر بن گئے، بیٹیوں سے نفرت کرنے اور انہیں زندہ دفن کر دینے والے ان کے لاڈ اٹھانے والے بن گئے، ایسا رنگ چڑھا کہ ماؤں کی عزت کو پامال کرنے والے ان کے قدم چومنے لگ گئے اور وہ لوگ جن کے سیدھے راستے پر آنے کی کوئی امید نہ تھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی برکت سے سارے عالم کے لئے ہدایت کے روشن ستارے بن گئے۔ گویا

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا | خاک کے ذروں کو ہمدوشِ ثریا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے | کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا



شعر نمبر:98

لُطفِ بیداریِ شب پہ بے حد درود
عالَمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

لطف: مزہ۔ **بیداری:** جاگنا۔

مفہومِ شعر

حضور کے راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے کی لطافت و پاکیزگی پہ بے شمار رحمتوں کا نزول ہو اور آپ کے آرام و سکون سے سونے کی کیفیت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

لطف بیداریِ شب

رات کی نفلی عبادت کو دن پر فوقیت حاصل ہے اور دن کے مقابلے میں رات کی عبادات زیادہ فائدے والی ہیں، دن میں اجتماع ہے تو رات میں تنہائی، دن میں مصروفیت ہے تو رات میں فُرصت، دن میں شور ہے تو رات میں کیف و سرور، دن عام لوگوں کی

ملاقات کا وقت ہے تو رات محبوب سے ملنے کا، یہی وجہ ہے کہ جلوۂ محبوب کے طلبگار رات کے مشتاق ہوتے ہیں اور وہ اپنی راتوں کا ایک حصہ نیند کے لئے اور بقیہ اپنے محبوب سے مناجات وعبادات کے لئے وقف کرتے ہیں۔ گو کہ حضور کے رب نے آپ سے آپ کے سبب اگلے پچھلوں کی بخشش کا وعدہ فرمایا ہے،[1] اس کے باوجود آپ رات بھر عبادات و مناجات میں مشغول رہتے، کبھی امت کے غم میں روتے تو کبھی اتنا لمبا قیام فرماتے کہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے پاؤں مبارک سوج جایا کرتے، جب عرض کی جاتی کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو ارشاد فرماتے: کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں![2]

عالمِ خوابِ راحت

نیند میں حضور کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل ہر وقت اللہ پاک کی طرف متوجہ رہتا، یہی وجہ ہے کہ آپ کی نیند آپ کے وضو میں رکاوٹ نہیں ڈالتی تھی، کیونکہ جب آپ سے عرض کی گئی کہ آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں (اور جاگ کر بغیر وضو کیے وتر اور تہجد ادا فرماتے ہیں) تو ارشاد فرمایا: بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔[3]



1 پ26، الفتح:2

2 مسلم، ص1160، حدیث:7125

3 بخاری، 1/389، حدیث:1147

شعر نمبر:99

خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

خندہ: مسکرانا۔ **عشرت:** سکون، خوشی۔

مفہومِ شعر

حضور کی خوشی کے وقت نورانی مسکراہٹ پہ نوری درود اور آپ کے خوفِ خدا اور فکرِ اُمّت میں رحمت بھرے بادل کے برسنے کی طرح آنسو بہانے پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضور بارہا غمِ اُمّت اور خوفِ خدا میں آنسو بہایا کرتے تھے، آپ ارشاد فرماتے: اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔[1] کیونکہ حضور کا ایک وصف دائمُ الفکر ہونا بھی ہے یعنی آپ اپنی اُمّت کے معاملے میں ہمیشہ فکر مند رہتے[2] اور

1 مسند امام احمد، 8/121، حدیث:21572
2 اخلاق النبی و آدابہ، ص53، حدیث:200

رات بھر اُمّت کی بخشش کے لئے آنسو بہاتے مگر پھر بھی صبح آپ کا چہرہ ہشاش بشاش ہوتا اور آپ ہر ایک سے خوش اخلاقی کے ساتھ ملاقات فرماتے۔ حضور اکثر مسکرایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔[1] جب آپ مسکراتے تو چہرہ گلاب کی طرح کھل اٹھتا، آس پاس کی ساری چیزوں میں گویا جان پڑ جاتی، چنانچہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی آپ مسرور ہوتے تو چہرۂ مبارک یوں نور بار ہو جاتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم آپ کا چہرہ انور دیکھ کر ہی آپ کی خوشی کا اندازہ لگا لیتے۔[2]



1 شمائل محمدیہ، 136

2 بخاری، 2/488، حدیث: 3556

شعر نمبر:100

نرمیِ خوئے لِینَت پہ دائم درود
گرمیِ شانِ سَطوَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

خوئے لینت: نرمی کی عادت۔ **سطوت:** رعب۔

مفہومِ شعر

حضور کی طبیعت کی نرمی پر ہمیشہ اللہ کی رحمتیں ہوں اور آپ کی رعب و دبدبہ والی بلند شان پہ لاکھوں سلام۔

شرح

نرمیٔ خوئے لینت

حضور کی طبیعت مبارکہ نرمی والی تھی، آپ کمال درجہ کے مہربان تھے، دشمن اور دوست ہر کسی کے ساتھ نرمی اختیار فرماتے، اپنا ذاتی انتقام لیتے نہ اپنی ذات کے لئے کسی پر غصہ فرماتے،[1] بلکہ شفقت و رحمت فرماتے ہوئے بڑے سے بڑے مجرم کو بھی معاف

[1] بخاری، 2/489، حدیث:6092

فرمادیتے، اللہ پاک نے آپ کے دل کی نرمی کو اپنی رحمت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ (پ4، اٰل عمرٰن:159) ترجمہ کنز الایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نرمی و رحمت کے واقعات بہت زیادہ ہیں، بالخصوص فتحِ مکہ کے موقع پر آپ نے جس شانِ کریمی کا مظاہرہ فرمایا، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، کیونکہ اس دن وہ تمام لوگ جو آپ کے جانی دشمن تھے اور آپ کو تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے، آپ کے سامنے بے بس کھڑے آپ کے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے، مگر آپ نے اپنی رحمت کا مظاہرہ فرماتے ہوئے ان سب کو معاف فرمادیا۔[1]

گرمیٔ شانِ سطوت

حضور کی ذات نرمی وعاجزی کا مظہر تھی تو آپ کی شخصیت انتہائی باوقار و پُر جلال تھی، آپ کا فطری طور پر رعب و دبدبہ ایسا تھا کہ جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا وہ مرعوب ہو جاتا اور جو آپ کے ساتھ میل جول رکھتے ہوئے آپ سے ملتا وہ آپ سے محبت کرنے لگ جاتا۔[2]

خود کو بہادر سمجھنے والے بڑے بڑے آپ کے رعب و دبدبے کے سامنے ہتھیار ڈال دیا کرتے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود ارشاد فرمایا: ایک مہینے کی دوری تک

---

1 مواہب لدنیہ، 1/319 ملخصاً

2 شمائل محمدیہ، ص20

رعب و دبدبے کے ذریعے میری مدد کی گئی۔[1] یعنی جو دشمن مجھ سے جنگ کرنے آئیں ابھی وہ ایک ماہ کے راستہ پر مجھ سے دور ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں میری ہیبت چھا جاتی ہے، اگرچہ وہ جنگ کریں مگر ڈر کر، یہ معجزہ کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔[2]



1 بخاری، 1/133، حدیث: 335
2 مرآۃ المناجیح، 8/9

شعر نمبر:101

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

کھنچی: اکڑی۔ **خداداد:** اللہ پاک کی طرف سے عطا کی ہوئی۔ **شوکت:** شان۔

مفہومِ شعر

اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایسی شان عطا فرمائی جس کے سامنے غرور و تکبر سے اکڑی ہوئی گردنیں جھک گئیں، آپ کی اس شان پر لاکھوں سلام۔

شرح

اعلیٰ حضرت حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رعب و دبدبہ کا ذکر جاری رکھتے ہوئے بیان کر رہے ہیں کہ اللہ پاک نے حضور کو ایسی وجاہت و شوکت عطا فرمائی تھی کہ بڑے بڑے مغرور اور متکبر لوگوں کی اکڑی ہوئی گردنیں آپ کے سامنے ایسی جھکیں کہ پھر کبھی نہ اٹھ سکیں، حضور کی اس شان و عظمت کا عملی مظاہرہ فتحِ مکہ کے موقع پر اچھی طرح دیکھا جا سکتا ہے کہ جب ظالم و جفاکار مجرم آپ کے سامنے سر جھکائے، لرزتے کانپتے، مایوس و نا

امید اپنی موت کے منتظر کھڑے تھے، مگر آپ نے سب کو معاف فرما دیا۔یہی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہیبت و رعب سے کئی مرتبہ جابر و سرکش کانپ اٹھتے دیکھے گئے، جیسا کہ ایک مرتبہ آپ نماز ادا فرما رہے تھے کہ بدبخت ابو جہل سجدے کی حالت میں آپ کا سر کچلنے کے ناپاک ارادے سے ایک بھاری پتھر اٹھائے آگے بڑھا، مگر جونہی نزدیک پہنچا فوراً بوکھلا کر الٹے پاؤں واپس بھاگا، لوگوں نے پوچھا: کیا ہوا؟ کہنے لگا: میں نے دیکھا کہ ایک انتہائی بھیانک اونٹ منہ کھولے دانت کچکچاتا ہوا مجھے ہڑپ کرنے کے لئے آگے بڑھ رہا ہے! ایسا بھیانک اُونٹ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل تھے، اگر ابو جہل اور نزدیک آتا تو اُسے پکڑ لیتے۔[1] یہ دشمنوں کا حال تھا، آپ کے وقار و عظمت کی بنا پر خود صحابہ کرام اس قدر مرعوب ہوتے کہ ان کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا، نہایت سادگی کی کیفیت میں بھی آپ کا رعب و وقار برقرار رہتا، مثلاً ایک صحابیہ نے حضور کو اس طرح بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ نے دونوں بازو ملا کر پیٹ کو رانوں کے ساتھ لگا رکھا تھا تو ان کے جسم پر ہیبت و خوف طاری ہو گیا اور وہ لرز اٹھیں، حالانکہ انہوں نے حضور کو پشت کی طرف سے دیکھا تھا۔[2]



1 سیرت ابن ہشام، ص117

2 ترمذی، 5/524، حدیث:126

شعر نمبر:102

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ہمت: طاقت، حوصلہ۔

مفہومِ شعر

حضور نے جاگتی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کیا یہ کوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھے کہ کتنی ہمت کا کام ہے، آپ کی آنکھ مبارک کی ہمت پر لاکھوں سلام۔

شرح

شبِ معراج حضور نے کس ہستی کا دیدار کیا؟ یہ پوچھنا ہو تو حضرت موسیٰ سے پوچھو! جو اس ہستی کے دیدار کا تقاضا کرتے رہے اور جب موقع ملا تو دیدار کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو گئے۔ مگر اسی ذات کا دیدار ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایسے کیا کہ آپ کے تابِ نظارہ کی داد دیتے ہوئے اللہ کریم نے خود فرمایا: مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ (پ27، النجم:17) ترجمہ کنز العرفان: آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ گویا اس

شعر میں امامِ اہلسنت نے قصۂ طور و معراج کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حضور کا دیدارِ الٰہی کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی، بلکہ یہ آپ کی ہی ہمت تھی کہ جس کی ایک تجلی کے دیدار سے حضرت موسیٰ تو عاجز رہے مگر آپ نے خوب سیر ہو کر اس کا دیدار کیا۔ یہ اللہ پاک کی مرضی ہے کہ جس پر چاہا اپنا جلوہ ظاہر فرمادیا۔ چنانچہ دیدارِ الٰہی سے متعلق ہمارا نظریہ ہے کہ حضور نے حالتِ بیداری میں سر کی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کیا، جیسا کہ ایک روایت میں ہے: رَاَیْتُ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یعنی میں نے اپنے رب کو دیکھا۔[1] یہی مؤقف اکابر صحابہ کرام، تابعین اور کئی بزرگان دین کا ہے، مثلاً حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ یعنی حضور نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔[2] قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہِ علیہ اس قول کی گویا یوں وضاحت فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہُ عنہما کے مشہور قول کے مطابق حضور نے سَر کی آنکھوں سے رب کا دیدار کیا ہے۔[3]



1 مسند امام احمد، 1/611، حدیث: 2580
2 ترمذی، 5/185، حدیث: 3290
3 الشفاء، 1/196

شعر نمبر:103

گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

گردِ مہ: چاند کے گرد۔ **دست انجم:** ستاروں کا جھرمٹ۔ **رخشاں:** روشن، چمک دار۔ **ہلال:** چاند۔ **دفع:** دور کرنا۔ **ظلمت:** اندھیرا۔

مفہومِ شعر

میدانِ بدر میں کفر کی تاریکی کا خاتمہ کرنے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر لاکھوں سلام کہ جب اس طیبہ کے چاند کے گرد صحابہ ستاروں کے جھرمٹ کی طرح موجود تھے۔

شرح

میدانِ بدر میں صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گرد یوں حلقہ بنایا ہوا تھا جیسے ستاروں نے چاند کو اپنے جھرمٹ میں لے رکھا ہو اور اس روز صحابہ کرام کی جاں نثاری کا عالم یہ تھا کہ کوئی اپنے اخلاص و وفاداری کا یقین دلانے کے لئے جوش و جذبے سے بھرپور عہد و پیماں کرتا نظر آرہا تھا، تو کوئی عرض کر رہا تھا: حضور! ہم آپ کے دائیں بائیں

اور آگے پیچھے سے لڑیں گے آپ کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔[1] کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے اتارنے کا حکم دیں تو ہم یہ بھی کر گزریں گے۔[2] الغرض صحابہ نے میدانِ بدر میں جس جاں نثاری اور وفاداری کا ثبوت دیا تاریخِ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ 17 رمضان المبارک کو لڑی جانے والی اسلام اور کفر کے درمیان یہ پہلی جنگ ہے جس میں مسلمانوں نے تعداد اور سامانِ جنگ کی کمی کے باوجود انتہائی جُرأت و بہادری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے کفر کے غرور کو خاک میں ملا ڈالا، اس دن کو قرآنِ مجید میں یومُ الفرقان فرمایا گیا ہے۔



1 بخاری، 3/5، حدیث: 3952

2 شرح زرقانی، 2/268

شعر نمبر:104

شورِ تکبیر سے تھر تھرائی زمین
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

تھر تھرائی: کانپ اٹھی۔ **جنبش:** حرکت۔ **جیش:** لشکر۔ **نصرت:** مدد۔

مفہومِ شعر

بدر کے میدان میں جن کی تکبیر کے شور سے زمین کانپ اٹھی تھی اس اللہ پاک کی طرف سے مدد کیے گئے لشکر کی نقل و حرکت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

تعداد اور آلات و اسباب کم ہونے کے باوجود جب مسلمان نعرۂ تکبیر بلند کر کے کفار پر ٹوٹ پڑتے ہیں تو اللہ کی مدد فرشتوں کی شکل میں انہیں ضرور پہنچتی ہے، بدر میں بھی یہی حال تھا۔ چنانچہ،

اللہ پاک نے مسلمانوں کی مدد کے لئے پہلے ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے، اس کے بعد یہ تعداد بڑھ کر تین ہزار اور پھر پانچ ہزار ہو گئی، اس لئے اس لشکر کو جیش نصرت بھی

کہا گیا ہے۔[1]



[1] شرح زرقانی، 2/286

شعر نمبر:105

نعرہ ہائے دلیراں سے بَن گونجتے
غُرِّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

دلیراں: بہادر لوگ۔ **بن:** جنگل۔ **غُرِّش:** غراہٹ، ہیبت۔ **کوس:** نقارہ۔

مفہومِ شعر

میدانِ بدر میں جن بہادروں کے پُرجوش نعروں سے جنگل گونج اٹھے، ان کی بہادری کی نقارے جیسی رعب دار غراہٹ پہ لاکھوں سلام۔

شرح

میدانِ بدر بلکہ جس میدان میں بھی بہادرانِ اسلام صف آرا ہوتے ان کے نعرۂ تکبیر کی گرج سے کوہ و صحرا اور جنگل و بیابان گونج اٹھتے، زمین تھر تھرا اٹھتی، ان کی آوازوں میں وہ رعب و دبدبہ ہوتا کہ ہیبت سے کافروں کے کلیجے لرز جاتے، جس سمت رخ کرتے تمام علاقے اور شہر اسلام کے سائے تلے آجاتے، غلامانِ محمد کی جرأت و بہادری سے بھری داستانیں دورِ نبوی تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ اہلِ ایمان نے فتوحات کے سلسلے کو

جاری رکھا اور جرأت و بہادری کے جوہر دکھاتے رہے، یہی وجہ ہے کہ طارق بن زیاد، محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی وغیرہ فاتحینِ اسلام کے نام آج بھی تاریخ کے ماتھے پر ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔



شعر نمبر:106

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفٰے تیری صولت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

چقاچاق: تلوار کے کاٹنے کی آواز۔ **صولت:** ہیبت۔

مفہومِ شعر

میدانِ بدر میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے جاں نثار اصحاب کی کفار پہ چلنے والی تلواروں اور خنجروں کے کاٹنے کی آوازیں گویا حضور کی بے مثال ہیبت و جرأت پر لاکھوں سلام پیش کر رہی تھیں۔

شرح

وہ چقاچاق خنجر

ان اشعار میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی میدانِ بدر میں جرأت و بہادری اور آپ کے اصحاب کے کارناموں، ان کے نعروں کی ہیبت، نیز تلواروں، خنجروں اور فرشتوں کے کوڑوں کی چقاچاق آوازوں سے پیدا ہونے والے رعب کا تذکرہ ہے، کیونکہ غزوۂ بدر وہ

معرکہ ہے جس میں انسان ہی نہیں بلکہ پانچ ہزار فرشتے بھی کفار سے لڑ رہے تھے، جیسا کہ حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسلمان اس دن کافروں کا پیچھا کرتے تھے اور کافر مسلمانوں کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا کہ اچانک اُوپر سے کوڑے کی آواز آتی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا: اَقْدِمْ حَیْزُومُ یعنی اے حیزوم! آگے بڑھ! (حیزوم حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے)۔ نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا، اس کی ناک تلوار سے اُڑا دی گئی اور چہرہ زخمی ہو گیا۔ صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے یہ باتیں بیان کیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ تیسرے آسمان کی مدد ہے۔[1] الغرض معرکۂ بدر ہو یا دیگر غزوات، مسلمان جب جذبۂ ایمانی کے ساتھ دینِ الٰہی کی سربلندی کے لئے تلوار اٹھاتے تو اس کی آواز کی ہیبت سے کفار کے کلیجے کانپ اٹھتے تھے اور ان کے دلوں میں ان بہادروں کے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رعب و دبدبے اور شان و شوکت کی دھاک بیٹھ جاتی۔



1 مسلم، ص969، حدیث:4588

شعر نمبر:107

ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غُرّانِ سَطوَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

جانبازیاں: جان نثاریاں۔ **شیرِ غُران:** بپھرا ہوا شیر۔ **سطوت:** دبدبہ۔

مفہومِ شعر

حضور کی نگاہوں کے سامنے آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہُ عنہ کی وہ بے مثال بہادری، جانبازی، دشمنوں پر شیر کی طرح غُرانا اور دھاڑنا! اسلام کے اس دھاڑیں مارتے ہوئے بہادر شیر کی ہیبت و دبدبے پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حضرت امیر حمزہ رضی اللہُ عنہ حضور کے چچا اور دودھ شریک بھائی ہیں۔[1] حضور کو آپ سے اور آپ کو حضور سے بے حد محبت تھی، حضور کی آپ سے محبت کا عالم یہ تھا کہ ارشاد فرمایا: میرے تمام چچاؤں میں سب سے بہتر امیر حمزہ رضی اللہُ عنہ ہیں۔[2] جبکہ

1 الاستیعاب، 1/423
2 معرفۃ الصحابۃ، 2/21، رقم:1839

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی حضور سے محبت اس بات سے جان لیجئے کہ قبولِ اسلام سے پہلے بھی آپ ہمیشہ کفارِ مکہ کی شرارتوں سے حضور کی حفاظت فرمایا کرتے یہاں تک کہ آپ کے ایمان لانے کا سبب بھی اسی قسم کا ایک واقعہ بنا۔ ہوا کچھ یوں کہ آپ کو معلوم ہوا کہ ابو جہل نے حضور کو تکلیف پہنچائی ہے تو آپ اسی وقت حرمِ کعبہ میں پہنچے اور ابو جہل کے سر پر اپنی کمان دے ماری اور حضور کی حمایت و قبولِ اسلام کا کھل کر اعلان کر دیا، ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو مجھے مسلمان ہونے سے روک کر دکھاؤ۔ (1)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام سے تین دن پہلے آپ نے اسلام قبول کیا، آپ نے اپنی تمام تر طاقتیں حضور کی مدد میں قربان کر دیں اور کفار کے خلاف ہر میدان میں اپنی بے مثال بہادری و جاں نثاری کا ایسا مظاہرہ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اللہ پاک نے ساتوں آسمانوں پر لکھا ہے کہ حمزہ اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہے۔ (2)



1 معجم کبیر، 3/140، حدیث:2926

2 مستدرک، 4/204، حدیث:4950

شعر نمبر:108

الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مو: بال۔ **خو و خصلت:** عادت / ادا۔

مفہومِ شعر

حضور کے اوصاف اور آپ کی شان و عظمت اتنی زیادہ ہے کہ بس یہ کہنا کافی ہے کہ آپ کے ہر بال مبارک پر لاکھوں رحمتیں اور ہر عادت و وصف پہ لاکھوں سلام۔

شرح

شاہ ولیُّ اللہ محدّث دہلوی اپنے والد شاہ عبدُ الرحیم دہلوی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ایک بار وہ شدید بیمار تھے، انہیں خواب میں حضور کی زیارت ہوئی، حضور نے ان کا حال پوچھ کر صحت یابی کی خوشخبری دی اور اپنی داڑھی مبارک کے دو بال مبارک بھی عنایت فرمائے۔ والد صاحب کی جب آنکھ کھلی تو وہ بال ان کے تکیے کے نیچے تھے، اسی وقت انہیں صحت یابی نصیب ہو گئی۔ والد صاحب نے مجھے اپنا خواب سنایا اور ایک بال بھی عنایت فرمایا جو

آج بھی میرے پاس محفوظ ہے۔ان موئے مبارک کے کمالات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ آپس میں جڑے رہتے تھے جوں ہی درود شریف پڑھا جاتا الگ الگ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے اور درود شریف ختم ہوتے ہی پھر اصلی حالت پر لوٹ آتے۔

ایک مرتبہ تین بد مذہبوں نے امتحان لینا چاہا اور ان موئے مبارک کو دھوپ میں لے گئے۔ غیب سے فوراً بادل کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا جس نے ان موئے مبارک پر سایہ کر لیا حالانکہ اس وقت چلچلاتی دھوپ پڑ رہی تھی،ان میں سے ایک نے توبہ کر لی۔جب دوسری اور تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو باقی دونوں نے بھی توبہ کر لی۔

ایک مرتبہ کئی لوگ موئے مبارک کی زیارت کیلئے جمع ہو گئے،شاہ صاحب نے بہت کوشش کی مگر تالا نہ کھلا،اس پر شاہ صاحب نے مُراقبہ کیا تو پتا چلا کہ ان میں ایک شخص ناپاکی کی حالت میں ہے۔شاہ صاحب نے عیب چھپاتے ہوئے ہوئے سب کو غسل کرنے کا حکم دیا،وہ شخص جیسے ہی لوگوں سے الگ ہوا فوراً تالا کھل گیا اور سب نے موئے مبارک کی زیارت کر لی۔[1]

موئے مبارکہ سے برکت حاصل کرنے کے معاملے میں ہمارے بزرگوں کا انداز بڑا قابلِ رشک تھا۔ مختلف طریقوں سے ان سے برکت حاصل کرنا اور اپنی حاجتوں کو پورا کرنا ان کا معمول رہا ہے۔ پانی میں موئے مبارک ڈال کر مریضوں کو پلانا،ٹوپی میں سی کر جنگ وجہاد میں پہننا اور بعدِ وفات کفن میں ساتھ رکھنے کی وصیت کرنا اس کی واضح مثالیں

1 انفاس العارفین،ص74،75

ہیں۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

ان کی ہر خو و خصلت

حضور کا بے داغ کردار سچائی و امانت، ایمانداری و سمجھداری، امن و سلامتی، صلح صفائی اور انصاف پسندی الغرض ہر قسم کے اچھے اوصاف، اچھی عادات اور اچھے اخلاق سے آراستہ تھا۔ آپ کی ہر ہر ادا بہترین اور ہر عادت بے مثال تھی۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کے بھائی جان مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے

شعر نمبر:109

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

نامی: نامور، مشہور، بڑھنے والا۔

مفہومِ شعر

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے لحاظ سے آپ کے جتنے بھی مبارک نام ہیں، ان میں سے ہر ایک نام مبارک اور اس نام کی جس شان کی طرف نسبت ہے اس نسبت پر مشہور اور بڑھنے والا درود، نیز آپ کے بچپن و جوانی، خلوت و جلوت، نماز و روزہ، نیند و بیداری، سیاست اور حکومت و تجارت وغیرہ کے ہر لمحے اور حالت پر لاکھوں سلام۔

شرح

ان کے ہر نام و نسبت

حضور کی ذاتِ مبارکہ کی طرح آپ کے نام اور آپ کی نسبتیں بھی تمام ناموں اور نسبتوں سے اعلیٰ ہیں۔ آپ کے مبارک ناموں میں سے ننانوے نام بہت مشہور ہیں۔ آپ کا ہر نام شان و عظمت کا مظہر اور کئی خوبصورت معانی والا ہے، البتہ کچھ مبارک نام ایسے ہیں جن کے معانی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ کے تمام ناموں میں سب سے افضل و اعلیٰ آپ کا ذاتی نام "**محمد**" ہے۔ یہی نام لوحِ محفوظ کے ماتھے کا جھومر اور جنتی حوروں کی آنکھوں کا نور ہے۔ حضرت عبدُ الرحمٰن جامی کیا خوب فرماتے ہیں:

اگر نامِ محمد را نیا وردے شفیع آدم نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

یعنی اگر حضرت آدم علیہ السلام نامِ محمد کو شفیع نہ بناتے تو نہ توبہ کو پاتے اور نہ حضرت نوح علیہ السلام ڈوبنے سے نجات پاتے۔

سب لوگوں کے نام ان کے ماں باپ رکھتے ہیں، لقب قوم جبکہ خطاب حکومت دیتی ہے مگر حضور کو یہ تینوں چیزیں آپ کے رب کی طرف سے عنایت ہوئیں، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نام **محمد** کو اسمِ جلالت یعنی لفظ **اللہ** سے بہت مناسبت ہے: لفظ **اللہ** اپنی دلالت میں حروف کا محتاج نہیں، شروع کا **الف** نہ رہے تو **لِلّٰہ** بن جاتا ہے، اگر شروع کا **لام** بھی نہ رہے تو **لَہٗ** ہے اگر درمیان کا **الف** بھی نہ ہو تو **ہٗ** ہے۔ یونہی لفظ **محمد** بھی حرفوں کا محتاج نہیں، شروع کی **میم** الگ ہو جائے تو **حمد** رہتا ہے، اگر **حمد** بھی اڑ جائے تو **مد** ہے یعنی کھینچنا، مخلوق کو کھینچ کر خالق تک پہنچاتے ہیں، اگر بیچ کی **میم** بھی نہ رہے تو **دال** باقی رہے بمعنی رہبر۔[1]

1 تفسیر نعیمی، 4/220 مفہوماً



شعر نمبر:110

ان کے مولا کے ان پہ کروروں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

اصحاب: ساتھی۔ **عترت:** اولاد۔

مفہومِ شعر

آپ پر آپ کے رب کی طرف سے کروڑوں درود اور آپ کی اولاد واصحاب پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

شرح

حضور پر ہم غلام ہی نہیں بلکہ آپ کا خالق و مالک بھی درود بھیجتا ہے، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ (پ 22، الاحزاب:56) ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ یعنی اللہ کریم نے درود و سلام میں آپ کو کسی کا محتاج نہیں رکھا بلکہ خود اپنے محبوب پر درود و سلام بھیجتا ہے، البتہ جو آپ کی خدمت میں درود و سلام پیش کرے گا اس کا اپنا ہی بھلا ہے۔ اس شعر میں حضور کے آل واصحاب دونوں پر درود و سلام

بھیجا گیا ہے، آل و عترت اور اہلِ بیت کا ذکر چونکہ اگلے اشعار میں بھی ہو رہا ہے، لہٰذا ان کا ذکر آگے آ رہا ہے، جبکہ اصحاب سے مراد وہ خوش نصیب ہستیاں ہیں جنہوں نے ایمان کی حالت میں حضور کی صحبت کا شرف حاصل کیا اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوا۔[1] ان کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہے کہ دنیا کے تمام غوث، قطب، ابدال اور اولیا کسی صحابی کی گردِ راہ کو نہیں پہنچ سکتے، یہی وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں جنہوں نے مصطفوی مشن کی اپنے خون سے آبیاری کی ہے، ان کی عظمت و شرف کے لئے یہی سند کافی ہے کہ ان کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا: یہ ہدایت کے ستارے ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔[2]



1 ہمارا اسلام، ص100

2 مشکوۃ المصابیح، 2/414، حدیث:6018

شعر نمبر:111

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

پارہ ہائے صحف: قرآنِ کریم کے پارے۔ **غنچہ ہائے قدس:** مقدس کلیاں۔

مفہومِ شعر

مقدس کلام کے ٹکڑے اور پاکیزہ کلیاں یعنی نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اہلِ بیت پر لاکھوں سلام۔

شرح

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس

یہاں گویا اہلِ بیت پاک کو کلامِ مقدس کے پاروں اور پاکیزہ کلیوں سے تعبیر فرمایا گیا ہے کہ حضور کے اہلِ بیت پاکیزگی میں ایسے ہیں جیسے کلامِ پاک کے ٹکڑے اور باغ جنت کی مقدس کلیاں۔ اہلِ بیت پاک اور قرآنِ مجید ہدایت کے دو پیمانے ہیں جیسا کہ حضور کا فرمان ہے: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں کہ میرے بعد جب تک ان کو تھامے

رہو گے گمراہ نہ ہو گے: ایک کتابُ اللہ اور دوسری میری آل۔[1]

البتہ! اہلِ بیت سے مراد کون ہیں، اس میں کئی اقوال ہیں: بعض کے نزدیک وہ پاکیزہ بیویاں مراد ہیں جو حضور کے مقدس گھر میں رہتی تھیں۔ بعض کے نزدیک حضرت فاطمہ، علی اور حسنینِ کریمین مراد ہیں۔[2] جبکہ مفتی نعیم الدین مراد آبادی فرماتے ہیں: اہلِ بیت میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات، حضرت فاطمہ زہرا، علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین سب داخل ہیں، آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی سے منقول ہے۔[3]

البتہ اس شعر میں صرف بیٹیاں اور نواسے مراد ہیں، مقدس بیویوں اور آپ کے خُلَفا کا ذکر آئندہ اشعار میں آرہا ہے۔



1 صواعق محرقہ، ص145
2 تفسیر خازن، 3/499
3 خزائن العرفان، ص780

شعر نمبر:112

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

آبِ تطہیر: پاکیزہ پانی۔ **ریاض:** کیاری **نجابت:** بزرگی۔

مفہومِ شعر

اس بزرگ و برتر باغ کی عظمت پہ لاکھوں سلام جس سے اللہ نے ہر ناپاکی کو دور فرمادیا۔

شرح

اس شعر کے دو معانی ہوسکتے ہیں: ایک معنیٰ کے اعتبار سے اس میں آیتِ تطہیر یعنی اللہ پاک کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۠ (پ22، الاحزاب:33) ترجمہ: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔

اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جس باغ میں پاک پانی سے مقدس پھول اور پودے اُگے ہیں اس بزرگ و اشرف گلشنِ نبوت پر لاکھوں سلام۔ جبکہ دوسرے اعتبار

سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس شعر میں حضور کے مادۂ تولید کو آبِ تطہیر سے تعبیر فرمایا گیا ہے، اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ اس آبِ تطہیر سے جو پودے یعنی آپ کی اولاد پاک پیدا ہوئی اس ریاضِ نجابت یعنی حضور کی پاکیزہ کیاری پر لاکھوں سلام۔



شعر نمبر:113

خونِ خَیرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بے لوث: بے عیب۔ **طینت:** مٹی، پیدائش۔ **خمیر:** اصل۔

مفہومِ شعر

جن پاکیزہ ہستیوں کا وجود حضور کے خون سے ہوا ان کی بے عیب و بے داغ پیدائش پر لاکھوں سلام۔

شرح

انسان چاہے کتنا ہی محترم اور ہر دلعزیز کیوں نہ ہو مگر اس کے بدن سے خارج ہونے والے فضلات ناپاک اور مکروہ ہی ہوتے ہیں جبکہ حضور کا پیشاب، خون اور تمام فضلات شریفہ نہ صرف پاک بلکہ باعثِ شفا ہیں، یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے، کئی صحابہ نے حضور کا خون مبارک بطورِ تَبَرُّک پینے کی سعادت حاصل کی، مثلاً حضور نے اپنے پچھنے کا خون حضرت عبدُاللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا: اس کو ایسی جگہ لے جا کر ڈال دو جہاں

کوئی دیکھ نہ پائے، تو انہوں نے وہ خون مبارک پی لیا جس کی برکت سے آپ بہت زیادہ قوت والے ہو گئے۔[1] نیز آپ کے منہ سے مشک کی خوشبو آنے لگی جو موت تک باقی رہی۔[2] جب حضور کے مبارک خون کو پینے کی برکت کا عالم یہ ہے تو ان ہستیوں کی شان کا عالم کیا ہو گا! جن کا وجود خونِ مصطفےٰ سے ہوا، ان کی پیدائش بے عیب و بے داغ ہے تو ان کا بدن ہر طرح کی نجاست سے پاک وصاف ہے اور حضور کے خون سے نسبت ان کی عظمت وشان اور شرافت و پاکیزگی کا سبب ہے۔ ایک مقام پر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: امام حسن و حسین سے نسل چلی وہ بھی پاک نونہال ہیں جنہیں آبشار وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿۳۳﴾ (پ22، الاحزاب:33) (اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے) سے پانی ملا اور نسیم اَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا (تم دونوں سے بہت سی طیب اولاد پیدا کرے) نے نشو و نُما دیا۔ سبحانَ اللہ وہ برکت والی نسل جس کے منتہیٰ حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور وہ شجرۂ طیبہ جس کی توقیع مدح اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ (پ13، ابراہیم:24) ترجمہ: جس کی جڑ قائم ہو اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں۔[3]



---

1 سیر اعلام النبلاء، 4/461
2 مواہب لدنیہ، 2/77
3 مطلع القمرین، ص61

شعر نمبر:114

اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلۂ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بتول: لقبِ فاطمۃ الزہرا۔ **جگر پارہ:** جگر کا ٹکڑا۔ **حجلہ آرا:** پالکی سنوارنے والا۔ **عفت:** پاک دامنی۔

مفہومِ شعر

حضور کے جگر کے ٹکڑے یعنی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی و عفت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

سیدہ فاطمہ حضور کی لاڈلی اور سب سے پیاری شہزادی ہیں، حضور نے آپ کے متعلق ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو اسے ناگوار، وہ مجھے ناگوار اور جو اسے پسند وہ مجھے پسند ہے، روزِ قیامت سوائے میرے نسب، میرے سبب اور میرے ازدواجی رشتوں کے تمام نسب ختم ہو جائیں گے۔[1]

1 مستدرک، 4/144، حدیث:4801

سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا شرم و حیا کی پیکر اور عفت و پارسائی کا اعلیٰ نمونہ تھیں۔ آپ کی پاک دامنی کی گواہی دیتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا: فاطمہ پاک دامن ہیں۔ اللہ نے ان پر اور ان کی اولاد پر دوزخ کو حرام فرمایا ہے۔[1]



1 معجم کبیر، 22/407، حدیث: 1018

شعر نمبر:115

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

آنچل: چادر کا کنارہ۔ **مہ و مہر:** چاند اور سورج۔ **ردا:** چادر۔ **نزاہت:** پاکیزگی۔

مفہومِ شعر

جس چادر کا کنارہ تک کبھی چاند اور سورج نے نہ دیکھا ایسی پاکیزہ چادر پر لاکھوں سلام۔

شرح

شرم وحیا اور پردہ کرنا خاتونِ جنت کے اعلیٰ اوصاف میں سے تھا، آپ کی شرم وحیا کا یہ عالم تھا کہ کسی غیر مرد کی نظر پڑنا تو بہت دور رہا کبھی آسمان نے بھی آپ کا ایک بال نہ دیکھا، نیز آپ نے پردے کا اہتمام زندگی میں ہی نہ رکھا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موت کے وقت وصیت فرمائی کہ جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو رات میں دفن کرنا

تا کہ کسی غیر مرد کی نظر میرے جنازے پر نہ پڑے۔[1] آپ کے اسی مقامِ حیا کی وجہ سے آپ کو یہ اعزاز ملا کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو یہ اعلان ہو گا: اے محشر والو! اپنی نگاہیں جھکا لو کہ سیدہ فاطمہ پلِ صِراط سے گزریں گی۔[2] سبحانَ اللہ! آپ نے ساری زندگی خود کو پردے میں رکھا تو قیامت میں اللہ پاک کی طرف سے بھی آپ کے لئے پردے کا اہتمام ہو گا۔ معلوم ہوا! پردہ قید نہیں بلکہ رب کو خوش کرنے والا ایک اعلیٰ ترین وصف ہے جو دنیا میں حیا و پاکیزگی کا سبب ہونے کے ساتھ اخروی فوائد کا بھی ضامن ہے اور دوپٹا عورت کے لئے بوجھ نہیں بلکہ اس کے سر پر سجایا ہوا ایک نورانی تاج ہے جس کی ایک ایک سِلوَٹ اس کی عزت کی محافظ ہے۔



1 مدارج النبوت، 2/461

2 جامع صغیر، 57، حدیث: 822

شعر نمبر:116

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

زہرہ: کلی۔ **راحت:** آرام، سکون۔ **طیبہ:** پاکیزہ۔ **طاہرہ:** پاک دامن صاف ستھری۔

مفہومِ شعر

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر لاکھوں سلام کہ جو تمام عالم کی عورتوں کی سردار، جنت کی مقدس کلی، پاکیزگی کی پیکر اور حضور کے لئے باعثِ سکون ہیں۔

شرح

سیدہ خاتونِ جنت کے بے شمار القابات ہیں جن میں سے چند کا ذکر یہاں اعلیٰ حضرت نے کیا۔ آپ کو سیدہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک روایت میں ہے: حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار اور فاطمہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔[1] اور زاہرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے بدنِ اطہر سے جنت کی خوشبو آتی تھی جس کو حضور سونگھا کرتے تھے۔[2]

---

1 سنن کبریٰ للنسائی، 5/80، حدیث:8298

2 مراۃ المناجیح، 8/453

جبکہ طیبہ وطاہرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض و نفاس سے پاک تھیں۔[1] یہ آپ کی خصوصیت ہے کہ آپ کے یہاں بچے کی ولادت ہونے پر بھی آپ کی کوئی نماز قضا نہ ہوتی۔[2] آپ کا بچپن اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حضور اور اپنی والدہ سیدہ خدیجہ کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ باتیں سنتیں، آپ نہایت عبادت گزار، متقیہ اور پاک دامن خاتون تھیں، اس لئے آپ کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔[3] آپ حضور کی روح مبارکہ کا قرار، آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون تھیں، حضور کو آپ سے ایسی محبت تھی کہ ملاقات نہ ہونے پر بے چین ہو جاتے، سفر پر جاتے ہوئے سب سے آخر میں اور آنے کے بعد سب سے پہلے ان کے ہاں جاتے۔[4] اللہ پاک ہمیں سیدہ فاطمہ کی محبت اور ان کی سیرت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



1 کنز العمال، جز6، 12/50، حدیث: 34221
2 الشرف المؤبد، ص59
3 سفینۂ نوح، 2/14
4 مراۃ المناجیح، 6/177

شعر نمبر:117

حَسَنِ مجتبیٰ سیدُ الاسخیاء
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سید الاسخیاء: سخیوں کا سردار۔ **راکب:** سوار۔ **دوش:** کندھے۔

مفہومِ شعر

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک کندھے پر سواری کرنے والے سخیوں کے سردار نواسۂ رسول حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ پر لاکھوں سلام۔

شرح

آئندہ تین اشعار میں راکبِ دوشِ رسول حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کی فضیلت و عظمت اور آپ کے باکمال اوصاف پر سلامِ عقیدت پیش کیا گیا ہے، لہٰذا اسی مناسبت سے یہاں آپ کا کچھ ذکرِ خیر کیا جاتا ہے۔

حضرتِ فاطمۃ الزہراء رضی اللہُ عنہا کے گلشن کے مہکتے پھول راکبِ دوشِ رسول حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کی ولادتِ باسعادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری کو

مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ آپ شکل و صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے آپ کی والدہ حضرت فاطمہ آپ کو لوری دیتے ہوئے فرماتی تھیں: صدقے جاؤں! اس کی صورت تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ملتی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نہیں ملتی۔ (1)

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ سے بے حد محبت فرماتے اور آپ کو کبھی اپنی آغوشِ شفقت میں لیتے تو کبھی مبارک کندھے پر سوار فرماتے۔ ایک مرتبہ حضور آپ کو اپنے مبارک کندھے پر بٹھا کر باہر تشریف لائے تو کسی نے دیکھ کر کہا: صاحبزادے! آپ کی سواری کیسی اچھی ہے تو ارشاد فرمایا: سوار بھی تو کیسا اچھا ہے۔ (2)



1 مسند امام احمد، 44/20، حدیث: 26422

2 ترمذی، 5/432، حدیث: 3809

شعر نمبر:118

اوجِ مہرِ ہُدیٰ موجِ بحرِ نَدیٰ
روح روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مہرِ ہُدیٰ: ہدایت کا سورج۔ **موج:** لہر۔ **بحر:** سمندر۔ **نَدی:** سخاوت۔

مفہومِ شعر

رشد وہدایت کے سورج کی بلندی، سخاوت کے سمندر کی لہر اور سخاوت کی روح کی خوشبو یعنی امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ پر لاکھوں سلام۔

شرح

امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نہایت رحم دل، سخی، عبادت گزار اور عفو و درگزر کے پیکر تھے۔ فجر کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے اور مسجد میں موجود لوگوں سے دینی مسائل پر گفتگو فرماتے۔ جب سورج بلند ہو جاتا تو چاشت کے نوافل ادا فرماتے پھر اُمَّہاتُ المومنین رضی اللہ عنہن کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔[1] آپ نے (مدینے

[1] تاریخ ابنِ عساکر، 13/241

شریف سے مکے شریف) پیدل چل کر 25 حج ادا فرمائے۔[1]

آپ کا ایک نمایاں وصف آپ کی سخاوت وفیاضی بھی ہے۔ یوں تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرح اہلِ بیتِ نبوت کا ہر فرد ہی سخی تھا مگر ان میں آپ کو خاص حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ ایک ایک شخص کو ایک ایک لاکھ درہم عطا فرمادیتے تھے۔[2] آپ صدقہ وخیرات بھی کثرت سے فرماتے، یہاں تک کہ دو مرتبہ اپنا سارا مال اور تین مرتبہ آدھا مال راہِ خدا میں صدقہ فرمایا۔[3]



1 سیر اعلام النبلاء، 4/387
2 تاریخ ابنِ عساکر، 13/245
3 تاریخ ابنِ عساکر، 13/243

شعر نمبر:119

شہد خوارِ لُعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیر عِصمَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

شہد خوار: شہد کھانے والا۔ **لُعاب:** تھوک مبارک۔ **چاشنی گیر:** چکھنے والا۔

مفہومِ شعر

حضور کے تھوک مبارک کو چوس کر آپ کی پارسائی کی مٹھاس پانے والے امام حسن پر لاکھوں سلام۔

شرح

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی

آپ کی ولادت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کے کان میں اذان[1] کہی اور اپنے تھوک مبارک سے گھٹی دی۔[2]

حضور شفقت سے اپنے نواسوں کو گلے لگاتے، چومتے اور پیار کرتے۔ جب وہ بھوک

1 معجم کبیر، 1/313، حدیث:926 ملتقطاً
2 البدایہ والنہایہ، 5/519

وپیاس سے نڈھال ہوتے تو آپ اپنی زبانِ اقدس ان کے منہ میں رکھ دیتے جس سے انہیں سکون حاصل ہوتا، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضور کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپ نے حسن و حسین کے رونے کی آواز سنی، سیدہ فاطمہ رضی اللہُ عنہا سے پوچھا: یہ کیوں روتے ہیں؟ عرض کی: پیاس کی وجہ سے۔ آپ نے انہیں بلوا کر سینے سے لگایا اور اپنی زبان ان کے منہ میں ڈال دی، انہوں نے چوسا اور خاموش ہو گئے۔ (1)

ایک روایت میں ہے: عاشوراء کے دن حضور حضرت فاطمہ رضی اللہُ عنہا کے بچوں کو طلب فرماتے اور ان کے منہ میں تھوک مبارک ڈال کر فرماتے: رات تک انہیں دودھ نہ بھی پلاؤ تو کوئی حرج نہیں (2) اور واقعی تھوک مبارک کی برکت سے انہیں رات تک دودھ کی حاجت نہ پڑتی۔

کبھی کبھار حضور خود بھی امام حسن رضی اللہُ عنہ کے ہونٹ اور زبان چوستے تھے، جیسا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن رضی اللہُ عنہ کے ہونٹ اور زبان چوستے ہیں۔ جو ہونٹ و زبان حضور نے چوسے ہوں اس سے دوزخ کی آگ بہت دور رہے گی۔ (3)





1 معجم کبیر، 3/50، حدیث: 2656
2 دلائل النبوۃ، 6/226 ماخوذاً
3 مراۃ المناجیح، 8/461

شعر نمبر:120

اس شہیدِ بلا شاہِ گلگُوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بلا: مصیبت۔ **گلگوں:** گلاب جیسا۔ **بیکس:** لاچار۔ **دشتِ غربت:** بے وطنی۔

مفہومِ شعر

میدانِ کربلا میں بے کسی اور بے وطنی کی حالت میں جس کو بے دردی سے شہید کر کے ان کے لباس کو انہی کے خون سے رنگا گیا اس صبر واستقامت کے پہاڑ مظلوم اور بے کس امام عالی مقام پر لاکھوں سلام۔

شرح

اس شہیدِ بلا

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت 5 ماہِ شعبان 4 ہجری کو مدینے شریف میں ہوئی۔ آپ کا نام **حسین** رکھا گیا۔ آپ کی کنیت **ابو عبدُ اللہ** اور القاب **سِبطُ رسولِ اللہ** (رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نواسے) اور **رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل** (رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے

پھول) ہیں۔

امامِ عالی مقام امام حسین رضی اللہُ عنہ کے پیدا ہوتے ہی آپ کی شہادت کی خبر بھی دے دی گئی تھی اور ہر شخص جانتا تھا کہ آپ کربلا میں شہید کیے جائیں گے، چنانچہ حضرت عبدُ اللہ بنِ عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ہمیں اور کثیر اہلِ بیت کو کوئی شک نہ تھا کہ امام حسین کربلا میں شہید ہوں گے۔ (1)

آپ نے دس محرمُ الحرام 60 ہجری کو میدانِ کربلا میں باطل کو خاک میں ملا کر جامِ شہادت پیا۔



1 مستدرک، 4/175، حدیث: 4879

شعر نمبر:121

دُرِّ دُرجِ نجف مہرِ بُرجِ شرف
رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

دُر: موتی۔ **دُرج:** موتی رکھنے کی ڈبیا۔ **نجف:** عراق کا شہر۔ **مہر:** سورج۔ **بُرج:** آسمان کی ایک منزل۔ **رنگِ روئے:** چہرے کا رنگ۔

مفہومِ شعر

عظمت وبزرگی کے وسیع آسمان کے چمکتے سورج اور شاہِ نجف یعنی حضرت علی رضی اللہُ عنہ کے شہزادے امام حسین رضی اللہُ عنہ کی شہادت پر لاکھوں سلام کہ جنہوں نے شہادت کا ایسا رنگ اپنے اوپر چڑھایا کہ سید الشہداء کے لقب سے سرفراز ہوئے۔

شرح

راکبِ دوشِ مصطفٰے امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہ کی ولادت باسعادت 5 شعبان المعظّم 4 ہجری کو ہوئی۔[1] جبکہ آپ نے یوم عاشورا یعنی 10 محرّم الحرام 61ھ کو

1 اسد الغابہ، 2/26

بروز جمعہ دینِ اسلام کی حفاظت کرتے ہوئے یزید پلید کے خلاف میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہ کے بچپن ہی میں آپ کی شہادت کی خبر پھیل گئی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ حضرت جبریل امین علیہ السلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے، امام حسین رضی اللہُ عنہ بھی حاضرِ بارگاہ تھے اور آپ کے سامنے کھیل رہے تھے۔ جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: آپ کی امّت آپ کے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔ انہوں نے بارگاہِ رسالت میں مقامِ شہادت کی مٹی بھی پیش کی۔[1]



1 معجم کبیر، 3/108، حدیث: 2817 ماخوذاً

شعر نمبر:122

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانُوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مادر: ماں۔ **بانوان:** خواتین۔

مفہومِ شعر

تمام مسلمانوں پر شفقت و مہربانی کرنے والی مائیں یعنی حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بیوی ہونے کا شرف پانے والی پاکیزہ خواتین پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضور کی پاک بیویوں کی خدمت میں درود و سلام پیش کیا جا رہا ہے کہ وہ خواتین جنہوں نے حضور کی بیوی ہونے کا شرف پایا، ان کے متعلق ارشادِ ربانی ہے: وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْؕ (پ 21، الاحزاب:6) ترجمہ: اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ یعنی جن مقدس خواتین سے حضور نے نکاح فرمایا، چاہے حضور کے وصال ظاہری سے پہلے ان کا انتقال ہوا ہو یا حضور کے وصالِ ظاہری کے بعد انہوں نے وفات پائی ہو، یہ سب کی سب امت کی مائیں

ہیں اور ہر امتی کے لئے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائقِ تعظیم و واجبُ الاحترام ہیں۔[1]

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مقدس بیویاں حُرمت میں مومنین کی مائیں ہیں اور مومنوں پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں۔[2]

گیارہ مقدس بیویوں کی تعداد اور ان کے نکاحوں کی ترتیب کے بارے میں مؤرخین کا اتفاق ہے جن میں سے حضرت خدیجہ اور حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہما کا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے ہی انتقال ہو گیا تھا۔



1 شرح زرقانی، 4/356، 357

2 تفسیر درمنثور، 6/566

شعر نمبر:123

جِلوَگیّانِ بَیتُ الشَّرف پر درود
پَردگیّانِ عِفَّت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

جلوگیان: تشریف فرما۔ **پردگیان:** پردہ دار خواتین۔ **بیت الشرف:** بزرگی والا گھر۔

مفہومِ شعر

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے گھر میں زندگی بسر کرنے والی خوش نصیب پردہ نشین اور عفت مآب خواتین پر بے شمار رحمتیں اور لاکھوں سلام۔

شرح

جلوگیانِ بیت الشرف

حضور کی مقدس بیویاں جن گھروں میں رہتی تھیں ان کے آداب قرآن نے بیان فرمائے، ان کی پاکی قرآن میں نازل ہوئی، وہ صبح وشام محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرتیں۔ یہی وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں جنہوں نے حضور کی خلوت و تنہائی اور گھریلو زندگی کے سنہرے احوال کو امت کے سامنے بیان کیا۔ قرآنِ پاک کی کئی آیات بھی ان کی بلند پایہ

شان و عظمت کی گواہ ہیں، مثلاً سورۂ احزاب کی آیت نمبر 31 اور 32 کی تفسیر میں ہے: اے نبی کی بیبیو! اگر اوروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب دیں گے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں میں تمہیں شرف و فضیلت ہے، اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے اطاعت، دوسرے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضا جوئی اور قناعت و حسنِ معاشرت کے ساتھ حضور کو خوشنود کرنا۔ تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھ کر، جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں۔[1]

پردگیانِ عفت

اسلام سے پہلے پاکیزگی و پاکدامنی کا کوئی تصور نہ تھا، اسلام نے عورتوں کی پاکدامنی و حفاظت کے پیشِ نظر انہیں پردے کا حکم دیا جس کا وسیلہ مقدس بیویاں بنیں۔ یوں تو یہ تمام ہی خواتین اعلیٰ درجے کی باحیا اور پردہ دار تھیں مگر ان میں سیدہ سودہ کا پردہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد آپ بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا بھی پسند نہ فرماتیں، بلکہ ایک راوی فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! آپ گھر سے باہر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکلا۔[2]



1 تفسیر خزائن العرفان، 780

2 تفسیر در منثور، 6/600

شعر نمبر:124

سِیمَا پہلی ماں کَہْفِ امن و اماں
حق گزارِ رَفاقت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سیما: بالخصوص۔ **کہف:** غار۔ **حق گزار:** حق ادا کرنے والی۔

مفہومِ شعر

حضور کی پہلی بیوی یعنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے لوگوں کی طرف سے ملنے والی اذیتوں کے مقابلے میں امن وامان کی جائے پناہ بن کر بیوی ہونے کا خوب حق ادا کیا، اس وفادار خاتونِ مصطفٰے پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو مومنین کی سب سے پہلی ماں بننے کا شرف حاصل ہوا، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے 25 سال کی عمر میں نکاح فرمایا جبکہ ان کی عمر 40 سال تھی اور جب تک یہ زندہ رہیں حضور نے دوسرا نکاح نہ فرمایا۔ حضور کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم کے انہی سے ہوئی۔

انہوں نے ہر مشکل وقت میں حضور کی راحت سامانی کی اور ہر طرح حضور کے دل و نگاہ کو ٹھنڈک پہنچائی۔ حضور بھی ان سے بے حد محبت فرماتے اور ان کی وفات کے بعد بھی ان کا کثرت سے ذکر فرمایا کرتے۔ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ سے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی۔ جب لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا سامان دے دیا اور انہیں کے پیٹ سے اللہ پاک نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔[1]



1 اصابہ، 8/103

شعر نمبر:125

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سرائے سلامت: سلامتی کا گھر۔

مفہوم شعر

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے امن و سلامتی والے محل پہ لاکھوں سلام کہ جن پر عرش سے رب کریم نے حضرت جبریل کے ذریعے سلام نازل فرمایا۔

(اس شعر کی شرح اگلے شعر کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے)



شعر نمبر:126

منزلٌ مِن قصب لا نصب لا صخب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

منزل: گھر۔ **قصب:** موتی۔ **نصب:** مشقت۔ **صخب:** شور۔ **کوشک:** حجرہ۔

مفہوم شعر

جنت میں حضرت خدیجہ کے لئے موتی سے بنے ہوئے ایسے پر سکون محل کی بشارت ہے جس میں کوئی تکلیف و مشقت ہو گی نہ کوئی شور و غل، ایسے عالیشان محل کی زینت یعنی حضرت خدیجہ پر لاکھوں سلام۔

شرح

مذکورہ دونوں اشعار حقیقت میں اس حدیث پاک کا مفہوم ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار جبریل امین علیہ السلام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کے پاس حضرت خدیجہ برتن لا رہی ہیں جس میں کھانا اور پانی ہے جب وہ آجائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا اسلام کہہ دیں اور

یہ بھی خوشخبری سنادیں کہ جنت میں ان کے لئے موتی کا ایک گھر بنا ہے جس میں نہ کوئی شور ہو گا اور نہ کوئی تکلیف۔[1] حضور نے حضرت خدیجہ کو جب یہ خبر دی تو انہوں نے اپنے علمی کمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑے خوبصورت الفاظ کے ساتھ اس سلام کا جواب دیا اور فرمایا: اَللّٰهُ هُوَ السَّلَام وَمِنْهُ السَّلَام وَعَلٰى جِبْرِيْلَ السَّلَام یعنی اللہ پاک تو خود سلام ہے، سلامتی اسی کی بارگاہ سے ملتی ہے اور جبریل پر بھی سلام ہو۔[2]



1 بخاری، 2/565، حدیث: 3820

2 معجم کبیر، 23/15، حدیث: 25

شعر نمبر:127

بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی
اس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

حریم: محترم۔ **براءت:** پاک، مبرہ۔

مفہوم شعر

حضور کی جان کو راحت پہنچانے والی آپ کی محبوب زوجہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیاری بیٹی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جن کی پاکیزگی کا اعلان قرآن مجید نے فرمایا ان کی حرمت و عفت پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ اسلامی ماحول میں پیدا ہوئیں اور اسی ماحول میں پروان چڑھیں۔ آپ کو اللہ پاک نے اس قدر کثیر فضائل سے نوازا ہے جس کا احاطہ و شمار ممکن نہیں، ایک یہی فضیلت کیا کم ہے کہ آپ حضور کی سب سے محبوب زوجہ مطہرہ ہیں۔ آپ کے دیگر فضائل میں سے ہے:☆ حضور کو ریشمی

کپڑے میں لپٹی ہوئی آپ کی تصویر دکھا کر آپ کے ساتھ نکاح کی پیشگی خبر دی گئی۔[1]

☆حضرت جبریلِ امین نے آپ کو سلام کہا، تمام ازواج مطہرات میں سے آپ ہی کے بستر اقدس میں حضور پر وحی نازل ہوئی،[2] ☆آپ ہی کے حجرۂ اقدس اور آپ ہی کی گود میں حضور نے دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا[3] اور ☆یہیں آپ کا مزار اقدس بنا اور قیامت تک یہ مزار اقدس فرشتوں کے جھرمٹ میں گھرا رہے گا۔

بلاشبہ سیدہ عائشہ حضور کے دل کا چین اور جان کا قرار تھیں، حضور کو آپ سے بے حد محبت تھی اور یہ بات صحابہ کرام بھی جانتے تھے کہ حضور حضرت عائشہ سے کتنی محبت فرماتے ہیں، یہی وجہ تھی کہ وہ حضور کو خوش کرنے کے لئے حضرت عائشہ کی باری کے دن ہی ہدایا اور تحائف وغیرہ کا اہتمام کرتے تھے۔[4]

حضور خود ہی سیدہ عائشہ سے محبت نہ فرماتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی ان سے محبت کی تلقین فرماتے۔ جیسا کہ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! جس سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو گی؟ سیدہ فاطمہ نے عرض کی: ضرور یارسول اللہ! میں محبت رکھوں گی۔ اس پر حضور نے فرمایا: تو عائشہ سے محبت رکھو۔[5]

حضرت عائشہ کو بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے شدید عشق تھا، ایک مرتبہ حضور

---

1. مسلم، ص1016، حدیث:6283
2. بخاری، 2/552، حدیث:3775
3. ابن حبان، 8/199، حدیث:6557
4. مسلم، ص1017، حدیث:2689
5. مسلم، ص1017، حدیث:2690

نے فرمایا: اے عائشہ جب تم مجھ سے خوش یا ناراض ہوتی ہو تو مجھ کو پتا لگ جاتا ہے، عرض کی: آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: ربِ محمد کی قسم! اور جب خفا ہوتی ہو تو کہتی ہو: ابراہیم کے رب کی قسم! حضرت عائشہ نے عرض کیا: ایسا ہی ہے مگر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں صرف آپ کا نام چھوڑتی ہوں۔[1]



1 بخاری، 3/471، حدیث: 5228

شعر نمبر:128

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

پر نور: نور والی۔

مفہومِ شعر

جن کی پاکیزگی کی گواہی کے لئے سورۂ نور نازل ہوئی ان کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی پر جب منافقین نے اپنی خباثت کا اظہار کرتے ہوئے سیدہ عائشہ پر بہتان لگایا تو کچھ سادہ لوح مسلمان بھی تردد کا شکار ہو گئے، جس سے حضور اور دیگر مسلمانوں کو بے حد صدمہ پہنچا۔ حضور اگرچہ سیدہ عائشہ کی بے گناہی کو جانتے تھے مگر آپ کو یہ بھی معلوم تھا کہ مد مقابل منافقین ہیں جب وہ حضور کی پاکباز زوجہ پر اتنا بیہودہ الزام لگا سکتے ہیں تو بد اخلاقی کی کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں، چنانچہ اللہ پاک نے سورۂ نور کی

18 آیتوں کے ذریعے سیدہ عائشہ کی پاکدامنی کا اعلان فرمایا۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ کسی نبی کی بیوی کافر تو ہو سکتی ہے لیکن بدکار ہر گز نہیں ہو سکتی کیونکہ انبیا کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک بھی قابل نفرت ہے۔[1]

سیدہ عائشہ پر لگائی گئی تہمت کا بہتان ہونا بالکل ظاہر تھا۔ البتہ یہ معاملہ چونکہ حضور کے گھر کا تھا اس لئے آپ نے جو خاموشی اختیار فرمائی تھی اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ آپ سیدہ عائشہ کے معاملے کی حقیقت نہ جانتے تھے، بلکہ اس کا سبب وحی کا انتظار تھا کیونکہ اگر حضور اپنے علم کی بنا پر سیدہ عائشہ کی عصمت کی خبر خود دیتے تو منافق کہتے کہ آپ نے اپنے اہلِ بیت کی طرفداری کی اور اپنے گھر کی صفائی تو ہر کوئی دیتا ہے۔ اسی لئے حضرت ابو بکر صدیق بھی خاموش رہے بلکہ خود امّ المومنین نے بھی لوگوں سے نہ کہا کہ میں بے قصور ہوں۔ حالانکہ انہیں تو اپنی پاکدامنی یقین کے ساتھ معلوم تھی۔



1 تفسیر کبیر، 8/343

شعر نمبر:129

جن میں رُوح القُدُس بے اجازت نہ جائیں
اُن سُرادِق کی عِصمَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سُرادق: حجرہ۔

مفہومِ شعر

حضور کی مقدس بیویوں بالخصوص سیدہ عائشہ رضی اللہُ عنہا کا حجرہ کہ جسے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آرام گاہ بننے کا شرف حاصل ہوا، ان حجروں کی عصمت و پاکیزگی پر لاکھوں سلام کہ جن میں اجازت کے بغیر جبریل بھی نہ آئیں۔

شرح

حضور کی مقدس بیویوں کے حجروں کے احترام و پاکیزگی کے سبب حضرت روح القدس بھی بغیر اجازت اندر نہ آتے، چنانچہ ان سب حجروں کی شان اپنی جگہ مگر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کے اس حجرۂ انور کی عصمت و عظمت تو سب سے نرالی ہے کہ جسے قیامت تک کے لئے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آرام گاہ بننے کا شرف حاصل

ہوا اور اس شرف کی وجہ سے وہ فرشتوں کے رشک کرنے اور مخلوق کے رجوع کرنے کی جگہ بن گیا۔ اسی حجرے کا ایک حصہ کائنات کے ہر ہر ذرے یہاں تک کہ کعبہ بلکہ عرش و کرسی سے بھی بلند و بالا ہے اور یہ وہ حصہ ہے جو نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسمِ مبارک سے ملا ہوا ہے۔[1]

اسی حجرۂ انور میں حضور کے ساتھی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہُ عنہما بھی آرام فرما ہیں۔ یہی وہ مبارک مقام ہے جس کی زیارت کے لئے کروڑوں انسانوں کے دل دھڑکتے ہیں اور جو فرشتہ یہاں ایک بار حاضر ہوتا ہے، قیامت تک اس کی دوبارہ باری نہیں آتی۔



1 دُرِّ مختار، 4/62

شعر نمبر:130

شمعِ تابان کاشانۂ اِجتہاد
مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

اجتہاد: مسائل کا استخراج۔ **چار ملت:** مراد چاروں خلفائے راشدین ہیں۔

مفہومِ شعر

سیدہ عائشہ دینِ اسلام کے تمام مسائل کے حل کا مرکز اور اجتہاد کا روشن چراغ ہیں اور چاروں خلفائے راشدین بھی کئی مسائل کا حل آپ سے پوچھتے تھے۔ ایسی بے مثال علمی سمجھ بوجھ و باکمال اجتہاد رکھنے والی ہستی پر لاکھوں سلام۔

شرح

شمعِ تابان کاشانۂ اجتہاد

قیاس اور غور و فکر کے ذریعے قرآن و احادیث کی روشنی میں شرعی و فقہی مسائل کا حل نکالنا اجتہاد کہلاتا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بلاشبہ اس مرتبے پر فائز تھیں، آپ کی علمی شان و شوکت کے متعلق منقول ہے کہ آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ، عالمہ اور

سب سے زیادہ اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔[1] شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آپ اپنے دور کی عظیم فقیہ، عالمہ، فاضلہ اور بڑے علما صحابہ میں سے تھیں۔[2] آپ کی علمی شان و عظمت کو سمجھنے کے لئے عظیم تابعی بزرگ امام زہری رحمۃ اللہِ علیہ کا یہ قول ہی کافی ہے کہ اگر حضور کی تمام مقدس بیویوں بلکہ تمام خواتینِ اسلام کا علم جمع کر لیا جائے تو سیدہ عائشہ کا علم ان سب سے زیادہ ہو گا۔[3]

مفتیِ چار ملت

سیدہ عائشہ رضی اللہُ عنہا کی علمی شان و عظمت کے پیشِ نظر تمام صحابہ بشمول خلفائے اربعہ اپنے دینی مسائل کے حل کے لئے آپ سے رہنمائی لیتے تھے، جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم اصحابِ رسول کو کسی بات میں مشکل پیش ہوتی تو امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کی بارگاہ میں سوال کرتے اور آپ سے ہی اس بات کا علم پاتے۔[4] اتنا ہی نہیں بلکہ آپ باقاعدہ طور پر فتویٰ دیا کرتی کیونکہ اپنے والدِ محترم حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کے دورِ خلافت ہی میں مستقل طور پر مفتیہ بن چکی تھیں، نیز حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہُ عنہما اور ان کے بعد اپنی وفات مبارک تک فتویٰ دیتی رہیں۔[5]



1. مستدرک، 5/18، حدیث: 6808
2. مدارج النبوۃ، 2/469
3. مستدرک، 5/14، حدیث: 6794
4. ترمذی، 5/471، حدیث: 3909
5. طبقات ابنِ سعد، 2/286

شعر نمبر:131

جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

جاں نثار: جان قربان کرنے والے۔ **حق گزاران:** حق ادا کرنے والے۔

مفہومِ شعر

غزوۂ بدر و اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اپنی جان کے نذرانے پیش کرنے والے اور حدیبیہ کے مقام پر حضور کے دستِ اقدس پر کی گئی بیعت رضوان کا حق ادا کرنے والے خوش نصیب صحابہ کرام پر رب کی طرف سے بے حد رحمتیں اور لاکھوں سلام۔

شرح

اہلِ بیت اور حضور کی مقدس بیویوں پر سلام کے بعد اب صحابہ کرام کے مختلف طبقات پر سلام پیش کیا جارہا ہے۔

یوں تو تمام صحابہ جنتی ہیں مگر مقام و مرتبے کے لحاظ سے ان میں بعض بعض سے افضل و اعلیٰ ہیں، جیسا کہ خلفائے اربعہ تمام صحابہ میں سب سے افضل ہیں، ان کے بعد بقیہ

عشرۂ مبشرہ و حضراتِ حسنینِ کریمین پھر اصحابِ بدر و اصحابِ بیعۃ الرضوان کے لئے افضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔[1]

ایک روایت میں ہے کہ جو غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں حاضر تھے ان شاء اللہ وہ آگ میں داخل نہ ہوں گے۔[2] علامہ ابو منصور تمیمی رحمۃ اللہِ علیہ کی نقل کردہ ترتیبِ افضلیت کے مطابق اصحابِ بدر کے بعد اصحابِ اُحد کے لئے افضلیت ہے اور اسی ترتیب پر سب کا اجماع ہے۔[3] ان کے بعد اصحابِ بیعتِ رضوان کا مقام و مرتبہ دیگر سے افضل و اعلیٰ ہے، یہ بیعت صلحِ حدیبیہ کے بعد مسلمانوں سے ہوئی اور چونکہ اللہ پاک نے پارہ 26، سورۃ الفتح کی آیت نمبر 18 میں ان بیعت کرنے والوں کو اپنی رضا کی بشارت دی، اس لئے اس بیعت کو **بیعتِ رضوان** کہتے ہیں۔[4] نیز حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان بیعت کرنے والوں کے متعلق ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، ان شاء اللہ ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہو گا۔[5]



1 بہارِ شریعت، 1/249، حصہ:1
2 ابنِ ماجہ، 4/508، حدیث:4281
3 بہارِ شریعت، 1/251، حصہ:1
4 تفسیر خزائن العرفان، ص943
5 مسلم، ص1041، حدیث:6404

شعر نمبر:132

وہ دسوں جن کو جنت کا مُژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مژدہ: خوشخبری۔ **جماعت:** گروہ۔

مفہومِ شعر

وہ صحابہ کرام جن کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی گئی اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

وہ دس خوش نصیب صحابہ جن کو دنیا میں ہی حضور نے جنت کی بشارت عطا فرمائی، انہیں عشرۂ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ اس مبارک جماعت میں یہ حضرات شامل ہیں: (1) حضرت ابو بکر صدیق (2) حضرت عمر فاروق (3) حضرت عثمان غنی (4) حضرت علی (5) حضرت طلحہ بن عبید اللہ (6) حضرت زبیر بن عوام (7) حضرت عبد الرحمن بن عوف (8) حضرت سعد بن ابی وقاص (9) حضرت ابو عبیدہ بن جراح (10) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم۔

شعر نمبر:133

خاص اس سابقِ سَیر قُربِ خدا
اَوْحَدِ کامِلیّت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سابق: آگے بڑھنے والا۔ **سیر:** چلنا (سفر ہجرت)۔ **اوحد:** یگانہ۔ **کاملیت:** مکمل ہونا۔

مفہومِ شعر

خاص طور پر حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ہجرت کر کے قربِ الٰہی حاصل کرنے میں تمام صحابہ کرام پر سبقت لے جانے والے، ایمان و عشق اور اپنی خوبیوں کے مکمل ہونے میں باکمال ہستی یعنی حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پر لاکھوں سلام۔

شرح

عشرۂ مبشرہ اور بدر و اُحد اور بیعتِ رضوان میں شریک صحابہ کرام کے ذکر کے بعد اب خلفائے راشدین کی خدمت میں سلام عرض کیا جارہا ہے، جس کا آغاز افضل الخلق بعد الرسل جناب صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے ہو رہا ہے، ان اشعار میں اعلیٰ حضرت نے صدیقِ اکبر کے ان امتیازات کو بیان فرمایا ہے جن پر کتاب و سنت گواہ ہیں۔ چنانچہ اس شعر میں

آپ کی یہ خصوصیت ذکر کی گئی ہے کہ آپ قربِ الٰہی کے حصول کی خاطر حضور کے ساتھ سفر ہجرت کرنے میں سب صحابہ پر سبقت لے جانے والے ہیں کہ حضور نے تمام صحابہ میں سے اپنی رفاقت کے لئے آپ ہی کا انتخاب فرمایا جو آپ کے مخلص، باوفا، خیر خواہ، کامل الایمان، قابلِ اعتماد اور سچے محبّ و مددگار ہونے کی دلیل ہے کیونکہ خطرناک حالات میں انسان اسی کو اپنے ساتھ رکھنا پسند کرتا ہے جس کے اخلاص، وفا، ہمت و حوصلے اور جاں نثاری پر بھرپور اعتماد ہو۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دیگر کئی خوبیوں میں بھی سب صحابہ سے سبقت لے جانے والے تھے، مثلاً اسلام قبول کرنے کو ہی لے لیا جائے تو اس معاملے میں بھی آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطی آپ کے قبولِ اسلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ تجارت کیلئے شام گئے، وہاں آپ نے ایک خواب دیکھا تو اس کا ذکر بَحیرا راہب سے کیا۔ چنانچہ اس نے آپ کے احوال معلوم کرنے کے بعد کہا: آپ کی قوم سے ایک نبی آئے گا، آپ ان کی زندگی میں ان کے وزیر اور وصال کے بعد ان کے سب سے پہلے خلیفہ بنیں گے۔ صدیقِ اکبر نے اس بات کو چھپائے رکھا، جب حضور نے اعلانِ نبوت فرمایا تو صدیقِ اکبر نے آپ کی نبوت پر دلیل طلب کی، حضور نے فرمایا: وہ خواب جو تو نے شام میں دیکھا تھا۔ یہ سننا تھا کہ صدیقِ اکبر حضور کے گلے لگ گئے اور آپ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور آپ کی رسالت کی گواہی دی۔[1]

---

1 بخاری، 2/519، حدیث: 3661

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ اپنے مقام و مرتبہ اور عظمت و شان کے لحاظ سے بھی سب سے ممتاز ہیں، انبیاو رسل کے بعد عظمت و شان میں آپ کا ہم پلہ کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ ایک بار جب حضرت عمر اور ابو بکر کے درمیان کچھ ناراضی ہو گئی، حضرت ابو بکر نے معذرت چاہی مگر حضرت عمر نہ مانے، بعد میں ان کو شرمندگی ہوئی، حضور کو جب اس معاملے کی خبر ملی اور وہ دونوں دربار میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر کو دیکھتے ہی حضور کے چہرے پر ناراضی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ حضرت صدیقِ اکبر نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کی: یارسول اللہ! قصور وار میں ہوں یہ نہیں، حضور نے حضرت عمر سے فرمایا: جب اللہ پاک نے مجھے تم لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو تم سب نے مجھے جھٹلایا اس وقت ابو بکر ہی تھے جنہوں نے میری تصدیق کی تو کیا تم میرے ایسے دوست کو چھوڑ دو گے؟[1]



[1] ترمذی، 5/378، حدیث: 3690

شعر نمبر:134

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اِصطفیٰ
عِزّ و نازِ خِلافت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

سایۂ مصطفیٰ: حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سایہ۔ **مایۂ اصطفیٰ:** یعنی تقویٰ و پرہیز گاری کا فخر۔ **عزونازِ خلافت:** خلافت کا ناز یعنی فخر و عزت۔

مفہومِ شعر

وہ صدیقِ اکبر جو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ زندگی بھر سایہ بن کر رہے اور بعدِ وفات اب بھی آپ کے سائے میں آرام فرما ہیں۔ آپ تقویٰ و پرہیز گاری کا فخر، خلافت و حکومت کا ناز اور اس کی عزت کا سبب ہیں، ایسی باکمال خوبیوں سے آراستہ ہستی پر لاکھوں سلام۔

شرح

جس طرح انسان کا سایہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اسی طرح صدیقِ اکبر بھی سفر ہو یا حضر، جنگ و امن ہمیشہ ہر حالت میں حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ

رہے اور یہ آپ کی عمدہ خوبی ہے کہ آپ صرف حضور کی ظاہری زندگی مبارکہ میں ہی نہیں بلکہ قبر وحشر میں بھی حضور کے ساتھی ہیں، جیسا کہ ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! تو میرا غار اور حوضِ کوثر کا ساتھی ہے۔[1] کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ہجرت کی رات ہی نہ فقط ہمسفر رہے صدیق ہم رکابِ نبی عمر بھر رہے
ایسا نہیں کہ صرف رہے زندگی میں ساتھ اب بھی وہ ان کے ساتھ ہیں مدِّ نظر رہے

الغرض جس طرح حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ مبارکہ مخلوقِ خدا پر اللہ پاک کی رحمت کا سایہ ہے اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ امت پر حضور کا سایہ ہیں۔

مایۂ اصطفٰے

آپ رضی اللہُ عنہ تقویٰ و پرہیز گاری کا فخر اور پرہیز گار لوگوں کے امام ہیں، آپ کے سب سے بڑے پرہیز گار ہونے کی گواہی رب نے خود قرآنِ کریم میں یوں ارشاد فرمائی ہے: وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ (پ30، اللیل:17) ترجمہ: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔

عز و نازِ خلافت

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جبریلِ امین علیہ السلام سے پوچھا: میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ تو جبریلِ امین نے عرض کی: حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ آپ کے بعد آپ کی

[1] جمع الجوامع، 11/39، حدیث:160

امّت کے معاملات سنبھالیں گے، وہ اُمّت میں سب سے افضل اور اُمّت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں۔[1]

حضور کے بعد صدیقِ اکبر کی خلافت پر تمام صحابہ و امت کا اتفاق ہے۔ یوں تو آپ کی خلافت پر کئی دلائل و اشارات روایات میں موجود ہیں، مگر ان میں وہ روایت نہایت اہم اور مضبوط ترین ہے جس میں حضور نے اپنی مبارک زندگی کے آخری دنوں میں آپ کو اپنی جگہ امامت کا حکم فرمایا۔ پھر اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان تمام شکوک و شبہات کو ریجیکٹ کرنے کے لئے کافی ہے کہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا ہم نے اسے اپنی دنیا کے لئے پسند کر لیا۔[2]

چنانچہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وفات کے بعد امت کے مشکل وقت میں انہوں نے ہی بہتر طریقے سے سب کو سنبھالا اور اٹھنے والے تمام فتنوں کو ختم کر کے ایسی شاندار حکومت کی کہ خلافت و حکومت آپ پر ناز کرنے لگی اور آپ اس کے لئے عزت و عظمت کا سبب بن گئے۔



1 تاریخ الخلفاء، ص53

2 فضائل الخلفاء لابی نعیم، ص38، حدیث:10

شعر نمبر:135

یعنی اُس اَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الرُّسُل
ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

افضل الخلق بعد الرسل: رسولوں کے بعد مخلوق میں سب سے افضل۔**ثَانِیَ اثْنَیْن:** دو میں سے دوسرا۔

مفہومِ شعر

نبیوں اور رسولوں کے بعد مخلوق میں سب سے افضل اور سفر ہجرت میں قرآنِ کریم نے جس کو ثَانِیَ اثْنَیْنِ (یعنی دو میں سے دوسرے) کہا اس صدیقِ اکبر پہ لاکھوں سلام۔

شرح

انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد تمام مخلوق میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ ہیں اور اس پر بے شمار روایات شاہد ہیں، مثلاً حضرت ابو درداء رضی اللہُ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا: کیا تم اس کے آگے چل رہے ہو جو تم

سے بہتر ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ نبیوں اور رسولوں کے بعد ابو بکر سے افضل کسی شخص پر سورج طلوع ہوا نہ غروب ہوا۔[1]

ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہجرت

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں سفر ہجرت کے بیان میں حضرت صدیقِ اکبر کو ثانی اثنین کے پیارے خطاب سے نوازا۔ سفر ہجرت کی وجہ سے آپ کا لقب ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہے یعنی **دو میں سے دوسرے**، پہلے رسولِ خدا اور دوسرے صدیقِ باوفا۔ ہجرت کے علاوہ بھی حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد آپ ہی ثانی ہیں، یہاں تک کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پہلو میں دفن ہونے میں بھی آپ ہی ثانی ہیں۔



1 الحاوی للفتاوی، 2/51

شعر نمبر:136

اَصْدَقَ الصَّادِقِیں سَیِّدُ الْمُتَّقِیں
چشم و گوشِ وِزارت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

اَصْدَقَ الصَّادِقِیں: تمام سچوں میں سے سچا۔ **سید المتقین:** پرہیز گاروں کا سردار۔ **چشم:** آنکھ۔ **گوش:** کان۔ **وزارت:** حکومت۔

مفہومِ شعر

تمام سچوں میں سب سے سچے، پرہیز گاروں کے سردار اور وزارت کے معاملات میں حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آنکھ اور کان یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ پہ لاکھوں سلام۔

شرح

اَصْدَقَ الصَّادِقِیں

ایک مرتبہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کھانا تیار کیا اور صحابۂ کرام کو بلایا، سب کو ایک ایک لقمہ عطا کیا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق کو تین لقمے عطا کئے۔ حضرت عباس رضی

اللہ عنہ نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا: جب پہلا لقمہ دیا تو جبرائیل نے کہا: اے عتیق! تجھے مبارک ہو، جب دوسرا لقمہ دیا تو میکائیل نے کہا: اے رفیق! تجھے مبارک ہو، تیسرا لقمہ دیا تو اللہ کریم نے فرمایا: اے صدیق! تجھے مبارک ہو۔[7] اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو صدیق کا لقب اللہ پاک نے عطا فرمایا جبکہ ایک روایت کے مطابق واقعۂ معراج کی تصدیق کے سبب آپ کو صدیق کا لقب دیا گیا۔[1]

چشم و گوشِ وزارت

غزوۂ بدر ہو یا اُحد، معرکۂ حُنَین ہو یا فتحِ مکہ، غزوۂ تبوک ہو یا غزوۂ خندق، واقعۂ صُلح حدیبیہ اور بیعتِ رضوان کا ہو یا معراج کی تصدیق کا یا پھر ہجرتِ نبویہ کے نا قابلِ فراموش حسین لمحات ہوں، صدیقِ اکبر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہمدرد اور وزیر و مُشیر بن کر ہر ہر موڑ پر جاں نثاری اور وفاداری کا ثبوت دیتے چلے گئے۔ آپ کی دینی خدمات اور جاں نثاری کی وجہ سے حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا: ابو بکر و عمر دونوں میری آنکھ اور کان کی طرح ہیں۔[2] اور ایک روایت میں ہے کہ میرے آسمان پر دو وزیر جبرائیل و میکائیل اور زمین پر ابو بکر و عمر ہیں۔[3]



1 مستدرک، 4/25، حدیث: 4515
2 صواعق محرقہ، ص78
3 ترمذی، 5/382، حدیث: 3700

شعر نمبر:137

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

اعداء: دشمن۔ **سقر:** آگ۔ **شیدا:** فدا۔

مفہومِ شعر

اللہ پاک کے دوست یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دشمنوں پر دوزخ عاشق ہے اور وہ فوراً انہیں ہڑپ لے گی، آپ پر لاکھوں سلام۔

شرح

اس شعر میں اور اگلے دو اشعار میں مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کیا جارہا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابو حفص" اور لقب "فاروقِ اعظم" ہے۔ آپ دراز قد، بھاری جسامت اور سفید رنگت والے جبکہ داڑھی گھنی اور گھنگریالی

تھی۔[1] آپ عام الفیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے، یوں آپ کی تاریخِ ولادت 583 عیسوی ہے۔

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حضرت عمر کی شان میں کئی فرامین مروی ہیں۔ مثلاً ایک مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا: عمر کی ناراضی سے ڈرو کیونکہ جب عمر ناراض ہو جائے تو اللہ پاک بھی ناراض ہو جاتا ہے۔[2] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔[3] جبکہ ایک روایت میں ہے: جس نے مجھ سے محبت کی اللہ پاک اس سے محبت فرمائے گا اور جس سے اللہ پاک نے محبت کی اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس سے اللہ پاک بغض رکھے گا اور جس سے اللہ پاک نے بغض رکھا اسے جہنم میں داخل فرمائے گا۔[4] ان دونوں روایات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محبت اللہ و رسول کی محبت اور دخولِ جنت کا سبب ہے جبکہ ان سے دشمنی رکھنا اللہ و رسول کی دشمنی ہے جو کہ جہنم میں جانے کا ذریعہ ہے اور یہی مذکورہ شعر کا خلاصہ بھی ہے۔



1. فیضانِ فاروقِ اعظم، 1/40، 49، 59، 60
2. جمع الجوامع، 1/83، حدیث: 434
3. مجمع الزوائد، 9/69، حدیث: 14439
4. مستدرک، 4/156، حدیث: 4829

شعر نمبر:138

فارقِ حق و باطل امام الہدیٰ
تیغِ مسلولِ شدت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

فاروق: فرق کرنے والا۔ **امام الہدیٰ:** ہدایت کے امام۔ **تیغ:** تلوار۔ **مسلول:** برہنہ۔

مفہومِ شعر

حق اور باطل میں فرق کرنے والے ہدایت کے امامِ برحق جو کفار کے لئے ایک ننگی تلوار کی مثل ہیں یعنی حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ پہ لاکھوں سلام۔

شرح

فارقِ حق و باطل

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہو گا وہ جہاں بھی ہو۔[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق کیوں کہا جاتا ہے، اس سے متعلق کئی

[1] مسند بزار، 6/98، حدیث:2154

اقوال مروی ہیں، مثلاً حضرت نزّال بن سَبُرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم نے حضرت علی رضی اللہُ عنہ سے عرض کی: ہمیں حضرت عمر رضی اللہُ عنہ کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہُ عنہ وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ پاک نے فاروق لقب عطا فرمایا، کیونکہ آپ نے اسلام کا اظہار کیا اور حق و باطل کے درمیان فرق کیا۔[1]

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ جب اسلام لائے تو آپ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا ہم حق پر نہیں؟ حضور نے فرمایا: کیوں نہیں! ضرور ہم حق پر ہیں، انہوں نے کہا: پھر ہم چھپ کر کیوں رہیں؟ بس پھر تمام مسلمان حضرت امیر حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہما کی قیادت میں دو صفیں بنا کر سب کے سامنے مسجدِ حرام میں داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حق کو باطل سے جدا کرنے کے سبب آپ کو فاروق کا لقب عطا فرمایا۔[2]

تیغِ مسلولِ شدت

یوں تو نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تمام صحابہ ہی کفر و نفاق کے لئے مثلِ تلوار اور قرآن کریم کے بیان کردہ وصف اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کی تفسیر ہیں مگر حضرت عمر رضی اللہُ عنہ دیگر کئی اوصاف کی طرح اس وصف میں بھی منفرد و ممتاز تھے، آپ کی شدت کا وہ واقعہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ دو لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوا، مقدمہ بارگاہِ رسالت میں

1 تاریخ ابن عساکر، 44/50
2 تاریخ الخلفاء، ص90

پہنچا، حضور نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا، دوسرا چونکہ منافق تھا، لہٰذا اس نے وہ فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کروانے کی ضد کی، دونوں بارگاہِ فاروقی میں آئے اور ماجرا بیان کیا، یہودی نے کہا: مقدمے کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میرے حق میں کیا ہے، آپ اندر تشریف لے گئے تلوار لا کر حضور کا فیصلہ نہ ماننے والے کی گردن اڑا دی اور فرمایا: جو حضور کا فیصلہ نہیں مانتا اس کا فیصلہ عمر کی تلوار کرے گی۔ (1)

1 تفسیر درمنثور، 2/582

شعر نمبر:139

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ترجمانِ نبی: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سفیر۔ **ہم زبان:** ایک جیسی بولی بولنے والے۔ **عدالت:** جہاں سے انصاف ملتا ہے۔

مفہومِ شعر

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ترجمان و ہم زبان اور عدل و انصاف کی روح کو شان و شوکت عطا فرمانے والے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ پر لاکھوں سلام۔

شرح

ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بہترین ترجمان تھے اور حضور کی صحبت و نسبت کا آپ کو یہ فیضان عطا ہوا تھا کہ حضور کے ارشادات کو دوسروں سے زیادہ سمجھنے والے اور حضور کے مزاج مبارک کو ایسے جانتے تھے کہ حضور کچھ ارشاد فرماتے تو

وہی مفہوم بغیر سنے ہی آپ کی زبان پر جاری ہوتا تھا، قرآنِ کریم کی کئی آیاتِ مبارکہ آپ کی رائے کے مطابق نازل ہوئیں۔

یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحبت اور تربیت کا گہرا اثر تھا کہ اسلامی احکامات نافذ کرنے اور ان پر عمل کروانے میں آپ کسی قسم کی رعایت نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ بازار میں ایک بہت موٹا اونٹ فروخت ہوتے دیکھا تو پوچھا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا: آپ کے بیٹے کا ہے، فوراً بیٹے کو بلوایا اور اونٹ کے موٹا تازہ ہونے کا سبب دریافت کیا، انہوں نے عرض کی: یہ اونٹ سرکاری چراگاہ میں چرتا ہے اس لئے اتنا فربہ ہو گیا ہے۔ آپ نے حکم ارشاد فرمایا: اس اونٹ کو بیچ کر اونٹ کی عام رقم اپنے پاس رکھ لو اور باقی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروادو۔[1]

جس شخص کو کسی صوبے کا حاکم بناتے تو اس کے تمام مال و اثاثوں کی فہرست لکھوا کر اپنے پاس محفوظ کر لیتے تھے۔ بعد میں جن افسران کے اثاثے زائد ہوتے (اور وہ ان کی کوئی صحیح وجہ بیان نہ کر پاتے) تو ان اثاثوں کو بیت المال میں جمع کروانے کا حکم فرما دیتے۔[2]

جانِ شانِ عدالت

آپ انصاف پسند تھے، آپ کے عدل و انصاف کی گواہی کے لئے آپ کی سیرتِ مبارکہ کا یہ مشہور واقعہ ہی کافی ہے کہ جب قیصر روم کا سفیر آپ کو قتل کرنے کے ارادے

---

1 تاریخ ابن عساکر، 44/326 ملخصاً

2 فتوح البلدان، ص307

سے آیا تو اس نے دیکھا کہ آپ ایک درخت کے نیچے بغیر بستر کے اینٹ کو سرہانہ بنائے مٹی پر آرام فرما رہے ہیں، جب وہ قتل کے ارادے سے آگے بڑھا تو دیکھا کہ ایک شیر آپ کے گرد گھوم رہا ہے اور آپ کے قدموں کو بوسہ دے رہا ہے، اسی دوران غیب سے آواز آئی: اے عمر! تم عدل و انصاف کے پیکر ہو اسی لئے اطمینان و سکون کی نیند سو رہے ہو، یہ منظر دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا۔[1] آپ 13 ہجری میں خلیفہ بنے اور دس سال چھ ماہ تک خلیفہ رہے۔



1 فتوح الشام، 1/85

شعر نمبر:140

زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود
دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

زاہد: عبادت گزار۔ **مسجدِ احمدی:** مسجد نبوی۔ **جیشِ عُسرت:** تنگی کا لشکر۔

مفہومِ شعر

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ پر لاکھوں سلام جو مالدار ہو کر بھی مسجدِ نبوی کے خادم اور نمازی پرہیز گار بن کر زندگی گزارتے رہے اور جیش عُسرت یعنی غزوۂ تبوک کے موقع پر مجاہدین کی دل کھول کر مدد کی۔

شرح

زاہدِ مسجدِ احمدی

یہاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خوبیوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ آپ کا نامِ پاک زمانہ

جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں عثمان ہی رہا۔[1]

اس شعر میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ اکثر مسجدِ نبوی میں حاضر رہتے۔ آپ کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ جس ہاتھ سے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی وہ (سیدھا ہاتھ) پھر میں نے کبھی بھی اپنی شرم گاہ کو نہ لگایا۔[2] بلکہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شرم و حیا کی شدّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کسی کمرے میں ہوتے اور اُس کا دروازہ بھی بند ہوتا تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے اور حیا کی وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔[3]

دولتِ جیشِ عسرت

آپ کا ایک لقب مُجَهِّزُ جَيْشِ الْعُسْرَة بھی ہے، جس کا معنیٰ ہے تنگی والے لشکر کی مالی معاونت کرنے والا۔ جنگِ تبوک کے موقع پر جو اسلامی لشکر تیار ہوا تھا اسے جَيْشُ الْعُسْرَة کہا جاتا ہے کیونکہ غزوۂ تبوک نہایت ہی دشوار مقام اور شدید گرمی کے موسم میں ہوا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن خبّاب سے مروی ہے کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابہ کرام کو جیشِ عُسرت (یعنی غزوۂ تبوک) کی تیاری کیلئے ترغیب ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کی: یا

---

1. ریاض النضرۃ، 2/5
2. ابن ماجہ، 1/198، حدیث: 311
3. مسند امام احمد، 1/160، حدیث: 435

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! پالان اور دیگر متعلقہ سامان سمیت سو 100 اونٹ میرے ذمّے ہیں۔ حضور نے پھر ترغیباً فرمایا تو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں تمام سامان سمیت 200 اونٹ حاضر کرنے کی ذمّہ داری لیتا ہوں۔ حضور نے صحابہ کرام سے پھر ترغیباً ارشاد فرمایا تو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں 300 اونٹ سامان کے ساتھ اپنے ذمّے قبول کرتا ہوں۔ یہ سن کر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بہت خوش ہوئے۔[1] اسی لئے آپ کو مُجَهِّزُ جَيْشِ الْعُسْرَة یعنی تنگی والے لشکر کی مالی معاونت کرنے والا کہتے ہیں۔



[1] ترمذی، 5/351، حدیث: 3720 ملخصاً

شعر نمبر:141

دُرِّ منثورِ قرآں کی سِلکِ بَہی
زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

دُرِّ منثور: بکھرے موتی۔ **سِلکِ بہی:** خوبصورت لڑی۔ **زوج:** خاوند۔ **دو نورِ عفت:** یہاں اس سے مراد نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دو شہزادیاں ہیں۔

مفہومِ شعر

قرآنِ کریم کے بکھرے ہوئے موتی یعنی پاروں کو ایک خوبصورت لڑی میں پرونے والے اور یکے بعد دیگرے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دو شہزادیوں کا خاوند بننے کا شرف پانے والے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ پہ لاکھوں سلام۔

شرح

دُرِّ منثورِ قرآں کی سِلکِ بَہی

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے مشورے سے قرآن پاک کے تمام صحائف جمع کر لئے تھے، مگر تین کام باقی رہ

گئے، جمع شدہ صحائف کو ایک مصحف میں نقل کرنا، پھر اس ایک ہی مصحف کے نسخے اسلامی ممالک کے تمام شہروں میں تقسیم کرنا اور سب کو لہجۂ قریش پر پڑھنے کا حکم دینا۔ یہ تینوں کام اللہ پاک نے امیر المومنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ سے لئے اور قرآن عظیم کا جمع کرنا وعدۂ الٰہیّہ کے مطابق مکمل ہوا، اس لئے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کو **جامع القرآن** کہتے ہیں۔[1]

زوجِ دو نورِ عفت

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کا ایک مشہور و معروف لقب **ذوالنّورین** یعنی دو نور والا بھی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دو شہزادیاں حضرت رقیّہ و ام کلثوم رضی اللہُ عنہما آئیں، اسی وجہ سے آپ کو **ذوالنّورین** کہا جاتا ہے۔ لوگ تو کسی کو اپنی ایک بیٹی دے کر پچھتاتے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عثمانِ غنی سے ارشاد فرمایا: اے عثمان! اگر میری 40 لڑکیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے ان سب کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیتا یہاں تک کہ کوئی بھی باقی نہ رہتی۔[2] سبحٰن اللہ! یہ آپ کی خصوصیت ہے کہ آپ کے نکاح میں دو نبی زادیاں آئیں ورنہ آج تک کسی نبی کی دو لڑکیوں کا نکاح ایک شخص سے نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

---

1 فیضانِ صدیقِ اکبر، ص419، 420 ملخصًا- فتاویٰ رضویہ، 26/450 تا 452 ملخصًا

2 تاریخ ابن عساکر، 39/42، رقم:7770

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذو النورین جوڑا نور کا



شعر نمبر:142

یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہُدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

قمیصِ ہُدیٰ: ہدایت کی قمیص، مراد خلافت ہے۔ **حُلّہ پوشِ شہادت:** شہادت کا لباس پہننے والے۔

مفہومِ شعر

ہدایت کی قمیص (خرقۂ خلافت) پہننے والے اور اس کی حفاظت کی خاطر جام شہادت نوش فرمانے والے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ پر لاکھوں سلام۔

شرح

یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا تھا: اے عثمان! اللہ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا،

اگر لوگ تم سے وہ اتارنا چاہیں تو تم ان کی وجہ سے اسے مت اتارنا۔[1] یعنی اللہ آپ کو خلافت عطا فرمائے گا، لوگ تم کو معزول کرنا چاہیں گے تم ان کے کہنے سے خلافت سے دست بردار نہ ہونا کیونکہ تم حق پر ہوگے وہ باطل پر۔[2] حضرت عثمانِ غنی نے حضور کے اس ارشاد کو یاد رکھا اور جب فسادیوں کے محاصرے پر آپ سے ان کا مقابلہ کرنے کی اجازت طلب کی گئی تو فرمایا: مجھ سے حضور نے وعدہ لیا تھا لہٰذا میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔[3] آپ نے اپنے آقا سے کیے ہوئے عہد کو خوب نبھایا اور اسی منصب اور عہد کو نبھاتے ہوئے 35 ہجری ذوالحجۃ الحرام میں نہایت مظلومیت کے ساتھ شہید کئے گئے۔



1 ترمذی، 5/394، حدیث: 3725
2 مراۃ المناجیح، 8/402
3 ترمذی، 5/397، حدیث: 3731

شعر نمبر:143

مرتضیٰ شیرِ حق اَشجعِ الاَشجعین
ساقیِ شِیر و شربت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مرتضیٰ: پسندیدہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لقب۔ **شیرِ حق:** خدا کا شیر۔ **اشجع الاشجعین:** بہادروں کا سردار۔ **ساقی:** پلانے والا۔ **شِیر:** دودھ۔

مفہومِ شعر

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو خدا کے شیر، بہادروں کے سردار اور اپنے مہمانوں کو دودھ و شربت پلانے والے ہیں ان پہ لاکھوں سلام۔

شرح

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف و کمالات میں سے ہے کہ آپ اللہ پاک کے شیر اور تمام بہادروں کے سردار ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو اسدُ اللہ یعنی اللہ پاک کا شیر کے لقب سے نوازا، آپ کی جرأت و بہادری کا چرچا تمام عالَم میں ہے، آپ ایسے بہادر ہیں کہ بڑے بڑے بہادر آپ کے نام کی

ہیبت سے کانپ اٹھتے۔بقولِ شاعر

شاہِ مرداں شیر یزداں قوتِ پروردگار

لَافَتیٰ اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفِقار

آپ کی بہادری کا عالم یہ تھا کہ ہجرت کی رات آپ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بستر مبارک پر بے خوف و خطر چادر اوڑھ کر مزے کی نیند سو گئے، حالانکہ جانتے تھے کہ باہر دشمن قتل کے درپے ہیں، گویا آپ بخوبی جانتے تھے:

یہ سلانا میرے حضور کا ہے

شعر نمبر:144

اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

اصل: بنیاد۔ **نسلِ صفا:** پاکیزہ نسل۔ **وجہ:** ذریعہ۔ **وصل:** ملاقات۔ **باب:** دروازہ۔ **فضل:** فضیلت۔

مفہومِ شعر

سادات کرام کی پاک و صاف نسل کی بنیاد اور جڑ، اللہ کے وصل کا ذریعہ اور فضلِ ولایت کے دروازے یعنی مولا علی رضی اللہ عنہ پہ لاکھوں سلام۔

شرح

ہر شخص کی نسل اس کے بیٹوں اور پوتوں سے چلتی ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مبارک نسل آپ کے دونوں نواسوں امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے جاری ہوئی لہٰذا قیامت تک تمام ساداتِ کرام کی جڑ اور اصل حضرت علی ہیں، جیسا کہ ایک روایت میں ہے: اللہ پاک نے ہر نبی کی اولاد اس کی اپنی صلب میں رکھی مگر میری اولاد علی کے صلب

میں۔[1]

حضرت علی المرتضی رضی اللہُ عنہ کے ساتھ محبت وعقیدت اللہ پاک کی محبت اور اس کا قرب پانے کا ذریعہ ہے، کیونکہ میرے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی کے چہرے کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔[2] آپ قیامت تک آنے والے تمام ولیوں کے پیشوا ہیں۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھ سے علی کے متعلق عہد لیا ہے کہ علی ہدایت کے عَلَم (یعنی نشانی وعلامت)، ایمان کے مینارے، ولیوں کے امام اور میرے تمام فرمانبردار بندوں کا نور ہیں۔ کل قیامت کے دن میرے حوض پر میرے امین اور میرے جھنڈے کو اٹھانے والے ہوں گے۔ علی میرے رب کی جنت کے خزانوں کی چابیوں کے امین ہوں گے۔[3] اسی لئے تو ہم کہتے ہیں:

جسے علی کی ولایت کا اعتراف نہیں
وہ لاکھ سجدے کرے اک گناہ معاف نہیں
دل میں ہو بغضِ علی اور بدن پر احرام
تیرے نصیب کے چکر ہیں یہ طواف نہیں



1 مسند فردوس، 1/172، حدیث: 643
2 مستدرک، 4/118، حدیث: 4737
3 الکامل فی ضعفاء الرجال، 8/459، رقم: 2035

شعر نمبر:145

اوّلیں دافعِ اہلِ رِفض و خروج
چارمی رکنِ ملت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

اوّلین: پہلے۔ **دافع:** دور کرنے والے۔ **چارمی رکنِ ملت:** اُمت کے چوتھے ستون۔

مفہومِ شعر

اُمّت کے چوتھے خلیفہ اور روافض و خوارج کے فتنوں کے خلاف جنگ کرنے والی اوّلین ہستی مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر لاکھوں سلام۔

شرح

اوّلیں دافعِ رِفض و اہلِ خروج

اسلام کو مختلف ادوار میں کئی طرح کے فتنوں کا سامنا رہا ہے، کبھی اغیار کی طرف سے تو کبھی ان نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے جو اسلام کی بات کرنے، اسلامی عبادات کرنے اور اسلامی شکل و صورت اختیار کرنے کے باوجود اسلام کو نقصان پہنچانے میں لگے

رہے اور اپنے باطل عقائد اور فاسد نظریات کی وجہ سے گمراہ تصور کیے گئے، ان میں سرِ فہرست فتنۂ خارجیت ورافضیت ہے۔ خوارج سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کی آل واولاد سے بغض رکھتے ہیں جبکہ روافض وہ لوگ ہیں جو حضرت علی اور اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کی آڑ میں دیگر صحابہ کرام کی مذمت اور کردار کشی کو جائز سمجھتے ہیں۔

خوارج کی شروعات دورِ نبوی میں ہی ہو گئی تھی، دورِ عثمانی میں ان کی فکر پروان چڑھی اور پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور میں ان کا عملی ظہور مُنَظَّم صورت میں سامنے آیا۔ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ان دونوں فتنوں کو ختم فرمایا، چنانچہ جب خوارج کی سرکشی حد سے بڑھ گئی تو آپ نے پہلے ان کے مقابلے کے لئے حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا، وہ ان پر غالب آئے اور نتیجے میں کثیر خارجی اپنے باطل عقائد سے تائب ہوئے، جبکہ ایک جماعت بھاگ کر نہروان چلی گئی اور وہاں ڈکیتی شروع کر دی، جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے خود ان کے خلاف لشکر کشی فرمائی اور وہاں جا کر اس فتنے کا خاتمہ کیا۔[1]

رہے وہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی آڑ میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر طعن کرتے تھے انہیں بھی کئی مواقع پر آپ نے ڈانٹ پلائی، مثلاً ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے ہوتے ہوئے مہاجرین وانصار نے آپ پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کس طرح مقدم کر دیا؟ حالانکہ مرتبے میں آپ افضل ہیں! فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی

1 تاریخ الخلفاء، ص138

کہ مومن اللہ پاک کی پناہ میں ہوتا ہے تو میں تجھے قتل کر دیتا۔[1] بلکہ آپ کا اعلان تھا کہ میں نے اگر کسی کو پایا کہ وہ مجھے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتا ہے تو وہ بہتان تراش ہے۔[2]

الغرض رافضی اور خارجی دونوں گروہ گمراہ اور ہلاکت کے پیشوا ہیں۔ سیدھے راستے پر صرف اہلِ سنت و جماعت ہیں جو محبتِ اہلِ بیت بھی رکھتے ہیں اور عظمتِ صحابہ بھی۔

چار می رکنِ ملت

حضرت علی مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ لہٰذا جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد خلافت مولا علی کو ملنی تھی مگر معاذ اللہ انہوں نے مجبوراً دب کر پہلے تینوں خلفا کی بیعت کر لی تھی، تو یہ سراسر غلط اور مولا علی پر الزام ہے، کیونکہ اللہ پاک کا شیر کسی سے دبتا ہے نہ مجبور ہوتا ہے، اگر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ مجبور ہوں تو مشکل کشا کیسے ہوں گے!



1 کنز العمال، جزء:6، 12/231، حدیث:388835671

2 صواعق محرقہ، ص60

شعر نمبر:146

شیر شمشیر زَن شاہِ خَیبر شِکَن
پَرتَوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

شمشیر زن: تلوار چلانے کا ماہر۔ **خیبر شِکَن:** خیبر توڑ دینے والا۔ **پَرتَو:** عکس۔ **دست:** ہاتھ۔

مفہومِ شعر

تلوار چلانے کے ماہر، خیبر کے در و دیوار ہلا دینے والے اور اپنی طاقت میں دستِ قدرت کے عکسِ جمیل مولا علی رضی اللہ عنہ پہ لاکھوں سلام۔

شرح

آپ تلوار کے ایسے ماہر تھے کہ جب آپ کی تلوار اٹھتی تو بڑے بڑے بہادر گاجر مُولی کی طرح کٹ کر زمین پر گرتے جاتے اور آپ کے سامنے کوئی نہ ٹھہر سکتا تھا، گویا ہر طرف یہی شور ہوتا: لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفِقَار یعنی جوان تو بس حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں اور تلوار تو بس ذوالفقار ہی ہے۔

شاہِ خیبر شکن

غزوۂ خیبر میں جب دشمن قلعے کے اندر سے مسلمانوں پر حملہ کر رہے تھے اور قلعہ کی مضبوط دیوار ان کی حفاظت کا ذریعہ بن رہی تھی تو بشارتِ نبوی کے مطابق وہ حضرت علی رضی اللہُ عنہ ہی تھے جنہوں نے خیبر کے دروازے کو ایک ہاتھ سے اکھاڑا، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ نے دروازے کو اپنی پیٹھ پر اٹھالیا اور اس پر چڑھ کر مسلمانوں نے فتح حاصل کی۔ بعد میں اسے اٹھانے کی کوشش کی گئی تو چالیس مردوں سے کم اسے نہ اٹھا سکے۔[1]



1 تاریخ الخلفاء، ص133

شعر نمبر:147

ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ماحی: مٹانے والا۔ **رفض و تفضیل:** بُغضِ صحابہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ علیہمُ الرّضوان سے افضل سمجھنے کا عقیدہ رکھنا۔ **نصب و خروج:** اہلِ بیت کی دشمنی رکھنا۔

مفہومِ شعر

رافضیت و خارجیت چاہے وہ ناصبیت کی شکل میں ہو یا تفضیلیت کی شکل میں ان تمام بدعقیدگیوں کو مٹا کر دین و سنت کی حمایت کرنے والے مولا مشکل کشا یعنی حضرت علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکَرِیم پہ لاکھوں سلام۔

شرح

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جن فتنوں کو مٹانے کی کوشش فرمائی ان میں سے ایک تفضیلی فتنہ بھی ہے، یعنی وہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو ہماری

محبت کا دعویٰ کریں گے اور ہمارے گروہ میں ہونا ظاہر کریں گے، وہ لوگ اللہ پاک کے شریر بندوں میں سے ہیں جو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتے ہیں۔[1]



1 کنز العمال، جزء:7، 13/6، حدیث:36098

شعر نمبر:148

مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب
اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

پیشِ فتح: فتحِ مکہ سے پہلے۔ **پسِ فتح:** فتحِ مکہ کے بعد۔ **اہلِ خیر:** بھلائی والے۔

مفہومِ شعر

تمام صحابہ جو فتحِ مکہ سے پہلے ایمان لائے یا اس کے بعد، یہ سب اہلِ خیر اور عادل ہیں، ان سب پر لاکھوں سلام۔

شرح

تمام صحابہ سے اللہ پاک نے جنت اور بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے، وہ سب عادل ہیں، ان میں سے کسی سے بغض رکھنا یا ان کے خلاف زبان کھولنا خود کو ہلاکت پر پیش کرنا ہے، کیونکہ فرمانِ مصطفٰے ہے: میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرو، میرے بعد ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنالینا۔ جس نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے میرے بغض کے سبب ان سے

بغض رکھا اور جس نے انہیں تکلیف پہنچائی تو اس نے ضرور مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی تو ضرور اس نے اللہ پاک کو تکلیف پہنچائی تو جس نے اللہ پاک کو تکلیف پہنچائی تو قریب ہے کہ اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے۔[1]



1 ترمذی، 5/463، حدیث: 3888

شعر نمبر:149

جس مسلمان نے دیکھا انھیں اِک نظر
اس نظر کی بَصارت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بصارت: بینائی۔

مفہومِ شعر

جس مسلمان نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ایک نظر بھی دیکھ لیا اس کی بصارت پر لاکھوں سلام۔

شرح

مختلف مشہور صحابہ کرام پر الگ الگ سلام پیش کرنے کے بعد اب ہر اس خوش بخت کی خدمت میں سلام عرض کیا جارہا ہے جس نے بحالتِ ایمان حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا، کیونکہ یہ اتنا عظیم شرف ہے جس پر قیامت تک کوئی اور شخص فائز نہیں ہو سکتا، خواہ وہ پوری زندگی عبادت و ریاضت میں ہی کیوں نہ صرف کر دے۔ اس لئے کہ بحالتِ ایمان حضور کی زیارت کرنا افضل ترین عمل تھا اور جن کے حصے میں یہ سعادت آئی ان کے متعلق مروی ہے: اس کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا

(یعنی صحابی) یا مجھے دیکھنے والے (صحابی) کو دیکھا (یعنی تابعی)۔[1]

اس نظر کی بصارت

اس شعر میں اس بصارت پر بھی سلام عرض کیا گیا ہے جس نے صاحبِ نظر کو صحابیت جیسے اعلیٰ مرتبے پر فائز کر دیا، وہ نظر جو ایمان کی حالت میں چہرۂ مصطفےٰ کی زیارت سے سیر اب ہوئی وہ بھی کیسی کمال کی تھی کہ جو دیکھنے والے کو اس درجہ پر فائز کر گئی جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی، دنیا کے تمام عالم، عابد، زاہد، غوث و ابدال اور اقطاب سب مل کر بھی ایک صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتے۔ بلکہ صحابی کی ذات میں برابری تو بہت دور کی بات ہے اس کے کسی عمل یا نیکی میں بھی برابری نہیں ہو سکتی، جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ کسی صحابی کے خرچ کیے ہوئے مُد بلکہ نصف مُد تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔[2]

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ صحابی کا مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خدا کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہونے والے کے منہ پر جو غبار پڑا وہ تم میں سے ہر شخص کے عمل سے بہتر ہے اگرچہ اسے حضرت نوح علیہ السلام جیسی لمبی عمر ہی کیوں نہ مل جائے![3]



1 ترمذی، 5/461، حدیث: 3884
2 بخاری، 2/522، حدیث: 3673
3 ابو داود، 4/280، حدیث: 4650

شعر نمبر:150

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

لعنت: رحمت سے دوری۔

مفہومِ شعر

جن کے دشمن پر اللہ پاک نے لعنت فرمائی ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

جن کے دشمن پہ لعنت

ایک حدیثِ قدسی کے مطابق جو اللہ پاک کے کسی ولی سے دشمنی رکھے اللہ پاک نے اس سے جنگ کا اعلان کر رکھا ہے،[1] جب اللہ پاک کے ایک عام ولی کے دشمن کا یہ حال ہے تو صحابہ جو اللہ پاک اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بھی خاص دوست ہیں، ان کے دشمن کا انجام کیسا برا ہو گا! چنانچہ

1 بخاری، 4/248، حدیث: 6502 ملخصًا

حضرت عُوَیم بن ساعدہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: بے شک اللہ کریم نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لئے میرے اصحاب کو پسند فرمایا، پھر ان میں سے میرے وزیر، مددگار اور رشتے دار بنائے۔ تو جو انہیں گالی دے گا، اس پر اللہ پاک، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، روزِ قیامت اللہ پاک اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔[1] ایک اور روایت میں ہے کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو: تمہارے شر پر اللہ پاک کی لعنت ہو۔[2]

یاد رکھئے! صحابہ کرام ہمیشہ ہر دور کے مسلمانوں کے نزدیک محترم رہے ہیں، البتہ! خلافتِ حیدری میں عبدُ اللہ ابنِ سبا یہودی نے مذہبِ رِفض ایجاد کیا اور پھیلایا۔[3] یہ اسلامی حلئے میں ظاہر ہوا، اس نے منافقوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی، اسلام کے مٹائے ہوئے خاندانی فرق اور نسلی تعصب کو دوبارہ سے فروغ دیا، نیز بنو اُمیہ و بنو ہاشم کی پرانی دشمنی کو زندہ کرنے کی کوشش کی، یہی وہ پہلا شخص تھا جس نے صحابہ کرام سے دشمنی اور ان کو برا بھلا کہنے کی تحریک شروع کی، اس نے اپنی اس دعوت کو محبتِ اہلِ بیت کے غلاف میں پیش کیا اور صحابہ کرام کو اہلِ بیت بالخصوص ابو بکر و عمر کو مولا علی کے خلاف ظاہر کرنے کی کوشش کی، یہاں تک کہ معاذ اللہ ابو بکر و عمر کو حق چھیننے والا تک کہنے کی گستاخی کی۔ کچھ دیہاتی عوام اور نئے مسلمان کہ اسلام جن کے دلوں میں داخل

---

1 معجم کبیر، 17/140، حدیث: 349

2 ترمذی، 5/464، حدیث: 3892

3 مراٰۃ المناجیح، 8/344

نہیں ہوا تھا وہ اس کے دھوکے میں آگئے یہاں تک کہ یہ ایک فرقہ بن گیا جس کے افکار و نظریات کی اصل بنیاد یہودی مذہب پر تھی، اسی لئے یہ بات مشہور ہے کہ رافضیت کی اصل جڑیں یہودیت سے نکلتی ہیں۔ اس فتنے کی پیشین گوئی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پہلے ہی فرما دی تھی، جیسا کہ حدیثِ مرفوع میں ہے: آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی جنہیں رافضی کہا جائے گا کیونکہ اسلام کو رفض کر چکے (یعنی چھوڑ چکے) ہوں گے، وہ لوگ مشرکین ہیں، وہ خود کو اہلِ بیت سے محبت کرنے والے کہیں گے مگر ہوں گے جھوٹے کیونکہ جناب ابو بکر و عمر کو گالیاں دیں گے۔[1]

صحابہ کرام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت کو دنیا کی ہر نعمت و آسائش پر ترجیح دی اور حضور سے ایسی محبت و وفا کی کہ دنیا کے لئے عشق و وفا کی اعلیٰ مثال بن گئے۔ اسی محبت و تعظیم کی ایک جھلک عُروہ بن مسعود نے اس وقت دیکھی جب وہ ایمان نہیں لائے تھے، انہوں نے صحابہ کرام کا جو اندازِ تعظیمِ رسول دیکھا اسے کفارِ مکہ کے سامنے جا کر یوں بیان کیا: وہ وضو کرتے ہیں تو ان کے صحابہ وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے بے حد کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ ایسا لگتا ہے جیسے وضو کا پانی نہ ملنے کے سبب لڑ پڑیں گے، منہ یا ناک مبارک کا پانی صحابہ ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں اور جسموں پر ملتے ہیں، ان کا کوئی بال جسم سے جدا نہیں ہوتا تھا مگر اس کے حصول کے لئے جلدی کرتے، جب کوئی حکم دیتے تو صحابہ فوراً بجا آوری کرتے ہیں۔ اے جماعتِ قریش! میں بڑے بڑے بادشاہوں یہاں تک کہ قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں بھی گیا ہوں لیکن میں نے

---

[1] مرقاۃ المفاتیح، 10/366، 367، تحت الحدیث: 6017

کسی بھی بادشاہ کے خدمت گاروں کو ایسی تعظیم کرتے نہیں دیکھا جیسی تعظیم اصحابِ محمد اُن کی کرتے ہیں۔[1]

تقریباً یہی الفاظ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت ابو سفیان کے بھی تھے کہ جب حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ سولی پر تھے تو ابو سفیان نے ان سے کہا: اے زید! اگر اس وقت تمہاری جگہ محمد اس طرح قتل کئے جاتے تو کیا تم اس کو پسند کرتے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ ابو سفیان کی یہ بات سن کر تڑپ گئے اور جذبات سے بھری ہوئی آواز میں فرمایا: اے ابو سفیان! خدا کی قسم! میں اپنی جان کو قربان کر دینا عزیز سمجھتا ہوں مگر میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مقدس پاؤں کے تلوے میں ایک کانٹا بھی چبھے، مجھے یہ بھی گوارا نہیں! تب ابو سفیان نے کہا تھا: میں نے بڑے بڑے محبت کرنے والوں کو دیکھا ہے۔ مگر عشاقِ مصطفےٰ جیسا کوئی نہیں۔[2]

ایک بار حضرت علی المرتضیٰ، شیر خدا رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کیسی محبت کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں اپنے مال، اپنی اولاد، ماں باپ اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔[3]



---

1. الشفا، 2/39
2. شرح زرقانی علی المواہب، 2/493،492
3. الشفا، 2/22

شعر نمبر:151

باقیِ ساقیانِ شرابِ طَہور
زَینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ساقیان: پلانے والے۔ **شراب طہور:** پاکیزہ شراب۔ **زین:** زینت، خوبصورتی۔

مفہومِ شعر

جن صحابہ کرام کا ذکر ہو چکا ان کے علاوہ وہ دیگر تمام ائمہ اہلِ بیت و صحابہ کرام جنہوں نے لوگوں کو عشقِ حقیقی کی پاکیزہ شراب پلائی اور عبادت گزاروں کی زینت بنے ان سب پر بھی لاکھوں سلام۔

شرح

قرآنِ کریم میں جابَجا صحابہ کرام کے اچھے عمل، اچھے اخلاق اور اچھے ایمان کا ذکر ہے اور انہیں دنیا ہی میں مغفرت و بخشش اور انعاماتِ اخروی کی خوشخبری سنادی گئی، جیسا کہ پارہ 9 سورۃ الانفال کی آیت نمبر 4 میں ارشادِ باری ہے: اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ ترجمہ: یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لئے ان کے رب

کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔ اسی طرح پارہ 11 سورۂ توبہ کی آیت نمبر 100 میں ارشاد ہوتا ہے: رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ تَحۡتَہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ترجمہ: ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

الغرض صحابہ کرام نے اپنے عمل اور کردار کی مدد سے لوگوں کو عشقِ حقیقی کے جام بھر بھر کے پلائے اور لوگ ان کے اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر خدا و مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت کے جاموں سے سیر اب ہوتے چلے گئے۔



شعر نمبر:152

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

اہلِ مکانت: صاحبِ مقام، بلند رتبہ۔

مفہومِ شعر

تا قیامت حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جتنے بھی شہزادے نواسے ہوں گے ان تمام کے مقام و مراتب اور سیادت پر لاکھوں سلام۔

شرح

صحابہ کرام کے ذکرِ خیر کے بعد اب قیامت تک آنے والے ساداتِ عظام پر سلام پیش کیا جارہا ہے، یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خاندان نصیب ہوا۔ اسلام خالی نسب کو ترجیح نہیں دیتا تاہم اگر نسب کے ساتھ حسب بھی شامل ہوجائے تو اسلام اسے عزت دیتا ہے، لہٰذا وہ مسلمان جو باعمل ہونے کے ساتھ ساتھ سادات سے ہوں تو ان کا مقام اسلام کی نظر میں مزید بڑھ جاتا ہے، چنانچہ اللہ پاک ارشاد

فرماتا ہے: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ (پ27، الطور:21) ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی (جس) اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیا اور اُن (والدین) کے عمل میں کچھ کمی نہ کی۔ جب عام مومنین کی اولاد کی یہ شان ہے تو وہ حضرات جن کا نسب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ختم ہوتا ہے ان کا مقام و مرتبہ کتنا عظیم ہو گا! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر رشتہ اور ہر نسب ختم ہو جائے گا مگر میرا رشتہ و نسب باقی رہے گا۔[1]



1 مجمع الزوائد، 8/398، حدیث: 13827 ملتقطاً

شعر نمبر:153

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سِیادت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

بالا: بلند۔ **والا:** شان۔ **سیادت:** سرداری۔

مفہومِ شعر

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اولاد امجاد یعنی ساداتِ کرام کی اعلیٰ نسبی اور بزرگ ترین شرافت پہ سب سے اعلیٰ درود اور ان کی سرداری پر لاکھوں سلام۔

شرح

سید انہیں کہا جاتا ہے جو خاص حضرات حسنین کریمین کی اولاد میں سے ہوں، سادات آلِ رسول ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: تمام انسان اپنے ددھیال کی طرف منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کی اولاد کے، ان کا ولی اور سرپرست میں ہوں۔[1] ویسے انسان کی نسل بیٹوں سے چلتی ہے مگر یہ حضور کی خصوصیات میں سے ہے کہ

1 کنز العمال، جز:6، 12/53، حدیث:34261

آپ کی نسل آپ کی بیٹیوں بالخصوص خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے چلی یعنی آپ کی بیٹیوں کی اولاد آپ ہی کی اولاد کہلاتی ہے۔[1] سادات کرام کی شرافت و عظمت کے کیا کہنے! بلاشبہ حضور سے نسبی تعلق رکھنے والوں کی شان و عظمت دنیا و آخرت میں بہت ہی بلند و بالا ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روزِ قیامت سب نسب اور رشتے منقطع ہو جائیں گے، کوئی نہ پوچھے گا کہ فلاں کس کا بیٹا یا پوتا ہے، مگر صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نسب پاک اور آپ سے رشتہ و علاقہ وہ مضبوط تعلق ہے جو کبھی منقطع نہ ہو گا۔[2]

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اولاد امجاد کی شرافت کا کیا مقام رہا ہے اور لوگ ان سے خاندانی تعلق قائم کرنے کے کس قدر حریص رہے ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے تقریباً سو نکاح فرمائے اور طلاقیں دیں، اکثر ایک دو رات ہی کے بعد طلاق دے دیتے تھے اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ بار بار اعلان فرماتے تھے کہ حسن کی عادت ہے یہ طلاق دے دیا کرتے ہیں، کوئی اپنی لڑکی ان کے ساتھ نہ بیاہے، مگر اس کے باوجود مسلمان عورتیں اور ان کے والدین یہ تمنا کرتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سسرالی رشتہ دار بننے کا شرف نصیب ہو جائے۔ یہی وجہ تھی کہ جن عورتوں کو آپ طلاق دیتے تھے وہ اپنی باقی زندگی حضرت امام

---

1 مواہب لدنیہ، 2/291

2 افضلیت ابو بکر و عمر، ص63 ملخصاً

حسن رضی اللہ عنہ ہی کی محبت میں گزار دیتی تھیں۔[1] نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے رشتہ داری قائم کرنے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تھا۔[2]



1 تاریخ الخلفاء، ص 151 مفہوماً

2 مجمع الزوائد، 8/398، حدیث: 13827

شعر نمبر:154

شافعی مالک احمد امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

چار باغِ امامت: امامت کے چار باغ امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام ابو حنیفہ ہیں۔

مفہومِ شعر

چاروں اماموں یعنی امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام اعظم ابو حنیفہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

شرح

فقہ کے چار امام ہیں: امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام ابو حنیفہ۔ ان کے مقلدین شافعی، مالکی، حنبلی اور حنفی کہلاتے ہیں۔ یہ چاروں امام گویا چار باغ ہیں جن سے وابستہ لوگوں کا دماغ کتاب و سنت کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے، جو آدمی بھی خواہشِ نفس سے بالاتر ہو کر ان کے اجتہاد کی پیروی کرے گا وہ منزل پالے گا۔ بشرطیکہ چاروں

میں سے کسی ایک کی تقلید کرے، کیونکہ ان کا آپس میں کئی فقہی مسائل میں اختلاف ہے یہ نہ ہو کہ جس طرف آسانی لگے اسی کی تقلید شروع کر دے، کبھی ایک امام کی تو کبھی دوسرے کی، کیونکہ یہ تقلید نہیں بلکہ خواہشِ نفس کی پیروی کہلائے گی۔ اس لئے آسان ہو یا مشکل ایک ہی امام کی تقلید ضروری ہے۔ یہ چاروں امام برحق ہیں اور سب اہلِ سنت سے ہیں، عقائد میں ان تمام کا اتفاق ہے، اختلاف فروعی مسائل میں ہے اور اس اختلاف کے باوجود یہ ایک دوسرے کا حد درجہ اکرام فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ امام شافعی کے بارے میں منقول ہے کہ آپ جب امام اعظم کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے تو نماز میں رفعِ یدین نہ کیا، حالانکہ آپ نماز میں رفع یدین کے قائل ہیں، جب آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: اتنے بڑے امام کے سامنے ان کے اجتہاد کے خلاف عمل کرنے میں مجھے حیا آتی ہے۔[1]



1 فتاویٰ رضویہ، 9/340 ملخصاً

شعر نمبر:155

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

کاملانِ طریقت: طریقت کے شہسوار۔ **حاملانِ شریعت:** شریعت کے پابند۔

مفہومِ شعر

طریقت کے کامل شہسواروں پر کامل درود اور شریعت کی پابند تمام مبارک ہستیوں پہ لاکھوں سلام۔

شرح

شریعت کے اماموں کے بعد اب طریقت کے اماموں کا ذکر ہے، جس طرح اُمّت مسلمہ میں فقہ کے اعتبار سے چار مکاتبِ فکر ہیں، اسی طرح تصوف و طریقت کے لحاظ سے بھی چار مشہور مسالک ہیں: قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ۔ یہاں کاملانِ طریقت کے ساتھ حاملانِ شریعت کا ذکر اس طرف اشارہ ہے کہ طریقت میں کامل وہی ہو سکتا ہے جو شریعت پر عمل کرنے والا ہو، لہٰذا اگر کوئی شرع کی پاسداری نہیں کرتا، تو وہ ہرگز طریقت

میں کامل نہیں ہو سکتا، بعض لوگ طریقت کو شریعت سے جدا سمجھتے ہیں، یہ سراسر جہالت ہے، یہ دو چیزیں نہیں، بلکہ طریقت شریعت ہی کا حصّہ ہے۔ جو واقعی سچے اور کامل پیرانِ طریقت ہوتے ہیں وہ خود بھی شریعت پر عمل کرتے ہیں اور اپنے مریدوں کو بھی عبادات و ریاضات بلکہ نفل نمازوں اور روزوں کی بھی تلقین فرماتے ہیں۔



شعر نمبر:156

غوثِ اعظم امامُ التّقیٰ و النّقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

امامُ التّقیٰ و النّقیٰ: تقویٰ و پرہیز گاری کے امام۔ **جلوۂ شانِ قدرت:** قدرتِ خداوندی کے مظہر۔

مفہومِ شعر

سب ولیوں کے سردار حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہِ علیہ تقویٰ و پرہیز گاری کے امام اور قدرتِ خداوندی کے مظہر ہیں، ان کی ارفع و اعلیٰ شان و شوکت پر لاکھوں سلام۔

شرح

تمام اہلِ طریقت کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد اہلِ طریقت کے سربراہ پیرانِ پیر حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہِ علیہ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا جارہا ہے، آپ کی بارگاہ سے ہر سلسلۂ طریقت فیض پاتا ہے خواہ وہ چشتی ہو یا نقشبندی، سہروردی ہو یا قادری۔ حضور غوثِ پاک متقی و پرہیز گار لوگوں کے ایسے امام

ہیں جنہوں نے دودھ پینے کی عمر میں رمضان شریف کا احترام کیا اور دن کے وقت والدہ کا دودھ نہ پیا، حالانکہ آپ شرعی احکام کے پابند نہ تھے، مگر افسوس! لوگ تو فرض ہونے کے باوجود رمضان کا روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔



شعر نمبر:157

قطبِ ابدال و اِرشاد و رُشدُ الرَّشاد
مُحیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

رشدالرشاد: ہدایت کے پیشوا۔ **محی:** زندہ کرنے والے۔

مفہومِ شعر

ولایت کے تمام مراتبِ عالیہ کے حامل، ابدال و ارشاد کے قطب، ہدایت کے پیشوا اور دین وملت کو زندہ کرنے والے حضور غوثِ اعظم پر لاکھوں سلام۔

شرح

اولیاءاللہ دو طرح کے ہوتے ہیں: (1) جو فرائض ونوافل اور اطاعتِ خدا و مصطفٰے کے ذریعے رب کا قرب حاصل کرتے ہیں، یہ حضور کی امت میں بے شمار ہیں، بلکہ جہاں 40 نیک مسلمان جمع ہوں وہاں ایک دو ولی ضرور ہوتے ہیں، بسا اوقات تو خود ان کو اپنی ولایت کا علم بھی نہیں ہوتا، (2) وہ اولیا کہ جنہیں نہ صرف اپنی ولایت کا ادراک ہوتا ہے بلکہ انہیں دنیا پر تصرف کا اختیار بھی ہوتا ہے، پہلی قسم کی ولایت تشریعی اور دوسری تکوینی کہلاتی

ہے، تکوینی اولیا کی تعداد مخصوص ہے، غوث، قطب اور ابدال وغیرہ اسی کی اقسام ہیں۔ (1) حضور غوثِ پاک ولایت کے ان تمام مراتب و اقسام کے جامع ہیں۔ آپ نے دینِ اسلام کی وہ خدمت کی کہ محی الدین (یعنی دین کو زندہ کرنے والے) کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ نے اس لقب کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ 511ھ میں بغداد کی طرف آتے ہوئے راستے میں مجھے ایک بیمار اور کمزور شخص ملا جس نے میرا نام لے کر سلام کیا اور قریب آنے کو کہا، جب میں قریب ہوا تو اس نے مجھ سے سہارا طلب کیا، میں نے سہارا دیا تو دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم صحت مند ہونے لگا، پھر اس نے بتایا: میں دینِ اسلام ہوں، قریب الموت ہو گیا تھا، اللہ پاک نے آپ کی وجہ سے مجھے زندگی دی اور آپ محی الدین ہیں۔ اس کے بعد میں جامع مسجد آیا تو کسی نے مجھے یا سیدی محی الدین کہہ کر پکارا، نماز سے فارغ ہوا تو لوگ ہر طرف سے آنے لگے، میرا ہاتھ چومتے اور مجھے محی الدین کہتے، اس سے پہلے مجھے کسی نے محی الدین نہیں کہا تھا۔ (2)



1 مراۃ المناجیح، 8/584

2 بہجۃ الاسرار، ص109

شعر نمبر:158

مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درود
فَردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مردِ خیلِ طریقت: طریقت کے سربراہ۔ **فردِ اہلِ حقیقت:** اہلِ حقیقت کے سردار۔

مفہومِ شعر

اہلِ طریقت کے سربراہ اور حقیقت و معرفت میں بے مثل و مثال یعنی سرکارِ غوثِ اعظم پر لاکھوں درود و سلام۔

شرح

حضور غوثِ اعظم طریقت پر چلنے والوں میں سب سے کامل و اکمل اور معرفتِ ربانی میں منفرد ہیں، طریقت و معرفت میں آپ کا کوئی ثانی نہیں آپ بادشاہ ہیں، جیسا کہ منقول ہے: آپ کے زمانے میں ایک بزرگ نے ایک روز منبر پر ایک ایسا دعویٰ کیا جو وہاں موجود حضور غوثِ پاک کے ایک مرید کو اچھا نہ لگا کہ آپ پر کوئی اپنی فضیلت بیان کرے تو اس بزرگ نے اس مرید کو سر سے پاؤں تک کئی بار دیکھا اور پایا کہ اس کے جسم کا کوئی رونگٹا

رحمتِ الٰہی سے خالی نہیں، لہٰذا اس مرید کے پیر کے متعلق جاننے کے لئے اپنے دو مریدوں کو بغداد شریف بھیجا کہ حضور غوثِ پاک سے جا کر عرض کریں: میں 40 سال سے قربِ الٰہی میں ہوں آپ کو آتے دیکھا نہ جاتے! یہ دونوں مرید ادھر سے چلے اُدھر غوثِ پاک نے اپنے دو مریدوں کو ان کی طرف یہ ارشاد فرما کر بھیجا کہ جو صحن میں ہو وہ دالان والے کو کیسے دیکھ سکتا ہے! اور جو دالان میں ہو وہ اندر والے کو کیسے دیکھ سکتا ہے! اور جو اس سے بھی اندر خاص جگہ میں ہو، میں اس خاص مقام میں ہوں اور اس کی نشانی یہ ہے کہ فلاں رات 12 اولیا کو لباس عطا ہوئے تھے، یاد کرو کہ تم کو جو لباس ملا تھا وہ سبز تھا اور اس پر سونے سے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ لکھا تھا، یہ سن کر شیخ عبد الرحمٰن نے سر جھکا لیا اور کہا: شیخ عبد القادر نے سچ فرمایا اور وہ بادشاہِ وقت ہیں۔[1]



1 بہجۃ الاسرار، ص 60،61

شعر نمبر:159

جس کی منبر ہوئی گردنِ اَولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

منبر: جس پہ بیٹھ کر خطبہ دیا جاتا ہے۔

مفہومِ شعر

اولیاء اللہ کی گردنیں جس قدم کے لئے منبر بنیں اس قدم کی عزت و کرامت پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضور غوثِ اعظم طریقت و حقیقت میں اتنے بلند مقام پر فائز ہیں کہ آپ کا قدم مبارک اولیا کی گردنوں پر ہے، جیسا کہ منقول ہے کہ بغداد میں حضور غوثِ اعظم کی مجلس میں عراق کے اکثر مشائخ حاضر تھے اور آپ وعظ فرمارہے تھے کہ اچانک آپ پر مخصوص کیفیت طاری ہوئی اور آپ نے فرمایا: میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو یہ سن کر حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہِ علیہ اٹھے اور منبر شریف کے پاس جا کر آپ کا قدم مبارک

اپنی گردن پر رکھ لیا۔ بعد ازیں (یعنی ان کے بعد) تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں جھکا دیں۔[1]

حضور غوثِ پاک کا قدم قیامت تک آنے والے تمام اولیائے کرام کی گردنوں پر ہے۔[2] اور اتنا بڑا دعویٰ آپ سے پہلے کبھی کسی بزرگ نے نہیں کیا، یہ وہی کر سکتا ہے جسے غیبی تائید حاصل ہو، حضور غوثِ پاک کو خدائے رحمٰن کی طرف سے قطبیتِ کبریٰ کے اعلیٰ منصب پر فائز کر کے یہ اعلان کرنے کا الہام کیا گیا تھا تاکہ دنیا کے ہر کونے میں موجود ہر ولی، قطب، ابدال اور غوث آپ کی ولایت کو تسلیم کر کے سر جھکا لے۔ جیسا کہ امام ابنِ حجر مکی شافعی فرماتے ہیں: کبھی اولیائے کرام کو کلماتِ بلند (بڑی بڑی باتیں) کہنے کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ جو ان کے بلند مقامات سے ناواقف ہے اسے پتا چلے یا شکرِ الٰہی اور اس کی نعمت کا اظہار کرنے کے لئے، جیسا کہ حضور غوثِ اعظم کے لئے ہوا کہ انہوں نے اپنے بیان میں اچانک فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، فوراً تمام دنیا کے اولیا نے قبول کیا اور ایک گروہ نے روایت کیا ہے کہ سب اولیائے جنّ نے بھی سر جھکا دیئے۔[3]



1 بہجۃ الاسرار، ص 23
2 مراۃ المناجیح، 8/268 ملخصاً
3 فتاوی حدیثیہ، ص 414

شعر نمبر:160

شاہِ برکات و برکاتِ پیشینیاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

برکاتِ پیشینیاں: اسلاف کی برکات۔

مفہومِ شعر

سید برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہِ علیہ بزرگوں کے فیوض و برکات کے مظہر اور باغِ طریقت میں ایک نئی روح پھونکنے والے ہیں، آپ کی ذاتِ بابرکات پر لاکھوں سلام۔

شرح

حضور غوثِ اعظم کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد اب اعلیٰ حضرت اپنے مشائخ کی خدمت میں سلام عرض کر رہے ہیں، جن میں سے صاحب البرکات و سلطان العاشقین سید برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہِ علیہ بھی ہیں۔

آپ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہِ علیہ تک پہنچتا ہے۔ آپ مارچ 1660 مطابق 26 جمادی الثانی 1070ھ کو بلگرام (انڈیا) میں پیدا

ہوئے۔ آپ نے سلسلۂ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ سے اکتسابِ فیض کیا اور آپ تمام علومِ ظاہر و باطن کے جامع تھے۔



شعر نمبر:161

سیّد آلِ محمد امامُ الرشید
گُلِ رَوضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

آلِ محمد: سید برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہِ علیہ کے بڑے شہزادے۔ **امام الرشید:** ہدایت کے امام۔ **گل:** پھول۔ **روضِ ریاضت:** عبادت کی کیاری۔

مفہومِ شعر

سید آلِ محمد پہ لاکھوں سلام جو کہ ہدایت کے پیشوا اور زہد و تقویٰ کے روحانی باغ کے مہکتے پھول ہیں۔

شرح

بروز بدھ 18 رمضان المبارک 1111ھ کو بلگرام میں حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہِ علیہ کے ہاں سید شاہ آلِ محمد پیدا ہوئے جن کی کنیت ابو البرکات اور لقب برہان الموحدین ہے۔

آپ نے اپنے والد کی آغوشِ رحمت میں تعلیم و تربیت پائی، انہی سے شرفِ بیعت

اور خرقۂ خلافت واجازت بھی حاصل ہے، ان کے علاوہ سید العارفین میر شاہ لطف اللہ رحمۃ اللہِ علیہ نے بھی خلافت واجازت سے نوازا۔

آپ کا شمار بھی اعلیٰ حضرت کے مشائخِ عظام میں ہوتا ہے، یہ اعلیٰ حضرت کی آپ سے بے پناہ محبت وعقیدت کا ثبوت ہے کہ اعلیٰ حضرت نے آپ کو امام الرشید اور ریاضت ونجابت کے باغ کا مہکتا ہوا پھول قرار دیا۔



شعر نمبر:162

حضرتِ حمزہ شیر خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

زینت: سجاوٹ، آرائش۔

مفہومِ شعر

سید حمزہ مارہروی اللہ ورسول کے شیر اور قادری سلسلہ کی زینت پر لاکھوں سلام۔

شرح

اسد العارفین، قطب الکاملین، زبدۃ الواصلین، سند الصالحین حضرت الشاہ سید حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ سید آلِ محمد کے بڑے صاحبزادے اور سجادہ نشین ہیں، آپ کی ولادت مارچ 1719ء مطابق 14 ربیع الثانی 1131ھ کو مارہرہ شریف میں ہوئی۔ آپ نے اپنے والد گرامی سے تمام علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی، انہی سے بیعت ہوئے اور منازلِ سلوک طے کرنے کے بعد خلافت واجازت سے مشرف ہوئے۔ آپ نہایت ذہن وفطین تھے، گیارہ سال کی عمر میں تمام علوم وفنون میں مہارت حاصل کر چکے تھے، آپ نے اپنے

دادا شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہِ علیہ کا بھی خوب فیض اٹھایا اور ان کی صحبت سے بھی فیضیاب ہوئے، آپ کے دادا جان نے چار سال کی عمر میں ہی آپ کے سر پر اپنی کلاہ مبارک رکھ دی تھی۔[1]

آپ علم و فضل میں یکتا، مایہ ناز مصنف، عدیم النظیر عارف اور اولیائے اکابرین میں سے تھے، آپ صاحبِ کرامت و تصرف بھی تھے، نہایت منکسر المزاج اور بااخلاق تھے، زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ دس سال کی عمر سے جو نماز تہجد شروع فرمائی تو وصال تک کبھی قضا نہ ہوئی۔[2] آپ کو کتب بینی میں بہت دلچسپی تھی، آپ کے پاس مختلف علوم و فنون کی تقریباً 16 ہزار کے قریب کتابیں جمع تھی، آپ نے کئی کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کا ادبی ذوق بھی بہت عمدہ تھا اور فنِ شاعری میں اس قدر مہارت تھی کہ بر محل اشعار کہا کرتے تھے، شعر و شاعری میں اپنا تخلص "عینی" رکھتے تھے، اردو اور فارسی میں آپ کے اکثر اشعار ملتے ہیں، حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہِ علیہ کی شان میں بہت خوبصورت مشہورِ زمانہ منقبت جو کہ فارسی میں ہے:

غوثِ اعظم بمن بے سر و ساماں مدد ے قبلۂ دیں مدد ے کعبۂ ایماں مدد ے

یہ بھی آپ ہی کی تحریر کردہ ہے۔

آپ کی پانچ اولادیں ہوئیں: شاہ آلِ احمد (اچھے میاں)، شاہ برکات (ستھرے میاں)، شاہ آلِ حسین (سچے میاں)، سید علی (یہ بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے) اور ایک صاحبزادی۔

---

1. تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص351
2. تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص352

آپ کا وصال 10 دسمبر 1783ء مطابق 14 محرم الحرام 1198ھ بروز بدھ بعد نمازِ مغرب مارہرہ شریف میں ہی ہوا۔

حضرت سید شاہ حمزہ قادری مارہروی رحمۃ اللہِ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے 35 ویں امام اور شیخِ طریقت ہیں۔



شعر نمبر:163

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

مقال: گفتگو، بات چیت۔

مفہومِ شعر

نام وکام، جسم وروح اور حال ومقال ہر لحاظ سے اچھے یعنی سید اٰلِ احمد عرف اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کی صورت پر لاکھوں سلام۔

شرح

آپ کا اسم گرامی سید اٰل احمد، کنیت ابو الفضل اور القاب اچھے میاں، قدوۃ الکاملین اور قطب العارفین وغیرہ ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت اکتوبر 1747ء مطابق 28 رمضان المبارک 1160ھ کو مارہرہ میں ہوئی۔ آپ کی ولادت سے قبل آپ کے پردادا حضرت شاہ برکت اللہ نے یہ بشارت دی تھی کہ مجھے بفضلِ الٰہی چار واسطوں کے بعد ایک لڑکا عنایت ہو گا جس سے رونقِ خاندان دوبالا ہو گی، پھر حضور نے اپنا ایک خرقہ عنایت فرمایا

کہ یہ اس صاحبزادے کے لئے ہے، آپ کے دادا حضرت شاہ اٰلِ محمد نے آپ کو رسمِ بسم اللہ کے وقت گود میں بٹھا کر ارشاد فرمایا: یہ وہی شہزادہ ہے جس کی بشارت میرے والد ماجد نے دی تھی۔[1]

حضرت اٰلِ احمد اچھے میاں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے 36ویں امام، شیخِ طریقت اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کے دادا پیر و مرشد ہیں۔ جس طرح حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہِ علیہ مظہر ذاتِ پاک مصطفےٰ تھے۔ اسی طرح حضور اٰلِ احمد اچھے میاں مظہرِ غوثِ اعظم تھے، آپ نے علوم ظاہری و باطنی و منازلِ سلوک کی تکمیل اپنے والد ماجد سے فرمائی اور آپ کے روحانی معلم حضور جناب غوثِ پاک رحمۃ اللہِ علیہ تھے۔ آپ بڑے باکمال عارف باللہ تھے، کرامات و تصرفات میں کوئی آپ کا کوئی ثانی نہ تھا،[2] ایک اندازے کے مطابق آپ کے مریدین کی تعداد تقریباً دو لاکھ کو پہنچتی ہے۔[3]

آپ کی علمی وجاہت کا یہ عالم تھا کہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہِ علیہ بعض مسائل میں تشفی کے لئے لوگوں کو آپ کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے، جیسا کہ ایک شخص نے بغداد میں آستانہ عالیہ غوثیہ کے نقیب الاشراف سے مسئلہ وحدۃ الوجود کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے شاہ عبد العزیز دہلوی کی خدمت میں جانے کو فرمایا، جب اس شخص نے حاضر ہو کر مدعا عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ مارہرہ میں حضرت اچھے میاں

---

1. تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص358
2. تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص358
3. تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص364

کی خدمت میں جائیں وہ آپ کی تشفی فرمائیں گے۔[1]

آپ کا وصال بروز جمعرات 30 دسمبر 1819ء مطابق 17 ربیع الاول 1235ھ بوقتِ چاشت 75 سال کی عمر میں ہوا۔



1 تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص360

شعر نمبر:164

نورِ جاں عِطر مجموعہ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

نورِ جاں: جان کا نور۔

مفہومِ شعر

میری جان وروح کا نور اور ان گنت خوبیوں کا خلاصہ و مجموعہ، میرے آقائے نعمت یعنی حضرت آلِ رسول رحمۃ اللہِ علیہ پر لاکھوں سلام۔

شرح

سید شاہ آل برکات معروف ستھرے میاں کے صاحبزادے خاتم الاکابر، سید آلِ رسول کی ولادت باسعادت 1209ھ میں مارہرہ میں ہوئی۔ آپ نے اپنے دور میں جن جید علمائے کرام سے تعلیم حاصل کی ان میں سے ایک شخصیت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہِ علیہ بھی ہیں۔ آپ کو اپنے بڑے چچا حضرت اچھے میاں رحمۃ اللہِ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ والد ماجد نے بھی اجازت مرحمت فرمائی تھی مگر مرید اچھے میاں رحمۃ

اللہِ علیہ کے سلسلہ میں فرماتے تھے۔

حضرت آلِ رسول مارہروی سلسلہ عالیہ قادریہ کے 37ویں امام اور اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہِ علیہ کے پیر و مرشد ہیں، آپ کا شمار 13ویں صدی ہجری کے اکابر اولیائے کرام میں ہوتا ہے، آپ کے تعارف میں بس یہی کہنا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے ان کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور انہیں آقائے نعمت قرار دیا۔ آپ کا وصال دسمبر 1879ء مطابق 18 ذوالحجۃ الحرام 1296ھ کو ہوا۔ وقتِ رحلت لوگوں نے درخواست کی کہ حضور! کچھ وصیت فرما دیجئے۔ بہت اصرار پر فرمایا: مجبور کرتے ہو تو لکھ لو ہمارا وصیت نامہ: اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پ5، النسآء:59) یعنی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو! بس یہی کافی ہے اور اسی میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔ آپ کا مزار شریف مارہرہ شریف میں مرجع خلائق ہے۔



شعر نمبر:165

زیبِ سجادہ سجّاد نوری نِہاد
احمدِ نور طِینَت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

زیب: زینت۔ **سجادہ:** بزرگوں کی مسند۔ **سجاد:** بہت زیادہ سجدہ کرنے والے۔ **نوری نہاد:** نوری پیدائش والے۔ **نور طینت:** نورانی عادت و خصلت۔

مفہومِ شعر

حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری رحمۃ اللہِ علیہ جو کہ سجادہ نشینوں اور عبادت گزاروں کی زینت اور نورانی خلقت و جبلت والے ہیں، آپ پر لاکھوں سلام۔

شرح

سراج السالکین نور العارفین سید شاہ ابو الحسین احمد نوری رحمۃ اللہِ علیہ شاہ ظہور حسن کے بیٹے اور حضرت شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہِ علیہ کے پوتے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت 26 دسمبر 1839ء مطابق 19 شوال المکرم 1255ھ بروز جمعرات مارہرہ شریف میں ہوئی۔ ابھی آپ کی عمر مبارک اڑھائی برس تھی کہ آپ کے والد گرامی کا سایہ

سر سے اٹھ گیا آپ کے دادا جان حضرت آلِ رسول کی آغوش میں آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی، 12 ربیع الاوّل 1267ھ میں دادا بزرگوار سے 12 سال کی عمر میں بیعت ہوئے اور اجازتِ مطلقہ سے مشرف کیے گئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کو آپ سے خاص عقیدت و محبت تھی اور آپ نے کئی علوم خصوصاً علم جفر میں انہی سے استفادہ کیا، اعلیٰ حضرت نے اپنے کلام میں جابجا ان کا تذکرہ بھی فرمایا ہے، جیسا کہ قصیدہ نور کے آخر میں اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے رضا یہ احمد نوری کا فیضِ نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

یہ بھی منقول ہے کہ آپ ہی کی بارگاہ میں ریاستِ نان پارہ کے نواب نے عرض کی تھی کہ احمد رضا سے فرمائیں کہ میرے لئے کوئی ایک قطعہ لکھ دیں، چونکہ یہ آپ کا مرید تھا، آپ نے اس سے فرمایا کہ اچھا جب مولانا خوش طبعی کے موڈ میں ہوں گے میں کہہ دوں گا، چنانچہ جب اعلیٰ حضرت کو حکم ہوا تو آپ نے قلم اٹھایا اور لکھا:

کروں مدح اہلِ دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

11 رجب 1324ھ میں یہ آفتابِ طریقت غروب ہو گیا۔ آپ کا مزار مارہرہ مطہرہ میں منبعِ فیوض و برکات ہے۔

شعر نمبر:166

بے عذاب و عِتاب و حساب و کتاب
تا اَبد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

عتاب: ناراضی۔ **تا ابد:** ہمیشہ۔

مفہومِ شعر

یااللہ! اہلِ سنت و جماعت پر بغیر کسی سزا، ناراضی اور حساب کتاب کے ہمیشہ رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

شرح

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو یوں جنت میں داخل فرمائے گا کہ ان پر کوئی

حساب ہو گا نہ کوئی عذاب۔[1] اس شعر میں اسی حدیث پاک کی طرف اشارہ ہے۔

تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

اہلِ سنت کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک روایت کے مطابق اس امت کے 73 فرقوں میں سے نجات یافتہ فرقہ اہلِ سنت و جماعت ہی ہے جو حضور اور صحابہ کے طریقے پر قائم ہے، کیونکہ آج کل نئے نئے گروہوں نے کئی نئے عقیدے گھڑ لیے ہیں جو صحابہ کرام کے ہر گز نہ تھے، نیز یہ بھی سچ ہے کہ اللہ و رسول اور صحابہ و اہلِ بیت کو ان کی تمام شانوں سمیت اہلِ سنت و جماعت ہی مانتے ہیں، کیونکہ دیگر مکاتب فکر میں سے کوئی توحید کی آڑ میں رسالت کی توہین کرتا ہے تو کوئی صحابہ کو مانتا ہے مگر اہلِ بیت کو ہدفِ تنقید بناتا ہے اور کوئی اہلِ بیت کی عقیدت کے پسِ پردہ صحابہ کرام کو معاذ اللہ برا بھلا کہتا ہے۔ لہٰذا اہلِ سنت و جماعت ہی سوادِ اعظم یعنی مسلمانوں کا سب سے بڑا گروہ ہے جس کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا: اللہ کی تائید جماعت کے ساتھ ہو گی اس لیے سوادِ اعظم کی پیروی کو لازم پکڑو، کیونکہ جو جماعت سے جدا ہو گا سیدھا دوزخ میں جائے گا۔[2]

تاریخ گواہ ہے کہ دنیا بھر میں اگرچہ اسباب و وسائل اور مادی لحاظ سے دیگر گروہ مضبوط و مستحکم ہوں مگر عددی قوت اہلِ سنت و جماعت ہی کی رہی اور اب بھی ہے۔



1 ابن ماجہ، 4/511، حدیث: 4286
2 نوادر الاصول، 3/27، حدیث: 549

شعر نمبر:167

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خَلقت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

طفیل: وسیلے سے۔ **ننگ خلقت:** مخلوق کے لیے باعثِ شرم وعار۔

مفہومِ شعر

یااللہ! جتنے تیرے نیک بندوں کا ذکر ہوا ان تمام دوستوں کے صدقے مجھ فقیر وحقیر کو بھی اپنی رحمتوں سے ڈھانپ لے اور سلامتی نازل فرما۔

شرح

سیدی اعلیٰ حضرت اس شعر میں عاجزی فرمارہے ہیں کہ یااللہ تیرے دوست بندے جن سے تو محبت فرماتا ہے ان کے صدقے مجھ جیسے گنہگار مخلوق کے لیے باعثِ شرم وعار بندے احمد رضا پر بھی اپنی سلامتی اور رحمت نازل فرما۔ اللہ ورسول کے حضور بندے کو یہی تواضع لائق وزیبا ہے، اعلیٰ حضرت نے ساری زندگی اللہ ورسول کے ادب اور ناموسِ رسالت کی حفاظت میں گزاری، عشق ومحبت اور ادبِ رسول کی دولت کی وجہ سے ان کو ہر

فن میں جو کمال حاصل تھا وہ انہی کا حصہ ہے، آج انہیں ناموسِ رسالت کا محافظ اور مجددِ دین وملت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس کے باوجود آپ کہیں خود کو بندۂ ننگ خلقت تو کہیں سگِ بے ہنر لکھتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ انسان جتنا اہلِ معرفت ہوتا جاتا ہے اتنا ہی باادب اور متواضع ہوتا جاتا ہے۔



شعر نمبر:168

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اَہل وُلد و عَشیرت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

ولد: اولاد۔ **عشیرت:** کنبہ۔

مفہومِ شعر

میرے استاد، ماں باپ، بھائی بہن، آل و اولاد اور سب اہلِ خانہ پر لاکھوں سلام۔

شرح

قرآن و سنت میں اپنے والدین، اولاد، اہلِ خانہ اور متعلقین کو اپنی دعاؤں میں شامل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت انہی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام، اولیائے کرام و مشائخ عظام پر سلام بھیجنے کے بعد اب اپنے اہلِ خانہ اور متعلقین کی سلامتی کے لیے دعا گو ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے والدِ ماجد مولانا مفتی نقی علی خان اپنے دور کے بہت جید عالم تھے۔ جبکہ آپ کے دو بھائی مولانا حسن رضا خان اور مولانا محمد رضا خان اور دو بہنیں

تھیں۔ آپ نے تمام علوم دینیہ کی تکمیل اپنے والد گرامی سے کی، ان کے علاوہ مرزا غلام قادر بیگ اور شاہ ابوالحسین احمد نوری سے بھی کچھ علوم حاصل کیے۔ آپ کے دو صاحبزادے مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان اور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور 5 صاحبزادیاں تھیں۔



شعر نمبر:169

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

دعویٰ: حق جمانا۔

مفہومِ شعر

یا اللہ! تیری رحمت پر میری اجارہ داری تھوڑی ہے، پھر تیری اتنی وسیع رحمت کو میں اپنی ذات تک ہی کیوں محدود رکھوں؟ یہ کیوں نہ کہوں کہ شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام۔

شرح

اس شعر میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ساری امت پر سلام بھیجا گیا ہے۔ اللہ کی رحمت ہر چیز سے بڑھ کر ہے، جس کا تقاضا ہے کہ اس کا سوال بھی ہر ایک کے لیے کیا جائے، اسے محدود نہ کیا جائے، جیسا کہ مروی ہے کہ ایک بدوی نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی: یا اللہ! صرف مجھ پر اور حضور پر رحم فرما اور کسی پر رحم نہ فرما! تو حضور نے فرمایا:

بیشک تو نے بڑی وسعت والی چیز (یعنی اللہ کی رحمت) کو تنگ کر دیا۔[1] اعلیٰ حضرت نے اسی لیے سلام کے آخر میں پوری امت مسلمہ کے لیے دعا کی ہے، ہمیں بھی حضور کی ساری امت کیلئے دعا کرنی چاہیے۔



1 بخاری، 4/103، حدیث: 6010

شعر نمبر:170

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:171

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضا
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی

شوکت: شان۔ **قدسی:** فرشتے۔

مفہومِ شعر

تخیل رضا کتنا خوبصورت ہے، کہتے ہیں کہ میری تمنا ہے کہ جب حضور محشر کے میدان میں اپنی شان و شوکت کے ساتھ تشریف لائیں اور سب اہلِ محشر ان کی ارفع و اعلیٰ

شان پہ لاکھوں سلام بھیج رہے ہوں، تبھی حضور کی خدمت پر مامور فرشتے مجھ سے کہیں:
اے رضا! مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، یعنی یہ کلام پڑھ۔

شرح

ایک روایت کے مطابق صبح و شام 70 ہزار فرشتے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر درودِ پاک بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ قیامت کے دن جب حضور اپنی قبرِ مبارک سے باہر تشریف لائیں گے تو 70 ہزار فرشتوں کے درمیان آئیں گے جو کہ آپ کی عزت و توقیر کے لئے حاضر ہوں گے۔[1] انہی فرشتوں اور خدام کو اعلیٰ حضرت نے "خدمت کے قدسی" فرمایا ہے۔



1 مشکوۃ المصابیح، 2/401، حدیث: 5955

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / مرتب	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام الٰہی	****

کتبِ تفسیر و اصولِ تفسیر و علومِ قرآن

تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، م606ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت 1420ھ
تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی، م741ھ	دار الکتب العربیہ بیروت
تفسیر در منثور	عبد الرحمٰن بن ابو بکر جلال الدین السیوطی، م911ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، م1137ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر مظہری	علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی، م1143ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت 2004ء
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی، م1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، م1391ھ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی

کتبِ حدیث و اصولِ حدیث

بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، م256ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1419ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، م261ھ	دار الکتاب العربی بیروت 2013ء
ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، م273ھ	دار المعرفہ بیروت 1420ھ
ابو داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، م275ھ	دار احیاء التراث بیروت 1421ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، م279ھ	دار المعرفہ بیروت 1414ھ

نسائی	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، م303ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1426ھ
صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، م739ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1417ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، م458ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1421ھ
مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل، م241ھ	دار الفکر بیروت1414ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، م360ھ	دار احیاء التراث بیروت1422ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، م911ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1425ھ
مستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، م405ھ	دار المعرفہ بیروت1418ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، م911ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1421ھ
دارمی	امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، م255ھ	دار الکتاب العربی بیروت1407ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، م742ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1421ھ
سنن کبریٰ للنسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، م303ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1411ء
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برہان پوری، م975ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1419ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، م807ھ	دار الفکر بیروت1414ھ
مسند ابی داود الطیالسی	امام سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی، م203ھ	دائرۃ المعارف نظامیہ، ہند1321ھ
مسند ابی یعلیٰ	ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی، م307ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1998ء
مسند بزار	امام ابو بکر احمد بن عمرو البزار، م292ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1988ء
مسند فردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، م509ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1986ء
مصنف ابن ابی شیبہ	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عبسی، م235ھ	دار قرطبہ بیروت
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، م360ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت 1422ھ
معرفۃ السنن والآثار	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، م458ھ	ناشرون1991ء

مکارم الاخلاق للطبرانی	الحافظ سلیمان بن احمد للطبرانی، م360ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1421ھ

شروحاتِ حدیث

عمدۃ القاری	بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد عینی، م855ھ	دار الحدیث ملتان
شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، م516ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1424ھ
شرح زرقانی علی الموطا	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی مصری مالکی، م1122ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت 1417ھ
مناحل الشفا	ابو سعد عبد الملک بن ابو عثمان خرکوشی نیشاپوری، م406ھ	دار البشائر الاسلامیہ 2003ء
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی شافعی، م1262ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ھ
مرقاۃ المفاتیح	علی بن (سلطان) محمد ہروی حنفی معروف ملا علی قاری، م1014ھ	دار الفکر بیروت 1414ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، م1391ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
الشمائل المحمدیۃ	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، م279ھ	دار الاحیاء التراث العربی بیروت
انوار الحدیث	مفتی جلال الدین احمد امجدی، م1422ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

عقائد و متعلقاتِ عقائد

مطلع القمرین (افضلیت ابو بکر و عمر)	مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی	مکتبہ بہار شریعت لاہور 2012

فقہ و اصولِ فقہ

بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، م1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی، م911ھ	دار الفکر بیروت 1420ھ
در مختار	علامہ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، م1088ھ	دار المعرفۃ بیروت 1420ھ

فتاویٰ حدیثیہ	حافظ احمد بن حجر مکی ہیتمی، م974ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت 1419ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی، م1340ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
ہمارا اسلام	مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی، م1405ھ	فرید بک اسٹال لاہور 2003ھ
فتاویٰ شارح بخاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی، م1420ھ	دائرۃ البرکات گھوسی ضلع میو یوپی

تصوف واخلاقیات

احیاء علوم الدین	ابو حامد محمد بن محمد غزالی، م505ھ	دار صادر بیروت
احیاء العلوم مترجم	ابو حامد محمد بن محمد غزالی، م505ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہجۃ الاسرار	نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر شطنوفی، م713ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1423ھ
بستان الواعظین	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن الجوزی، م597ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 1424ھ
مکتوبات امام ربانی	مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، م1034ھ	مکتبۃ القدوس کوئٹہ
انفاس العارفین مترجم	حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی	نوری بک ڈپو لاہور
نیکی کی دعوت	محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

کتب السیرۃ

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ	محمد زرقانی بن عبد الباقی مصری ازہری مالکی، م1122ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 1417ھ
مدارج النبوۃ فارسی	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، م1052ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی 1977ء
اخلاق النبی وآدابہ	عبد اللہ بن محمد اصبہانی ابو شیخ، م369ھ	دار الکتاب العربی بیروت 1428ھ
امتاع الاسماع	تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد المقریزی، 845ھ	دار الکتاب العلمیۃ بیروت 1989ء

انموذج اللبیب	امام جلال الدین ابو بکر عبد الرحمن سیوطی شافعی، م911ھ	مطبعۃ النجاح1995ء
الانوار المحمدیہ	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، م1350ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1997ء
انوار جمال مصطفٰے	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، م1297ھ	شبیر برادرز لاہور
جمع الوسائل	علی بن سلطان محمد ہروی قاری حنفی، م1014ھ	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
جواہر البحار	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، م1350ھ	مرکز اہل السنہ برکات رضا ہند2001ء
حجۃ اللہ علی العالمین	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، م1350ھ	مرکز اہل السنہ برکات رضا ہند
الخصائص الکبری	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، م911ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الشرف المؤبد لآل محمد	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، م1350ھ	مکتبۃ الثقافیۃ الدینیۃ القاھرۃ مصر2007ء
دلائل النبوہ لابی نعیم	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، م430ھ	مکتبۃ العمریہ بیروت1430ھ
دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، م458ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
زاد المعاد	ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر دمشقی، م751ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت1427ھ
سبل الہدی والرشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی، م942	دار الکتب العلمیہ بیروت1993ء
السیرۃ الحلبیہ	امام ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، م1044	دار الکتب العلمیہ بیروت1422ھ
سیرت رسول عربی	حضرت علامہ محمد نور بخش توکلی، م1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سیرتِ مصطفٰے	مولانا عبد المصطفٰے اعظمی، م1406ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

الشفا	قاضی ابو الفضل عیاض مالکی، م 544ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
نسیم الریاض	شہاب الدین بن احمد بن الخفاجی، م 1069ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1421ھ
وسائل الوصول	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، م 1350ھ	دار المنہاج 2004ھ
کشف الغمہ	ابو المواہب عبد الوہاب بن احمد شعرانی، م 973ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1998
مدارج النبوت مترجم	عبد الحق محدث دہلوی، م 1052ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور 2004ء
المواہب اللدنیہ	شیخ احمد بن محمد قسطلانی، م 923	دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء
الوفا بأحوال المصطفٰی	جمال الدین عبد الرحمٰن بن علی بن محمد جوزی، م 597ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت 1432ھ

سیر و تاریخ واسماء الرجال

تاریخ الخلفا	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، م 911ھ	قدیمی کتب خانہ کراچی
فضائل الخلفاء الاربعہ	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی، م 430ھ	دار البخاری للنشر والتوزیع، مدینہ منورہ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی، م 365ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1418ھ
سیرۃ ابن ہشام	علامہ ابو محمد عبد الملک بن ہشام، م 213ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1422ھ
الصواعق المحرقہ	حافظ احمد بن حجر مکی ہیتمی، م 974ھ	ملتان
فتوح البلدان	احمد بن یحییٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری، م 279ھ	مکتبۃ الھلال بیروت
فتوح الشام	ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد الواقدی، م 207ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1417ء
المغازی للواقدی	ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد الواقدی، م 207ھ	مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت 1409ھ
البدایۃ والنہایۃ	ابو الفداء ابن کثیر الدمشقی، م 774ھ	دار الفکر بیروت 1997ء
تاریخ ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی المعروف بابن عساکر، م 571ھ	دار الفکر بیروت 1415ھ

الاستیعاب	ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی، م463ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 1422ھ
اسد الغابۃ	ابو الحسن عز الدین علی بن محمد جزری، م630ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت 1417ھ
الاصابۃ	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی، م852ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1415ھ
سیر اعلام النبلاء	شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، م748ھ	دار الفکر بیروت 1417ھ
معرفۃ الصحابۃ	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی، م430ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 1422ھ
الریاض النضرۃ	احمد بن عبد اللہ محب الدین طبری، م694ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الطبقات الکبریٰ	ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بصری، م230ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 1418ھ
سفینہ نوح	خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی، م1404ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور 2001ء
فیضانِ صدیق اکبر	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ فاروقِ اعظم	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی

متفرقات

عمل الیوم واللیلۃ	امام احمد بن محمد دینوری المعروف ابن السنی، م364ھ	دار الکتاب العربی بیروت
لطائف المعارف	زین الدین عبد الرحمن بن رجب حنبلی، م795ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت 2009ء
القول البدیع	امام ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی، م902ھ	موسسۃ الریان 1422ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی، م1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
شرح سلام رضا	مفتی محمد خان قادری، م2020ء	کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور 2009ء
المنجد	لویس معلوف	لاہور

مکمل سلام رضا

شعر نمبر:1

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:2

مِہرِ چَرخِ نبوت پہ روشن دُرود
گُلِ باغِ رِسالت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:3

شہریارِ اِرَم تاجدارِ حرم
نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:4

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:5

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:6

نورِ عینِ لطافت پہ الطف دُرود
زیب و زینت نظافت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:7

سرو ناز قدم مغز راز حکم
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:8

نقطہ سر وحدت پہ یکتا دُرود
مرکز دور کثرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:9

صاحبِ رجعت شمس و شقّ القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:10

جس کے زیر لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:11

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:12

اصل ہر بود و بہبود و تخم و جود
قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:13

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد دُرود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:14

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری دُرود
فتقِ اَزہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:15

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:16

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:17

ماہِ لاہُوتِ خَلْوَت پہ لاکھوں دُرود
شاہِ ناسُوتِ جَلْوَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:18

کَنزِ ہر بے کَس و بے نَوا پر دُرود
حِرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:19

پَرَ تَوِ اِسمِ ذاتِ اَحَد پر دُرود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:20

مطلعِ ہر سعادت پہ اَسْعَد دُرود
مقطعِ ہر سِیادت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:21

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:22

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:23

شمعِ بزمِ دَنٰی ھُو میں گم کُن اَنَا
شرح متنِ ہُوِیَّت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:24

انتہائے دوئی اِبتدائے یکی
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:25

کثرتِ بعدِ قِلّت پہ اکثر درود
عزتِ بعدِ ذِلّت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:26

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی مِنَّت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:27

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثَروَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:28

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:29

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
عِلّتِ جملہ علّت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:30

مصدرِ مظہریّت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریّت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:31

جس کے جلوے سے مُرجھائی کلیاں کھلیں
اس گلِ پاک مَنبت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:32

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِّ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:33

طائرانِ قُدُس جس کی ہیں قمریّاں
اس سہی سَرُو قامت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:34

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:35

جس کے آگے سرِ سَروَراں خَم رہے
اس سرِ تاجِ رِفعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:36

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لَکَّۂ ابرِ رَحمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:37

لَیْلَۃُ القَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:38

لخت لختِ دلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:39

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:40

چشمۂ مِہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیّت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:41

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:42

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:43

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظُلّہ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:44

اشکباریِ مژگاں پہ برسے درود
سِلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:45

معنیٔ قد رأی مقصدِ ما طغی
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:46

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:47

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:48

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
ان عزاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:49

اُن کے خَد کی سُہُولت پہ بے حد درود
ان کے قَد کی رَشاقَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:50

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:51

چاند سے مُنہ پہ تاباں دَرَخشاں درود
نمک آگیں صَباحت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:52

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرق
اس کی سچی بَراقت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:53

خط کی گردِ دَہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:54

رِیشِ خوش مُعتَدِل مرہم رَیشِ دل
ہالۂ ماہِ نُدرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:55

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:56

وہ دَہن جس کی ہر بات وَحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:57

جس کے پانی سے شاداب جان و جِناں
اس دَہن کی طَراوَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:58

جس سے کھاری کنویں شِیرۂ جاں بنے
اس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:59

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:60

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:61

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں دُرود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:62

وہ دعا جس کا جوبَن بہارِ قبول
اس نسیمِ اِجابت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:63

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نُزہت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:64

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:65

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نَضارَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:66

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:67

حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل
یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:68

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پُشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:69

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سَماحَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:70

جس کو بارِ دو عالَم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قُوّت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:71

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعِدَینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:72

جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اس کفِّ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:73

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:74

عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:75

رَفعِ ذِکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:76

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:77

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:78

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:79

انبیا تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:80

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کَرَم
شمعِ راہِ اِصابت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:81

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حُرمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:82

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:83

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ اُمّت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:84

زرعِ شاداب و ہر ضَرعِ پُر شِیر سے
بَرکاتِ رَضاعَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:85

بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:86

مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:87

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:88

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:89

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:90

اعتلائے جِبِلّت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:91

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:92

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:93

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:94

سیدھی سیدھی روش پہ کروروں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:95

روز گرم و شب تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:96

جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و ملک
اس جہاں گیر بعثت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:97

اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:98

لُطفِ بیداریِ شب پہ بے حد درود
عالَمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:99

خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گِریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:100

نرمیِ خوئے لِینَت پہ دائم درود
گرمیِ شانِ سَطوَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:101

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:102

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:103

گِردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:104

شورِ تکبیر سے تھر تھرائی زمین
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:105

نعرہ ہائے دلیراں سے بَن گونجتے
غُرِّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:106

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفےٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:107

ان کے آ گے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیر غُرّانِ سَطوَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:108

الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:109

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:110

ان کے مولا کے ان پہ کروروں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:111

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:112

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:113

خونِ خَیرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:114

اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلۂ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:115

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:116

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:117

حَسَنِ مجتبیٰ سیدُ الاسخیاء
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:118

اوجِ مہرِ ہُدیٰ موجِ بحرِ نَدیٰ
روح روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:119

شہد خوارِ لُعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیر عِصمَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:120

اس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:121

دُرِّ دُرجِ نجف مہرِ بُرجِ شرف
رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:122

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانُوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:123

جِلوگیّانِ بَیتُ الشَّرف پر درود
پَردگیّانِ عِفَّت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:124

سِیمَا پہلی ماں کَہفِ امن و اماں
حق گزارِ رَفاقت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:125

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:126

منزلٌ مِن قصب لا نصب لاصخب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:127

بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی
اس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:128

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:129

جن میں رُوح القُدُس بے اجازت نہ جائیں
اُن سُرادِق کی عِصمَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:130

شمعِ تابان کاشانۂ اِجتہاد
مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:131

جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:132

وہ دسوں جن کو جنت کا مُژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:133

خاص اس سابقِ سَیر قُربِ خدا
اَوْحَدِ کاملیّت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:134

سایۂ مصطفٰے مایۂ اِصطَفٰے
عِزّ و نازِ خِلافت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:135

یعنی اُس اَفْضَلُ الْخَلْقِ بَعْدَ الرُّسُل
ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:136

اَصْدَقَ الصَّادِقِیں سَیِّدُ الْمُتَّقِیں
چشم و گوشِ وِزارت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:137

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:138

فارقِ حق و باطل امام الہدیٰ
تیغِ مسلولِ شدت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:139

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:140

زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود
دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:141

دُرِّ منثورِ قرآں کی سِلکِ بَہی
زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:142

یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہُدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:143

مرتضیٰ شیر حق اَشجع الاَشجعین
ساقیِ شِیر و شربت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:144

اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:145

اوّلیں دافعِ اہلِ رِفض و خروج
چارمی رکنِ ملت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:146

شیر شمشیرِ زَن شاہِ خَیبر شِکَن
پَرتَوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:147

ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:148

مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب
اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:149

جس مسلمان نے دیکھا انھیں اِک نظر
اس نظر کی بَصارت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:150

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:151

باقیِ ساقیانِ شرابِ طَہور
زَینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:152

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 153

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سِیادت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 154

شافعی مالک احمد امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 155

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 156

غوثِ اعظم امامُ التّقیٰ و النّقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 157

قطبِ ابدال و اِرشاد و رُشدُ الرَّشاد
مُحیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 158

مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درود
فَردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 159

جس کی منبر ہوئی گردنِ اَولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 160

شاہِ برکات و برکاتِ پیشینیاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 161

سیّد آلِ محمد امامُ الرشید
گُلِ رَوضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 162

حضرتِ حمزہ شیر خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 163

نام و کام و تن و جان و حال و مَقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 164

نورِ جاں عِطر مجموعہ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر: 165

زیبِ سجادہ سجّاد نوری نِہاد
احمدِ نور طِینَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:166

بے عذاب و عِتاب و حساب و کتاب
تا اَبد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:167

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خَلقَت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:168

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اَہل وُلد و عَشیرت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:169

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:170

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

شعر نمبر:171

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضا
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام



فرمانِ اعلیٰ حضرت

حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر بڑھتا ہے تو اُلوہِیَّت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص (یعنی شان میں کمی یا گستاخی) ہوتی ہے، البتہ حمد آسان ہے کہ اِس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں ایک جانب اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص227)